تصوّف کی ایک عجیب یادگار

انوارِ مرتضوی

مشتمل بر حالات

ب العالم جنیدِ وقت مولانا و مرشدنا حضرت غلام مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ بیربل شریف ضلع سرگودھا

طباعت از مساعی

قاضی محمد رضا نلی، تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا

450

RP20

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاتقاء سببًا لقُرْبِ ذاتِہٖ وجعل المتّقین مظهر الاٰثار صفاتہٖ وابرز بوارق الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء واشرق شموس الکرامات فی مشارق ایدی الاحباء والصلوٰۃ علیٰ من اعجز الخلائق بالمعجزات وظهر معجزاتہ فی الاولیاءِ بصور الکرامات سیّد الاولین والاٰخرین محمّدنِ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم وعلیٰ اٰلہٖ رضی اللہ عنہم واصحابہٖ رضی اللہ عنہم واتباعِہٖ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امّا بعد خاکسار گنہگار منزوی قصر الخمول عبد الرسول ابن فضیلت پناہ مولوی محمد قمر الدّین صاحب مدظلہ کہتا ہے کہ بعض احباء با اخلاص کی مدّت سے تمنّا تھی کہ حضرت سراج الطریقت شمس الشریعت سیّد الاولیاء سند الاتقیاء قدوۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین امام السالکین قبلۃ العارفین شمس الحقیقۃ برہان المعرفۃ فرید العصر وسیّد الدہر صاحب المناقب لاعلیٰ سیّدنا ومولانا ومرشدنا غلام مُرتضٰے قدس اللہ سرّہٗ وافاض علینا برہ مشرف بلدہ طیبہ بیربل شریف ضلع شاہ پور پنجاب کے پاک زندگی کے حالات معہ بعض ملفوظات ومکتوبات وکرامات قلمبند کیے جاویں۔ تاکہ سالک لوگ اس کے مطالعہ سے سعادت اندوز ہو کر فائدہ اٹھاویں اور اہلِ محبت حرزِ جان بنا دیں۔ اکثر بزرگ خاکسار راقم الحروف کو اس امر کے سرانجام کرنے کے لیے منتخب فرماتے تھے۔ مگر چونکہ بندہ اپنے آپ کو اس اہم امر کے لائق نہ سمجھتا تھا اس لیے یہ تمنا چندیں معرضِ التوا میں رہا۔ جب عاجز نے دیکھا کہ پیر بھائیوں میں سے کسی بزرگ نے اس کارِ خیر کو انجام نہیں دیا اور شاید بسبب بُعدِ زمان حضور قبلہ کے حالات ٹھیک طور پر یاد بھی نہ رہیں ناچار باوجود قلّت بضاعت وعدم استطاعت متوکلاً علی اللہ حسبِ استعداد قاصر خود قلم اٹھائی السّعی منی والاتمام من اللّٰہِ وَمَا توفیقی الّا باللّٰہِ عَلَیہِ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون۔

Marfat.com

خاکسار نے اپنے ناقص خیال میں یہ امر اقرب بصواب سمجھا ہے کہ قبل اس کے کہ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے حالات شروع کروں پہلے آپؒ کا شجرہ طریقت لکھ کر نیچے اُس کے بطور حاشیہ جملہ پیرانِ کبار کے مختصر حالات درج کیے جاویں تاکہ حسبِ فرمودہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عند ذکر الصالحین ینزل الرحمۃ شرف نزولِ رحمتِ الٰہی بوجہ اتم حاصل ہو اور اس کتاب کے دیکھنے والوں کو شجرہ طیبہ کے تمام بزرگوں کے حالات بطور اجمال اسی کتاب سے معلوم ہو جاویں۔

شجرہ طریقت نقشبندیہ مجددیہ مرتضویہ رضؓ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سیّد المرسلین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ حضرت ابوبکرؓ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱؎ سرورِ کائنات فخرِ موجودات محبوبِ رب العلمین انیس ارواح العاشقین حضرت محمد رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ والدہ مکرمہ آپؐ کی حضرت بی بی آمنہؓ بنت وہب۔ ولادت باسعادت آپؐ کی روز دوشنبہ بتاریخ ۱۲ ربیع الاول رفع عیسےٰ علیہ السلام کے چھ سو سال بعد ہوئی۔ چالیس برس کی عمر مبارک تھی کہ نبوت عطا ہوئی۔ ترپن برس کی عمر میں مکہ شریف سے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی۔ ترسٹھ برس کی عمر میں علی ارجح الاقوال بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۲ ربیع الاول اس عالم فانی سے رحلت فرما کر واصل حق ہوئے۔ آپؐ کی تعریف کما حقہ حیطہ تحریر و تقریر میں گنجائش نہیں رکھتی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎ یا صاحب الجمال و یا سید البشر۔ من وجہک المنیر لقد نور القمر۔ لا یمکن الثناء کما کان حقہ۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ مفصل حالات حضورؐ کے معلوم کرنے ہوں تو کتاب مواہب اللدنیہ اور شفاء قاضی عیاض عربی میں اور کتاب معارج النبوۃ اور مدارج النبوۃ فارسی میں اور دیگر سیر مطالعہ کرنی چاہیے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

۲؎ خلیفہ اول و جانشین اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسب شریف آپؓ کی ساتویں واسطے سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جاتی ہے۔ آپؓ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سرورِ کائنات کے نکاح میں تھی۔ ولادت آپؓ کی واقعہ فیل سے دو سال اور چہار ماہ بعد ہوئی۔ وفات شریف ۲۲۔ ماہ جمادی الاول دبقول بعضے ۲۳۔ ماہ مذکور روز سہ شنبہ ۱۳ ہجری قبر مبارک متصل مرقد مقدس نبوی آپ افضل الناس بعد الانبیاء ہیں حضرتؓ کی ذات پاک پر عاشق تھے مفصل حالات تاریخ الخلفاء وغیرہ کتب میں ہیں۔

Marfat.com

الٰہیٰ بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی[۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہیٰ بحرمت حضرت امام قاسم[۲] بن محمد بن ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہیٰ بحرمت حضرت امام جعفر صادق[۳] رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہیٰ بحرمت سلطان العارفین شیخ بایزید[۴] بسطامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیٰ بحرمت حضرت خواجہ ابو الحسن[۵] خرقانی رحمۃ اللہ علیہ -

[۱] اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپؓ کی شان میں وارد ہے کہ سلمان منا اہل البیت آپؓ اصحاب صفہ سے ہیں آپنے باوجود حصول شرف صحبت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طریقت حاصل کی اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کیساتھ صحبت رکھتے تھے۔ عمر شریف آپکی بقول بعض دو سو پچاس سال اور بقول بعض تین سو پچاس سال تھی۔ ۳۶ سنہ ہجری میں اور بقول بعض ۳۳ سنہ ہجری میں دسویں رجب کو بمقام مدائن وفات پائی ۱۲ [۲] حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکتساب فیوض اور نعمت جدی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حاصل کی اور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت سے امیر کرم اللہ وجہہ سے نسبت بھی حاصل فرمائی۔ آپ فقہائے سبعہ مدینہ طیبہ سے ہیں اپنے وقت میں بے نظیر اور امام اہل زمانہ تھے۔ عمر شریف ستر سال بتاریخ ۲۴ جمادی الاول ۱۰۱ھ بقول بعضے ۱۰۸ھ میں انتقال فرمایا ۱۲ [۳] کنیت آپ کی ابوعبداللہ لقب صادق۔ آپ علم ظاہری اور باطنی میں بے ہمتائے زمانہ آیۃ من آیات اللہ تھے۔ علم باطن اپنے نانا بزرگوار حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اپنے والد والا بزرگوار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اکتساب کیا۔ آپ سادات اہل بیت سے ہیں۔ آپ صدق مقال میں ضرب المثل تھے اس لیے لقب صادق قرار پایا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ انہی کے شاگرد اور مرید تھے۔ آپ ۸۰ھ میں بمقام مدینہ منورہ پیدا ہوئے۔ عمر شریف ۶۸ سال تاریخ وفات ۱۵ رجب ۱۴۸ھ مقام مرقد جنت البقیع۔ آپ کی اور ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہ ساکن بیربل شریف کی وفات کی تاریخ ایک ہے یعنی ۱۵ رجب المرجب ۱۲۔ [۴] سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نام آپ کا طیفور ہے۔ مجاہدات اور ریاضات اور کرامات میں ایک آیت الٰہی تھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ بایزید ہم میں اس طرح ہے جس طرح جبرائیل علیہ السلام فرشتوں میں۔ عمر ۷۳ سال شہر بسطام میں بتاریخ ۱۴ شعبان ۲۳۴ھ وفات پائی اور بقول بعضے در ۲۶۱ھ بتاریخ ۱۵ یا ۱۷ ماہ شعبان ۱۲ [۵] حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ آپ کا انتساب طریقت میں بطریق روحانیت اور اویسیت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ کے ساتھ ہے آپ کے ارشادات سے ہے کہ صوفی مرقع اور سجادہ سے صوفی نہیں ہوتا اور صوفی رسوم و عادات سے صوفی نہیں ہوتا صوفی وہ ہوتا ہے جو ... نقل ہے کہ آپ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ آپ سلطان محمود غزنوی کے زمانہ میں تھے سلطان آپکا نہایت معتقد تھا وفات آپکی بروز عاشورہ ۴۲۴ھ اور بقول بعض ۱۵ رمضان ۴۲۵ھ بمقام خرقان ہوئی ۱۲ -

Marfat.com

الٰہیؒ بحرمت خواجہ ابو القاسم[۱] گرگانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؒ بحرمت حضرت خواجہ ابو علی[۲] فارمدی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؒ بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف[۳] ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؒ بحرمت خواجہ جہان حضرت خواجہ عبد الخالق[۴] غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہیؒ بحرمت حضرت خواجہ عارف[۵] ریوکری رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[۱] حضرت شیخ ابو القاسم رحمہ اللہ گرگان طوسی سے ہیں۔ اپنے وقت میں قطب ربانی اور عارف سبحانی تھے۔ سنہ ۴۵۰ھ میں رحلت فرمائی۔ آپ کی نسبت ارادت دو طریق پر ہے۔ ایک بطریق مذکور حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی سے اور دوم شیخ ابو عثمان مغربی راسی اور ان کی نسبت بواسطہ حضرت ابو علی کاتبؒ اور حضرت ابو علی رودباری اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمہ اللہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچ جاتی ہے ۱۲ [۲] حضرت خواجہ ابو علی رحمہ اللہ اپنے وقت میں قطب الاقطاب تھے۔ وفات آپ کی بتاریخ ۴ ربیع الاول سنہ ۴۷۷ھ بمقام طوس ہوئی۔ آپ کو تصوف میں حضرت ابو الحسن خرقانی رحمہ اللہ سے بطریق اویسیت انتساب ہے اور نیز شیخ ابی القاسم گرگانی سے بھی کہ وہ بھی شیخ ابو الحسن خرقانیؒ کے خلیفے تھے ۱۲ [۳] حضرت خواجہ ابو یوسفؒ کنیت آپ کی ابو یعقوب، بہت مدت کوہ آذر میں خلوت گزیں رہے۔ صاحبِ کرامات قدسیہ تھے۔ اصفہان اور بغداد اور عراق اور خراسان اور سمرقند اور بخارا کے لوگ آپکے فیوض سے کثرت کے ساتھ منور ہوئے۔ عمر آپ کی ۹۵ سال تھی ولادت سنہ ۴۴۰ھ میں ہوئی اور وفات بتاریخ ۲۷ رجب المرجب ۵۳۵ھ مدفن شریف آپ کا مرو شاہ جہان مضافات ہرات سے ہے ۱۲ [۴] حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمہ اللہ آپ سر سلسلہ خواجگان مانے جاتے ہیں۔ آپ کے سر سبق حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور پیر صحبت و خرقہ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمہ اللہ آپ اتباع سنت اور اجتناب از بدعت کے نہایت ملتزم تھے۔ آٹھ کلمے مصطلح جن پر طریقہ خواجگان علیہم الرحمۃ کی بنا ہے حضرت خواجہؒ کے ملفوظات سے ہی ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں:۔

ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ بازگشت۔ نگہداشت۔ یادداشت

آپ نے بتاریخ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۵۷۵ھ و بقول بعض سنہ ۶۱۶ھ میں وفات پائی [۵] حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمہ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانیؒ کے بڑے خلیفوں سے ہیں فیض باطن حضرت خواجہؒ سے ہی حاصل کیا اور تا حیات حضرت خواجہ کی خدمت میں رہے آپ کی وفات بماہ شوال سنہ ۶۱۶ھ میں ہوئی مدفن آپ کا موضع ریوگر بفاصلہ ۱۸ میل شہر بخارا سے ہے ۱۲۔

Marfat.com

الٰہیؒ بحرمت حضرت خواجہ محمود[1] انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؒ بحرمت حضرت خواجہ عزیزان[2] علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؒ بحرمت حضرت خواجہ محمد[3] بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؒ بحرمت سیّد امیر[4] کلال رحمۃ اللہ علیہ۔

[1] حضرت خواجہ محمود رحمہ اللہ خواجہ عارف کے بڑے خلیفوں سے ہیں۔ آپ نے خلافت اور ارشاد سے ممتاز ہو کر حسبِ مصلحتِ وقت طالبوں کو ذکرِ جہر کا بھی ارشاد کیا۔ آپ کسبِ گلکاری سے گزران کرتے تھے۔ مولد آپ کا انجیر فغنہ ہے جو بخارا کے قریب ایک موضع ہے۔ آپ کا انتقال ۷۱۵ھ میں ہوا۔ مدفن موضع انجیر فغنہ [2] حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمہ اللہ قطب وقت تھے جو شخص ایک دن بھی بخلوص اعتقاد آپ کی صحبت میں بیٹھا حقیقت کو پہنچ گیا۔ جب کوئی مزدور مزدوری کے لیے آپ کے پاس بوقت صبح آتا شام کو حضوری ہو جاتا۔ عمر شریف ایک سو بتیس ۱۳۲ برس روز انتقال دوشنبہ ۲۸ ذیقعد ۷۱۵ھ بقول بعضے ۷۲۱ھ بقول بعضے ۷۲۸ھ مدفن شریف شہر خوارزم ۱۲ [3] حضرت خواجہ محمدؒ بابا سماسی حضرت عزیزانؒ کے افضل خلفاء سے ہیں۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے کمالات کی خبر قبل از ولادت ان کی دیتے تھے۔ جب آپ کا گذر کوشک ہندواں پر ہوتا فرماتے تھے کہ اس خاک سے ایک مرد کی بو آتی ہے۔ قریب ہے کہ کوشک ہندواں قصرِ عارفاں ہو۔ وفات آپ کی بتاریخ ۱۰ جمادی الاول و بقول بعضے جمادی الاخرٰی ۷۵۵ھ میں ہوئی۔ مولد و مدفن قریہ سماس ۱۲ [4] حضرت سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ مقتدائے عصر اور رہنمائے دہر تھے۔ آپ کی والدہ فرماتی تھیں کہ جس وقت امیر کلال رحمہ اللہ تعالیٰ میرے شکم میں تھے اس وقت اگر میں مشتبہ لقمہ کھاتی تھی تو مجھ کو دردِ شکم ہو جاتا تھا۔ تاوقتیکہ قے نہ آتی آرام نہ آتا تھا۔ آپ صحیح النسب سید ہیں۔ پیشہ کلالی کرتے تھے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ کسب زراعت کرتے تھے۔ آپ کی وفات بتاریخ ۱۵ جمادی الاخرٰی بقول بعضے ۸ جمادی الاولیٰ ۷۷۲ھ ہوئی۔ مزار مبارک قصبہ سوخار میں ہے ۱۲۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت خواجۂ خواجگان پیرِ پیران امام الطریقۃ بدر الملّۃ والدّین حضرت خواجہ بہاء الدّین[۱] محمّد نقشبند مشکلشاء بخاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاء الدّین[۲] عطّار رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مولٰنا یعقوب[۳] چرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید[۴] اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔

۱؎ حضرت خواجۂ خواجگان امام الطریقۃ مجدّد الشریعۃ خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاھداً انتساب آپ کا حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور فی الحقیقت بطریق اویسیت، روحانیت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سے اکتسابِ فیوض فرمایا۔ خردی میں ہی آثارِ ولایت چہرۂ انور میں ظاہر تھے۔ حضرت بابا سماسیؒ نے قبل از ولادت آپ کی علوشان کی بشارت دی تھی۔ مراتب اور مقاماتِ ولایت میں حضرت خواجہؒ کی مثل کوئی کم فائز ہُوا ہوگا۔ آپ کا شان نہایت ارفع و اعلیٰ ہے ؎ سکہ در یثرب و بطحےٰ زدند؛ نوبت آخر بہ بخارا زدند۔ بعضوں نے لقب شریف نقشبند کی وجہ یہ لکھی ہے کہ آپکے آباء کرام کا کام قالین بافی تھا اور اس میں نقش ڈالتے تھے۔ عمر مبارک آپ کی ۷۳ برس تھی ولادت باسعادت ۷۱۸ھ میں ہوئی اور وفات بتاریخ ۳۔ ربیع الاوّل ۷۹۱ھ۔

۲؎ حضرت خواجہ علاء الدین عطّار خلیفہ اول اور جانشین اکمل حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ کے ہیں۔ حضرت خواجہ کے فرزندوں نے بھی انہی سے نسبت حاصل کی۔ حضرت خواجہ نے ان کو بشارت دی کہ تیری مدفن کے اردگرد ساٹھ ساٹھ فرسخ تک تجھے شفاعت کا اذن دیں گے۔ تاریخ وفات ۲۰۔ رجب ۸۰۲ھ ۱۲

۳؎ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمہ اللہ وطن شریف قریہ چرخ از توابع غزنی حضرت خواجہ خواجگان نقشبندؒ سے کسبِ فیوض فرماکر تکمیل حضرت خواجہ علاء الدین عطارؒ سے فرمائی۔ اسی واسطے اُن کے خلفاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آپ سلسلہ نقشبندیہ کے رکن رکین ہیں۔ آپ کے وجود سے طریقہ علیّہ نے رواج تمام اور شیوع عام پایا صاحب تصانیف تھے تفسیر یعقوب چرخی مصنفہ آپ کی مشہور و معروف ہے۔ تاریخ وفات ۵ صفر ۸۵۱ھ ۱۲

۴؎ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ قطب وقت اور مجدد مائۃ تاسع یعنی نانویں صدی کے مجدد تھے نسبت نقشبندیہ مولانا یعقوب چرخیؒ کی خدمت سے حاصل کی اور دیگر مشایخ سے بھی اکتسابِ فیوض فرمایا۔ مولوی جامی رحمہ اللہ انہی کے مرید تھے اپنی تصانیف میں آپ کی خوب تعریف کی ہے آپکا ملفوظ ہے کہ مرا برائے ترویج شریعت و تزئین باعث ما مور ساختہ اند۔ تاریخ وفات ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ مدفن شہر سمرقند ۱۲۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد[1] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش[2] محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجگی[3] امکنگی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی[4] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی امام الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ قطب المدققین قدوۃ الواصلین حضرت شیخ احمد[5] فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ۔

[1] حضرت مولانا محمد زاہد رحمہ اللہ نے خرقہ ارادت حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ سے پہنا۔ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ کے رشتہ دار تھے بعض کہتے ہیں کہ آپکے نواسے تھے حضرت خواجہ احرارؒ کے یمن توجہات عالیہ سے مرتبہ خلافت کو پہنچے یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ میں وفات پائی ۱۲ [2] حضرت خواجہ درویش محمد رحمہ اللہ حضرت مولانا زاہد رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے ان کی وفات کے بعد بالاستقلال اُن کے نائب ہوئے ورع وتقویٰ وحفظِ نسبت میں شانِ عظیم رکھتے تھے۔ آپکا انتقال ۲۹ محرم الحرام ۹۷۰ھ ہوا۔ موضع اسقرار مضافات شہر سبز ماوراء النہر میں آپکا مرقد ہے ۱۲ [3] حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمہ اللہ کو اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرہ سے انتساب ہے اور انہی کی تربیت سے مقام تکمیل اور ارشاد کو پہنچے تیس سال تک اپنے والد کی مسند مشیخت پر متمکن رہے طریقہ نقشبندیہ کی رعایت فرماتے تھے۔ ذکر جہر وغیرہ محدثات جو طریقہ میں ہوگئے تھے اُن سے پرہیز و احتراز کرتے تھے۔ آپکی خوارق عادات و اشراق قلوب آفتاب کی طرح مشہور تھے۔ نوے سال کے قریب عمر تھی بتاریخ ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ وبقول بعضے ۱۰۱۰ھ میں رحلت فرمائی۔ مدفن شہر امکنگ ۱۲ [4] حضرت خواجہ محمد باقی معروف بہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ سمرقندی الاصل ہیں ولادت آپکی کابل میں ہوئی حضرت خواجگی امکنگی رحمہ اللہ سے نسبت حاصل کرکے حسب ارشاد پیر ہندوستان تشریف لائے اور دہلی میں اقامت پذیر ہوکر مرجع طالبانِ خدا ہوگئے مفصل حالات آپکے کتاب حیات باقیہ میں مطالعہ کرنا چاہئیں طریقہ علیہ نقشبندیہ ہندوستان میں آپکے قدموں کی برکت سے آیا۔ عمر شریف ۴۰ سال تاریخ وفات ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ مدفن شریف شہر دہلی ۱۲ [5] حضرت مجدد الف ثانی محبوب سبحانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ قیوم زمان غوث دوران تھے فروع میں آپکا مذہب حنفی تھا اور اعتقادیات میں مجتہد تھے بعض علوم کی تحصیل اپنے والد ماجد اور دیگر علمائے سرہند سے کی پھر سیالکوٹ میں بعض کتب معقول مولانا کمال کشمیری سے اور کتب حدیث شیخ یعقوب کشمیری سے استفادہ فرمائیں بعض تفاسیر اور احادیث وغیرہ کی اجازت قاضی بہلول بدخشانی سے حاصل کی کتب صوفیہ اپنے والد بزرگوار سے سند کیں اور اکثر سلاسل صوفیہ کی اجازت بھی اپنے والد بزرگوار سے اکتساب کی پھر نسبت نقشبندیہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ سے استفاضہ فرمایا درجات عالیہ میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ فرماتے تھے کہ شیخ احمد ایک آفتاب ہے جسکے سایہ میں ہمارے جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں اور مثل اُنکی اس وقت آسمان نیچے کوئی نہیں خوارق اور کرامات آپکی حیطہ احصا سے زیادہ ہیں۔ آپکے مناقب میں صدہا کتابیں تصنیف ہوئیں مفصل حالات آپ کے دیکھنے ہوں تو کتاب روضہ قیومیہ مطالعہ کرنا چاہیئے عمر شریف موافق عمر نبویؐ تھی تاریخ وفات ۲۷ صفر ۱۰۳۴ھ۔ مدفن شہر سرہند شریف ۱۲۔

الٰہی بحرمت عروۃ الوُثقیٰ حضرت خواجہ محمّد معصوم[1] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدّین[2] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمّد محسن[3] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید السّادات سیّد نُور مُحمّد[4] بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[1] حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ حضرت مجدد رح کے خلیفہ اور فرزند ثالث ہیں حضرت مجدد فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے آپ تین سال کے تھے کہ کلام توحید جو دی زبان مبارک کی لائے ایک مہینہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا عمر شریف میں ۱۶ برس کے تھے کہ تمام علوم تحصیل کر لیے گیارہ سالگی میں طریقہ ذکر اور مراقبہ اپنے والد بزرگوار سے اخذ کیا حضرت مجدد ارشاد فرماتے تھے کہ محمد معصوم کا حال میری نسبت کے دوزبرز حاصل کرنے میں صاحب شرح وقایہ کی طرح ہے کہ جس قدر اس کا دادا تصنیف کرتا تھا اسی قدر وہ حفظ کر لیتا تھا۔ حضرت محمد معصوم رح کو حق تعالیٰ نے وہ عروج بخشا کہ جہان آپکے انوار سے منور اور معمور ہو گیا تقریباً نو لاکھ آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی جن میں سے سات ہزار خلیفہ صاحب ارشاد ہوئے۔ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ آپکا ہی مرید تھا اور آپکے حلقہ میں جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتا تھا آپکی صحبت سے ایک ہفتہ میں طالب کو فنا و بقا حاصل ہو جاتی تھی ولادت شریف ۱۰۰۷ھ میں اور تاریخ وفات ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ مرقد منور سرہند شریف مفصل حالات آپکے کتاب روضہ قیومیہ میں مطالعہ کرنے چاہیئے ۱۲

[2] حضرت شیخ سیف الدین رحمہ اللہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رح کے پانچویں فرزند اور کامل خلیفہ تھے نسبت باطن اپنے والد ماجد سے حاصل کی عنفوان شباب میں ہی کامل مکمل تھے ترویج شریعت محمدیہ اور اشاعت طریقہ مجددیہ میں نہایت اہتمام فرماتے تھے ولادت آپکی ۱۰۴۹ھ میں ہوئی عمر شریف ۴۷ سال تاریخ وفات ۲۶ جمادی الاول ۱۰۹۶ھ مدفن شریف سرہند مبارک نزدیک جد امجد حضرت مجدد ہمارے حضرت قبلہ روحی فداہ ساکن بیربل شریف کو آپکے ساتھ خاص ربط تھا آپکی مرقد منور پر جا کر دیر تک مراقب رہتے تھے۔ اگر کسی خلیفہ کو کلاہ یا دستار یا اجازت عطا کرنی ہوتی تو انہی کے روضہ مبارک میں عطا فرماتے تھے ۱۲

[3] حضرت حافظ محمد محسن صاحب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اولاد سے ہیں اور حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم صاحب رح کے خلیفے تھے چونکہ حضرت سید نور محمد بدایونی رح کے پیر صحبت ہیں اس سبب شجرہ شریف میں آپکا اسم گرامی بھی درج ہے۔ مزار پر انوار کشمیر میں ہے تاریخ وفات نامعلوم ۱۲

[4] حضرت سید نور محمد بدایونی رح نے سب مقامات سلوک حضرت شیخ سیف الدین فرزند و خلیفہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم صاحب رح سے کیا اور سالہا سال ان کی خدمت قدس میں رہ کر مشرف بحالات بلند و مقامات ارجمند ہوئے نیز حضرت حافظ محمد محسن رح کی خدمت میں بھی حاضر رہے ابتدا میں پندرہ سال برابر ذات مستغرق رہتے تھے صرف نماز کے وقت ہوش آتا تھا اور پھر مغلوب الحال ہو جاتے تھے۔ کثرت مراقبہ سے پشت مبارک بھی خم ہو گیا۔ اتباع سنت کا نہایت التزام و اہتمام تھا۔ ایک دفعہ بیت الخلا میں پاؤں راست رکھا تین دن تک باطن میں قبض در قبض نظر آیا آپ نے بہت استغفار پڑھا تب جا کر وہ حالت رفع ہوئی۔ تاریخ وفات ۱۱ ذیقعد ۱۱۳۵ھ مدفن شریف خاص دہلی میں خواجہ نظام الدین اولیاء کی مزار کے قریب آبادی سے باہر ہے ۱۲۔

الٰہی بحرمت فتیم طریقہ احمدیہ محی السنن نبویہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت میرزا جانجاناں[1] مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ۔

الٰہی بحرمت مجدد المائۃ الثالث عشر نائب خیر البشر خلیفۂ خدا مروج شریعت مصطفٰی حضرت مولانا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی[2] دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[1] حضرت مرزا مظہر جان جاناں قدس سرہ بتاریخ ۱۱۔ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ بروز جمعہ بوقت صبح بعہد شاہ اورنگ زیب تولد ہوئے آپ کے والد بزرگوار امرائے شاہی سے تھے اسم شریف مرزا جان تھا۔ اسی مناسبت سے شاہ اورنگ زیب نے آپکا نام جانجاناں رکھا کہ بیٹا باپ کی جان ہوا کرتا ہے اور رفتہ رفتہ بنتے بنتے جان جاناں ہوگیا۔ آپکا نسب بواسطہ محمد بن حنیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے آثار رشد و ہدایت ناصیہ مبارک سے ظاہر تھے۔ آپ اٹھارہ سال کے تھے کہ اس طریقہ شریفہ میں حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آخر بخدمت حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد سنامی حاضر ہوئے نسبت احمدیہ اول سے آخر تک اتمام پہنچائی ۔ ایک دن حضرت نے مرزا صاحب کو فرمایا کہ معلومات و بشارات آپ کی سب صحیح ہیں اگر کہو تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے مسجل کرا لاؤں۔ حضرت میرزا صاحب بتاریخ ۱۰ محرم الحرام شب شہادت ۱۱۹۵ھ شہید ہوئے۔ آپکے انتقال کی تاریخ اس رباعی سے ظاہر ہے ؎
ہست حدیثے از پیغمبر ۔ صلی اللہ علیہ الاکبر ۔ عاش حمیداً مات شہیداً ۔ سالِ وفات مرزا مظہر
ایک شخص نے اس آیت قرآنی سے آپ کی تاریخ نکالی اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ۔ مزار پُر انوار دہلی شاہجہان آباد میں متصل چتلی قبر واقع ہے۔ آپ کی کلام نہایت موزوں اور مؤثر تھی مفصل حالات آپکی کتاب معمولات مظہریہ میں مطالعہ کرنے چاہئیں ۱۲

[2] قطب فلک ارشاد غوث ابدال و اوتاد مجدد مائۃ الثالث عشر نائب خیر البشر حضرت سید السادات سیدنا و مولانا حضرت شاہ عبد اللہ مشہور بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۱۱۵۸ھ میں بمقام بٹالہ علاقہ پنجاب میں ہوئی نسب شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتی ہے شاہ صاحب قبلہ نے ۱۱۷۸ھ میں بخدمت حضرت جانجاناں بمقام دہلی پہنچ کر شرف بیعت حاصل کیا اور استفاضہ فیوض باطنی کیا۔ پندرہ سال حضرت مرزا صاحب کی صحبت شریف میں ملتزم رہ کر جمیع مقامات طریقہ نقشبندیہ مجددیہ و دیگر طرق وصول الی اللہ طے کیے حال فیض اشتمال آپکا اظہر من الشمس ہے ہزارہا آدمی دیار بعیدہ سے حاضر خدمت ہو کر آپ سے مرتبہ کمال اور تکمیل کو پہنچے۔ صدہا علماء و صلحاء اقالیم بعیدہ کے اقصائے خطا سے غایت زمین مغرب تک خدمت شریف میں دوڑے بعضے بحکم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مثل حضرت مولانا خالد رومی و شیخ احمد سرہندی کردی و سید اسماعیل مدنی اور بعضے بدلالت بزرگان آستانہ علیہ پر پہنچے اور

قبولیت تمام اور رجعیت خاص و عام پیدا کر کے عائد اوطان ہوئے اس قدر فیض آپ کی حین حیات میں آپ سے جاری ہوا کہ شاید ہی کسی مشائخ سے ان کی زندگی میں جاری ہوا ہو۔ ہندوستان۔ کابل۔ بلخ۔ بخارا۔ بغداد، عرب۔ روم سب جگہ آپکے خلیفے پہنچ گئے تھے اور طریقہ ان سے جاری ہو گیا تھا۔ حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری رح نے آپکے ملفوظات میں لکھا ہے کہ ایک روز بعد عصر میں حاضر تھا حضرت شاہ قبلہ رح نے فرمایا کہ ہمارا فیض دور دور پہنچ گیا ہے حضرت مکہ معظمہ میں ہمارا حلقہ بیٹھتا ہے حضرت مدینہ منورہ میں حلقہ ہوتا ہے۔ بغداد شریف روم و مغرب میں ہمارا حلقہ جاری ہے اور بطریق ہنسی کے فرمایا کہ بخارا تو ہمارے باپ کا گھر ہے نیز آپکے ملفوظات سے ہے کہ طریقہ مجددیہ میں فیض کے چار دریا جمع ہیں دریائے نقشبندیہ[۱] و قادریہ[۲] و چشتیہ[۳] و سہروردیہ[۴] باوجود اس قدر جاہ و جلال کے انکسار و تواضع اس حد تک تھا کہ فرماتے تھے کہ جو کتا میرے گھر میں آتا ہے میں کہتا ہوں کہ میں کون ہوں کہ تیرے دوستوں کو تیری درگاہ میں وسیلہ کروں اے خدا اس مخلوق کے لیے مجھ پر رحم فرما۔ آپنے کبھی منہ مبارک شیشہ میں نہ دیکھا مبادا کہ ظلمت گناہ سے چہرہ سیاہ ہو گیا ہو۔ کبھی پاؤں مبارک لمبے نہ کیے۔ لباس خشن پہننے کی عادت مبارک تھی۔ حضرت مولانا خالد زدری کردی نے جو آپکے جلیل القدر خلفائے سے ہیں آپکی تعریف میں عجیب و غریب قصاید عربی فارسی نظم کیے ہیں جن سے آپکی جلالت قدر پر خوب روشنی پڑتی ہے آپنے بتاریخ ۲۲۔ ماہ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ انتقال فرمایا۔ مزار مبارک بمقام دہلی خانقاہ شریف آپ کی آپ ہی کی طرف منسوب ہے آپ کے سال ولادت و سنین عمر و سال وفات میں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎ سال تولید و حیات و فوت آن سلطان پاک ؛ منظہر جود و امام و منظہر یزدان پاک۔ اب شاہ صاحب قبلہ کی خانقاہ شریف پر آپکے خلیفہ اعظم حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب رح کے پوتے حضرت مولانا شاہ محمد عمر صاحب رح کے بیٹے حضرت ملکوت منزلت محی الدین شاہ ابوالخیر صاحب سلمہم اللہ مقیم ہیں آپکے جد امجد اعنی حضرت احمد سعید صاحب رح نے بوقت غدر دہلی سے حرمین شریفین کو ہجرت فرمائی اور مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کی۔ حضرت شاہ ابوالخیر صاحب نے تربیت و تعلیم حرمین شریفین میں ہی حاصل کی سلوک طریقہ علیہ آبائے کرام اپنے والد ماجد سے اکتساب فرمایا۔ چند سال ہوئے خانقاہ مقدس پر تشریف لا کر اقامت اختیار فرمائی ہے بعد از تشریف آوری چند ایام آپ نہایت تخلیہ میں رہے ایسا انزوا و انقطاع اختیار فرمایا کہ کسی کو اجازت زیارت و ملاقات حاصل نہ ہوتی تھی۔ اس حالت میں ہمارے حضرت قبلہ ساکن بیربل شریف زیارت خانقاہ معلے کے واسطے دہلی رونق افروز ہوئے تو آپکی درخواست پر آپ کو اندر جانے اور ملاقات کرنے کی اجازت دی۔ حضرت قبلہ آپکے کمال اور علو مرتبت کی نہایت تعریف کرتے تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ شاہ صاحب اب نہایت جلالیت میں ہیں لیکن عنقریب طبیعت مبارک بردبار ہو جائے گی اور اشاعت فیض کریں گے چنانچہ آج کل ہمارے حضرت قبلہ کی پیشگوئی کے مطابق آپ اشاعت فیض کر رہے ہیں مگر دنیا اور اہل دنیا سے نہایت نفرت ہے آپکی مجلس میں بالکل دنیا کی بات نہیں اور نہ عام آدمی کھلے طور پر داخل خانقاہ معلے ہو سکتے ہیں۔ راقم الحروف بھی زیارت سے مشرف ہوا ہے سبحان اللہ چہرہ مبارک آفتاب کی طرح چمکتا ہے ذات اقدس میں رعب انتہا درجہ کا ہے آپ ورع و تقوی میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔ آپ طریقت و شریعت کے نہایت پابند ہیں سلمہم اللہ و ابقاہم و نور القلوب السالکین بانوار فیوضہم آمین ۱۲ -

Marfat.com

الٰہی بحرمت غوث اوان فیاض دوران سید
السالکین قطب العارفین حضرت مولانا
غلام محی الدین قصوری حضوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت مطلع انوار کرامت مخزن اسرار
ولایت سالک مسالک طریقت ناھج مناھج
شریعت وحقیقت رازدار اسرار کبریائی فیضیاب
درگاہ الٰہی قطب الاقطاب مولانا و مرشد
مرشدنا حضرت حافظ غلام نبی نقشبندی
احمدی للٰہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت
خواجہ مشکلکشاء سید الاصفیاء سند الاولیاء
زبدۃ الفضلاء والکملاء رأس العلماء والفقہاء
رئیس المحدثین قبلۃ العارفین برہان
الحقیقۃ شمس المعرفۃ بدر الدجیٰ شمس
الضحیٰ فیاض الوریٰ قطب ربانی غوث صمدانی
شیخنا و مولانا غلام مرتضیٰ رض رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وعنا ببرکۃ رضاہ وقدس اللہ سرہ و
افاض علینا برکا اس مسکین عاجز گنہگار بدکردار ناچیز عبدالرسول پر رحم فرما اور محبت و معرفت اپنی عطا فرما۔ آمین

غوث اوان قطب دوران حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری رح

مطلع ضوء طریقت مصدر فیض ازل — مخزن سر حقیقت معدن علم و عمل
مظہر رشد و ہدایت مرجع قدوسیان — شمع ایوان ولایت رہنمائے گمرہان
ماحی کفر و ضلالت حامیٔ دین متین — فیض بخش خلق مولانا غلام محی الدین
دستگیر بے کسان و عاجزان شاہ قصور — ماہ افلاک سعادت مظہر نور حضور
آنکہ والا درگہش شد جن انسان را مآب — زمرۂ املاک شد ہم از فیوضش فیضیاب

Marfat.com

ولادت باسعادت آپ کی سنہ ۱۲۰۲ھ میں بمقام قصور قریب لاہور ہوئی۔ شجرۂ نسب آپ کا حضرت صدیق رضؓ سے ملتا ہے۔ آپ اپنے وقت میں علم و فضل زہد و تقویٰ کمالاتِ ولایت میں یکتائے زمان تھے۔ بعد تحصیل علوم اپنے چچا بزرگوار سے جن کو خاندانِ قادریہ میں خلافت حاصل تھی کسب نسبت قادریہ فرماکر مشرف بہ خلافت ہوئے۔ پھر حضرت سیّد السادات مولانا شاہ غلام علی صاحب دہلویؒ کی کشش سے ان کی خدمتِ معلیٰ میں حاضر ہو کر بیعت کی اور کسب نسبت نقشبندیہ مجددیہ سے شرف حاصل کیا۔ مولوی محمد حسن صاحب بجنوری سلمہ اللہ نے کتاب حالاتِ مشائخ نقشبندیہ میں لکھا ہے کہ بوقت بیعت حضرت ممدوح حضرت شاہ صاحب نے حاضرین کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ آج ایک امر عظیم ظاہر ہوتا ہے کہ ایک فاضل ہم سے اخذ طریقہ کرتا ہے۔ اور پھر آپ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر درگاہِ الٰہی میں متضرع ہوئے کہ الٰہی جو فیض حضرت غوث الاعظمؓ سے وارثاً وعطاءً وکسباً پہنچا ہے سب ان کو نصیب کر۔ پھر آپکا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ میں لے کر ہوا میں کر دیا اور فرمایا کہ تمہارا ہاتھ حضرت غوث الاعظمؓ کے ہاتھ میں میں نے دے دیا وہ تمہارے ہر کام دینی و دنیاوی میں ممد و معاون ہوں گے۔ پھر اپنے سر مبارک سے کلاہ شریف اُتار کر آپکے سر پر رکھ دی اور فاتحہ خیر پڑھا حضرت شاہ صاحب قدس سرہ آپکے حال پر نہایت عنایت و مہربانی فرماتے چنانچہ ایک روز ایک شخص قصور کا رہنے والا حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے اُس سے بانبساط دریافت کیا کہ غلام محی الدین کو کس جگہ کا پیر بنائیں اُس نے عرض کیا کہ پیر قصور۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم بڑے قاصر ہمت ہو ان کو تمام پنجاب کا پیر بنائیں گے۔ انتہے کلام۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے آپکو بوقت عطاء خلافت فرمایا کہ تم کو چھ طریقوں یعنی قادریہ نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ مجددیہ کبرویہ کی اجازت ہے ان کا فیض طالبوں کے دلوں میں بہمت القا کرنا بعدہٗ اجازت مطلقہ عطاء فرمائی حضرت مولانا ممدوح بعد تحصیل خلافت بمقام قصور پُرنور مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہو کر اشاعت طریقہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ میں مصروف ہوئے صدہا کو نسبت مجددیہ سے سیراب کیا۔ سرعت سیر طلاب و حصول مناسبت مقامات اس قدر آپ سے ظہور میں آتا تھا کہ عقل عقیل دنگ ہو جاتی تھی۔ علم ظاہری کا فیض بھی آپ سے بکثرت ہوا۔ آپ کو علم میں وہ تبحر تھا کہ فضلاء زمان آپکی فوقیت اور ہمہ دانی کے معترف تھے۔ کتب مصنفہ و خطب منظومہ آپکے متداول علماء وقت و مقبول خواص و عوام ہیں آپکے تصرفات باطنی بھی بے حد و بے انتہا ہیں مگر افسوس کہ کسی شخص نے کماحقہٗ ان کے جمع کرنے میں کوشش نہیں کی۔ مولوی محمد حسن صاحب بجنوری سلمہ اللہ نے حسب ارشادات اعلیٰحضرت اللّٰہیؒ بعض مکشوفات و کرامات و ملفوظات آپکے کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ میں درج کیے ہیں۔ کشف اس قسم کا تھا کہ اپنے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبدالرسول صاحبؒ کی ولادت سے ایک سال پہلے ولادت کی

Marfat.com

خبر دے دی تھی بلکہ کتاب تحفہ رسولیہ میں جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں تصنیف فرمایا ہے ایک باب مشتمل بر خبر ولادت و تقرر اسم فرزند دلبند مع نصائح ارجمند تحریر فرمایا جس کے عنوانی اشعار یہ ہیں ؎

ایکہ ہنوزی تو بکتم عدم — زود بہ گلزار جہاں نہ قدم	شاد دلی دہ ز وجودت مرا — دار بہ محمود ز وجودت مرا
منتظر ست دل و جان من — مثل گہر جلوہ کن از کان من	بہ کہ نہم نام تو عبدالرسول — باد بہ درگاہ رسولت قبول
راحت دل نور دو چشم منی — آب زن آتش خشم منی	کنیت تو بہ کہ بود بو سعید — عمر تو باید کہ بود بر مزید
سوختم از آتش ہجوریت — تا بکجا عرصۂ مستوریت	باد ز خوش لقب فخر دین — باد بہر کار خدا بت معین
چند بکتمان عدم جائے گیر — رخصت ہستی ز معلم بگیر	می دہمت از دل خود چند پند — چونکہ شوی ہست بدان کار بند

ہست یقین گر تو بکارش بری ——— در دو جہان یافتہ باشی بری الخ

آپ کے خواص میں سنا گیا ہے کہ چہرہ مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی اور آپ ہمیشہ دو زانو بیٹھا کرتے تھے حضرت قبلہ قدس سرہ ساکن بیربل شریف کی زبان در افشان سے سنا گیا کہ حضرت مولانا کثرت مخلوقات میں بیٹھے ہوئے سب سے اونچے معلوم ہوتے تھے۔ ہمارے حضرت قبلہ ساکن بیربل شریف نے آپ کے ہی ہاتھ پر بیعت کی اور چند ایام آپ کے حلقہ میں بیٹھے۔ اجازت وظائف و دعائے حزب البحر حاصل کر کے آپکے ارشاد سے اپنے استاد و مرشد اعلیٰ حضرت ساکن لِلّٰہ شریف کی خدمت میں طے مقامات و تکمیل سلوک میں اشتغال کیا۔ حضرت قبلہ آپکے علومِ مرتبت و تبحر علمی کی از حد تعریف فرماتے تھے وفات آپکی ۲۲ ۔ ذیقعد سنہ ۱۲۷۱ھ کو ہوئی آپ کی وفات میں لوگوں نے عجیب و غریب تاریخیں کہیں ایک قطعہ کا مادہ نہایت دلچسپ ہے وھو ھٰذا ؎ شمس الدین نبی زوال گرفت۔ بعد وفات آپکی صاحبزادہ محترم مولانا المعظم **حضرت عبدالرسول صاحب** سجادہ نشین ہوئے۔ بعد از حفظِ قرآن تحصیل علم ظاہری و تکمیل سلوک باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کر کے مشرف باجازت و خلافت تھے۔ حضرت مولانا کے بعد آپ نے بھی مخلوق الٰہی کو بہت فیض پہنچایا۔ کمالاتِ ظاہری و باطنی میں اپنے والد بزرگوار کے ہم پلہ تھے۔ تہذیب اخلاق و سخاوت میں کوئی مثل نہ رکھتے تھے۔ راقم الحروف کے والد ماجد مدظلہ نے آپ کی زیارت کی ہے کہتے ہیں کہ آپ حسن صورت و خلق کریمانہ میں بے نظیر تھے۔ رعب اس قسم کا تھا کہ آپ کی خدمت میں دل دھڑک جاتا تھا وعظ میں وہ تاثیر تھی کہ آدمی زار زار روتے تھے۔ مزاج اقدس میں بے نفسی غالب تھی۔ امراء اور اہل دنیا سے سخت نفرت تھی۔ عاجزوں اور مسکینوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور اپنے انتقال کی خبر بالکل صحت اور تندرستی کی حالت میں صریح طور پر دے دی اور قریبی مخلصوں کی طرف اس بارہ میں خط لکھ دیئے کہ فقیر کا سفرِ آخری تیار ہے۔ ایسے استقلال کی حالت میں انتقال فرمایا کہ حاضرین کو آخری وقت کا وہم نہ تھا کیوں کہ کسی قسم کا کوئی نشان مثل مرض سخت ضعف کو تہ دمی وغیرہ بدن مبارک

میں ظاہر نہ تھا اور آپ فرماتے تھے کہ نزع کی حالت ہے طبیب وغیرہ تعجب کرتے تھے۔ طبیب نے کہا کہ میں نے آج تک ایسی نزع کبھی نہیں دیکھی فرمایا کہ آج دیکھ لو۔ وہ اس بات کو سُن کر گھبرا گیا اور کہا کہ میں بازار سے جا کر کوئی مفرح لے آؤں کہ آپ کو ضعفِ قلب کی وجہ سے یہ خیالات ہیں آپ نے اس کو منع کیا کہ تم مت جاؤ کسی اور کو بھیج دو مگر وہ خود ہی چلا گیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے نواسہ حضرت سید محمد شاہ صاحب سلمہ اللہ کے سر پر دستار بندھوائی اور کتب خانہ کی کنجیاں حوالہ کیں اور کلمہ پڑھ کر بتاریخ ۲۱۔ محرم الحرام بروز سہ شنبہ ۱۲۹۴ھ رحلت فرمائی۔ آپ کی وفات میں لوگوں نے عجیب و غریب تاریخیں کہیں ایک دو قطعے یہاں لکھے جاتے ہیں۔ قطعہ عربی از مولوی غلام قادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رسول نگری ؎

الاعبد الرسول الشیخ قدمات ۔۔۔ ہو الکامل بلا نقص و لا عیب

فان تسئلن عن عام ارتحالہ ۔۔۔ اقل تاریخہ غوث بلا ریب

عدد غوث ۱۵۰۶ عدد ریب ۲۱۲ بعد نفی ریب از غوث ۱۲۹۴ ہجری

قطعہ فارسی از مولوی محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سوہادی ؎

پیر عبد الرسولؐ فخر الدین ۔۔۔ کرد رحلت باوج علیین

گفت عالم ز سالِ رحلت او ۔۔۔ ساقئ کوثر رسولؐ امین

(۱۲ھ ۹۴)

حضرت سید محمد شاہ صاحب ممدوح کی عمر شریف اُس وقت گیارہ برس تھی۔ اب آپ سجادہ نشین ہیں۔ علم ظاہری لاہور میں تحصیل کیا۔ عبورِ مقاماتِ باطنی کے واسطے چند دفعہ ہمارے حضرت قبلہ ساکن بیربل شریف کے پاس تشریف لاتے رہے اور اب حضرت قبلہ کی وفات کے بعد حضرت ابوالخیر شاہ صاحب کی خدمت میں بمقام دہلی تشریف لے جاتے ہیں۔ ہمارے حضرت قبلہ آپ کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور آپ کی تشریف آوری کے وقت کمال ادب سے سروقد کھڑے ہو جاتے تھے۔ آپکی تبحر علمی اور ذکاوت کی از حد تعریف کرتے تھے۔ شاہ صاحب ممدوح نہایت پاکیزہ خیالات پابندِ شریعت و طریقت ہیں ہدایت خلق اللہ و قمع بدعات کے واسطے عجیب طرح کی تدبیریں عمل میں لاتے ہیں جن سے شریعت غرا کو بفضلہ تعالیٰ بہت فروغ ہوا ہے۔ درس قرآن کریم و بیان اسرار کلام مجید کے واسطے وسیع وقت وقف کیا ہے جس میں شہر اور اطراف کے علما و اعیان بڑی خواہش سے ہر روز آکر شامل ہوتے ہیں۔ حق سبحانہ و تعالیٰ اہل علم کو آپکے فیوضات سے بہرہ ور کرے اور آپ کی اور آپ کے متعلقین اور اولاد کی عمر اور صلاح و فلاح میں روز افزوں ترقی اور برکت عطا فرماوے۔ آمین!

Marfat.com

عالیجناب قطب الاقطاب فرد الاحباب اعلحضرت مولانا غلام نبی احمد ساکن للہ شریف ضلع جہلم

پیشوائے اہلِ عرفاں بادشاہ ملکِ دین
فاضل اکمل ظہورِ حق امام المتقین

قبلۂ حاجات مولانا غلام احمد نبی
شمع ایوانِ ولایت خلق را حبل متین

غوث وقت شیخ عالم غیث فیض و مکرمت
فیضیاب از درگہ او اہلِ افلاک و زمین

مجمع بحرین فیض ظاہر و باطن کمال
در دو عالم سرفرازش کرد رب العالمین

آنکہ کز بحر فیض کاملش سیراب شد
گشت او در منصبِ خود با ملائک ہمسرین

بہرۂ فیضش رسیدہ وافر اندر شش جہات
فوق و تحت و پیش و پس اندر یسار و در یمین

آپ بمقام للہ شریف ۱۲۴۲ھ میں پیدا ہوئے علم ظاہری معقول و منقول سے فارغ التحصیل ہو کر غلبۂ شوقِ الٰہی سے حضرت قصوری حضوری رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر شرفِ بیعت حاصل کیا۔ اور کمالاتِ باطنی سے فیضیاب ہوئے اور شرفِ خلافت سے مشرف ہو کر اپنے مسکن مطہر میں مسند آرائے تدریس و ارشاد ہوئے۔ حضرت مولانا قصوری علیہ الرحمہ کے حضور میں جب اپنے خلفاء کا ذکر آیا تو فرمایا کہ مولوی صاحب للہ والا خلیفۂ فقیر سے آفتاب کی مثل ہے۔ نیز مولانا ممدوح نے اپنے خلیفہ مولوی غلام محمد ربالی والا کی طرف آپ کی نسبت ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب کہ مردے کامل الاستعداد بودند از موضع للہ کہ قریب بہرہ است در ماہ کتک ماضیہ برائے کسب نسبت احمدیہ مجددیہ نزد فقیر تشریف آوردند تشماہ بایں شغل مشغول شدند و سلوک را تا حقیقۃ الحقائق رسانیدہ مرخص شدند از استعداد شان چہ نوشتہ آید کہ بے نظیر بودند بارک اللہ فیما اعطاہ انتہی۔ آپ علم ظاہری میں جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول تھے صدہا کو فیض علم ظاہری سے درجہ کمالیت و فضیلت تک پہنچایا۔ فیض باطن کی وہ تاثیر تھی کہ جو شخص چند روز بھی مجلس اقدس میں بہرہ یاب ہوا متقی اور پرہیزگار ہو گیا۔ جس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور توجہاتِ خاصہ سے فیضیاب ہوا پیشواء عارفین ہو گیا آپکی خدمت میں بیٹھنے والوں کے چہروں پر ایک خاص رونق اور نورانیت آجاتی تھی جس کو ہر ایک اہلِ بصیرت دیکھ کر ان کے نورِ باطن کی دلیل تصور کرتا تھا۔ اہلِ مجلس آپکے تہذیب اخلاق اور اتقا میں بے مثل ہو جاتے تھے۔ مولوی محمد حسن خاں صاحب نے کتاب حالاتِ مشائخ میں لکھا ہے کہ آپکے حلقہ میں عجب تاثیر تھی۔ طالبین میں سے کسی پر ذوق و شوق غالب ہوتا تھا کوئی مغلوب نسبت استہلاک و اضمحلال دکھائی دیتا تھا کسی پر حالتِ عروج وارد ہوتی تھی اور

Marfat.com

کسی پر نزول کوئی نسبت ولایت سے سرشار ہوتا کوئی کمالات سے مالا مال کوئی حقائق سے بہرہ یاب اور حضرت مثل محبوب بے عنایت چشم میگون جس کی طرف دیکھتے کچھ اور ہی لطف معلوم ہوتا تھا تھے۔ لڑکپن میں خاکسار راقم الحروف بھی زیارت فیض بشارت سے مشرف ہوا ہے آپکا چہرہ مبارک آفتاب کی مثل چمکتا تھا۔ آپ کی کلام میں وہ تاثیر تھی کہ خدمت سے اٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ ہزارہا آپکے فیض باطن سے سیراب ہو کر مرجع خلائق ہوئے۔ مخالفین اہل حق مثل فرقہ نجدیہ و روافض و دہریہ نیچریہ کے ساتھ آپکو بہت دفعہ بحث مباحثہ کا اتفاق ہوا۔ انفاس قدسیہ کی برکت سے فرقہائے مذکورہ کے اعیان اس ملک سے قلیل الوجود بلکہ معدوم ہو گئے۔ آپ وعظ میں فرقہائے مذکورہ کی زیادہ مذمت بیان فرماتے تھے متوسلین میں سے اگر اُن کے ساتھ کسی کے اختلاط رکھنے کی خبر آپکے سمع مبارک تک پہنچ جاتی تو آپ اس کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے اور اختلاط سے سخت منع فرماتے تھے۔ حضرت قبلہ ساکن بیربل شریف نے جو آپکے خلیفہ اعظم تھے ارشاد فرمایا کہ ہمارے حضرت کی ذات بابرکات میں استقامت جو فوق الکرامت ہے اس درجہ کی تھی کہ شاید سابقین اولین میں ایسی ہو ورنہ اس زمانہ میں اُس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ تہذیب اخلاق میں آپ یگانہ روزگار تھے۔ آپنے تمام عمر بوقت سحر غسل فرما کر نوافل تہجد ادا فرمائے۔ ایسا التزام تھا کہ گرمی سردی سفر حضر میں یہ معمول ترک نہ ہوا۔ بعد از تحصیل کمالات ظاہریہ و باطنیہ چھ ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ قرآن کریم کے ساتھ خاص ربط تھا۔ کئی دفعہ ایک رات میں اوّل سے آخر تک پورا ختم کیا۔ مزاج اقدس میں استتار بدرجہ غایت تھا اپنے تئیں جامۂ علماء ظاہری میں مخفی رکھا۔ آپ کی مجلس میں کشف و کرامات کا نام نہ تھا۔ چند کرامات بطور اضطرار آپسے ظاہر ہوئیں۔ جن سے آپ کی کمالیت عوام میں روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی۔ بعض اُن میں سے مولوی محمد حسن خان صاحب نے کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ میں قلمبند کیے ہیں۔ آپکی وفات کا عجیب قصہ ہے قبل از وفات کنایۃً آپ سفر آخری اور انتقال کی خبر دیتے رہے مگر کسی کو ٹھیک سمجھ نہ آئی مرض الموت آپکا تپ خفیف ہوا جس سے کسی کو خیال نہ گذرا کہ اس مرض سے آپکا انتقال ہو جائے گا بروز یکشنبہ بتاریخ ۲۱۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ھ بوقت دوپہر حسب المعمول قیلولہ فرمایا۔ قبل از ظہر اُٹھ کر وضو کی تیاری کی اور مسواک کرنے لگے۔ پہلے بھی آپ دیر تک مسواک کرتے رہتے تھے۔ مؤذن کو فرمایا کہ جلدی اذان کہو۔ چنانچہ اس نے اذان شروع کی آپ جوابِ اذان دیتے رہے یعنی مؤذن کے پیچھے پیچھے کلماتِ اذان پڑھتے گئے جب کلمہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر مؤذن پہنچا تو آپ یہی کلمہ ساتھ کہتے ہوئے پیچھے کو جھکتے گئے۔ اور فرشِ مسجد پر لیٹ گئے اور اسی وقت جان بجانان تسلیم کی آخری کلمہ یہی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زبان مبارک سے نکلا۔ لوگ یہ حالت دیکھ کر حیران ہو گئے۔ پہلے سب کو شبہ ہوا کہ سکتہ پڑ گیا ہے مگر آخر کار یقین ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

Marfat.com

آپ کے انتقالِ پر ملال میں لوگوں نے عجیب و غریب تاریخیں کہیں ایک قطعہ عربی منظومہ مولوی شیخ عبداللہ صاحب ساکن چک عمر یہاں درج کیا جاتا ہے کیونکہ اس قطعہ کو ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہٗ ساکن بیربل شریف نے نہایت پسند فرمایا تھا۔ وھو ھذا ؎

الا یا عین جودی فی اللآلی ۔۔۔ دموعا ھا مرات بالتوالی
علی شیخ تقیٍّ متقی ۔۔۔ امین مستحق بالجلال
فقیر نقشبندیٍ مکین ۔۔۔ ولیٍّ احمدیٍّ بالکمال
ذکیٍ فاضلٍ طود عظیم ۔۔۔ امام مقتدی مولی الموالی
غلام نبیّنا بالاتباع ۔۔۔ وحنفیٍّ وسنیٍّ بقال
تنحی من ھنالک نحو عدنٍ ۔۔۔ والقی الحزن فینا بارتحال
ففی شہر الوفات بوقت ظہر ۔۔۔ ویوم الاحد صار الی انتقال
امام الناس فی الجنات ثاوی ۔۔۔ یقول الشیخ فی عام الوصال
حفظت من القضا ابیات رأت ۔۔۔ ھی الابیات وردی حسب حال
وکم عین مقبلۃ النواصی ۔۔۔ تجبل بالجنادل والرمال
رمانی الدھر بالارزاء حتی ۔۔۔ فوادی فی غشاءٍ من نبال
فصرت اذا اصابتنی سہام ۔۔۔ تکسرت النصال علی النصال
علی مثواہ یا ربی ترحم ۔۔۔ وامطر مزن فضل بالنوال
وبالاخلاف والاسلاف اکرم ۔۔۔ وبارک فی الخلائف بابتذال
وکثر تابعیہ ومقتدیہ ۔۔۔ الی یوم القیامۃ والزوال

آپ کے خلفا کا مفصل بیان اور آپ کے حالات و کرامات و ملفوظات اکثر مولوی امام الدین صاحب کھوتکہ نے اپنی کتاب میں تحریر کیے ہیں اور مجمل طور پر مولوی محمد حسن صاحب بجنوری نے کتاب حالاتِ مشائخ نقشبندیہ میں درج فرمائے ہیں آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ چھوٹے حافظ گل محمد صاحب آپکے ایامِ حیات میں ہی بمرض ہیضہ وبائی شہید ہوئے اور بڑے اکمل الکملاء افضل الفضلا خواجہ دوست محمدؒ صاحب قدس سرہٗ آپ کے بعد سجادہ نشین ہوئے علومِ ضروریہ سے فارغ ہو کر اپنے والد بزرگوار اعلحضرتؒ سے مقاماتِ باطنی طے کر کے خلافت کاملہ سے مشرف تھے۔ اعلحضرت نے آپ کو بمقام سرہند شریف بایمائے سلطان الاصفیاء حضرت مجددؒ دستار خلافت بندھوائی تھی۔ اعلحضرت نے ارشاد فرمایا کہ فقیر کو تردد تھا کہ دیکھئے نسبت خاصہ فقیر کی کس طرف منتقل ہوتی ہے آخر معلوم ہوا کہ یہ امانت فرزندی دوست محمدؐ

Marfat.com

کو نصیب ہوگی الحق جس نے خواجہ صاحب موصوف کی زیارت کی ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ آپ ہمہ وجوہ فنافی الشیخ تھے تھوڑی مدت میں ہی آپ سے فیض باطن کی اس قدر اشاعت ہوئی کہ حیرانی لاحق ہوتی تھی۔ تصرف و ہمت آپ کی نہایت قوی تھی۔ حل مشکلات اور کشف مہمات آپ کی ادنی توجہ اور التفات کے محتاج تھے۔ چہرہ مبارک سے نورانیت ٹپکتی تھی۔ حضور میں بیٹھنے والوں کی حالت دن بدن ترقی میں ہوتی تھی۔ رجوع خلائق اس قدر ہوا کہ خیال کیا جانے لگا کہ آپ تصرفاتِ باطنی میں اعلحضرت سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ غربا کے ساتھ آپ کو محبت قلبی تھی۔ اور اغنیا اور اہلِ دنیا سے نفرت طبعی۔ آپ کا اقبال اور روز افزوں ترقی دیکھ کر مخالفین بھی غرق دریائے تحیر ہوئے۔ خاکسار راقم الحروف بھی زیارت سے مشرف ہوا ہے آپ میرے ساتھ نہایت انس فرماتے تھے سبحان اللہ عجب بابرکت ذات تھی مگر حیف کہ جناب الٰہی نے بہت ہی جلدی آپ کو اس عالم سے مخفی کر دیا اور ۵۱ برس کی عمر میں بتاریخ ۱۸۔ ذی الحج ۱۳۱۷ھ انتقال فرمایا۔ آپ کے انتقال کی تاریخیں بھی عجیب و غریب لکھی گئیں خاکسار نے جو قطعات طویل لکھے تھے اُن کے مادے یہ ہیں :

مرشد کامل برفت ۔ کرد رحلت از جہاں قطب زمن سوئے جناں۔ ایک مخلص ہندستانی صاحب نے کہا کہ :- شدہ سالِ وصالش ایں مصرع ؎ کہ بیکدم رسیدہ دوست بدوست۔ مولوی ابراہیم صاحب سیتھلانوالا نے آیت قرآنی سے تاریخ نکالی اَنۡ یَّدۡخُلَ جَنَّۃَ نَعِیۡمٍ۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ صاحب جامع سعادات ازلی و ابدی مظہر برکات ظاہری و باطنی زبدۂ فضلاء فحول حضرت مولانا حافظ محمد عبد الرسول صاحب سجادہ نشین ہوئے۔ وجود باوجود آپکا نہایت عزیز اور بے بہا ہے۔ عالی حوصلگی۔ ذکاوت۔ سخاوت۔ مسکین پروری۔ دُور اندیشی۔ نکتہ پسندی۔ تہذیب اخلاق وغیرہ صفات باوجود کم سنی کے جو آپ میں نظر آتے ہیں کسی میں بہت کم پائے جاتے ہوں گے۔ آپ بچپن کی حالت میں بوقت حلقہ اپنے جد امجد کی گود میں آکر بیٹھ جاتے تھے اعلحضرت آپ کو گود میں توجہ کرتے رہتے تھے۔ اعلحضرت نے آپ کے حق میں بشارات ارشاد فرمائیں۔ آپکے والد بزرگوار نے آپ کو سرہند شریف لے جاکر بیعت کیا اور دعا بھی بندھوائی تھی اور بوقت وفات اپنے خلیفہ مجاز مولوی سراج الدین صاحب ساکن نور یوالہ کو فرمایا کہ میری طرف سے میری ولایت فرزندی عبد الرسول کے ملک کے دو اور اُن سے قبول کراؤ موصی الیہ نے حسبِ ارشادِ گرامی تعمیل کی اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر شریف قریب پچیس چھبیس سال کی ہے نسبت موروثی بوجہ کمال حاصل ہے حسبِ معمولات والد ماجد و جد امجد صبح و شام طالبین کو توجہ کرتے ہیں تسلیک مقامات مثل سابق جاری ہے رونق مقام و رجوع خلق ترقی میں ہے آپ کے دولت خانہ عالیہ میں ایک فرزند نرینہ مخدوم زادہ مقبول الرسول

Marfat.com

ہے جس کی عمر دو سال کے قریب ہے حق سبحانہ وتعالےٰ باپ بیٹے کی عمر میں برکت کرے اور صاحبزادہ صاحب کی ہدایت اور رہنمائی اور فیض عام کی برکت سے گم گشتگان وادی ضلالت وشقاوت کو راہِ راست پر لاوے سے این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

حالات حضرت قبلہ وکعبہ رُوحی فداہ ساکن بیربل شریف

نسبت ولادت وتحصیل علم ظاہری وتدریس علم وغیرہ کا بیان

مظہر انوارِ الٰہی مصدر فیوض غیر متناہی ہادی مراحل شریعت وطریقت واقفِ اسرارِ معرفت وحقیقت محط رحال کرام مرجع خواص وعوام قطب دوران غوثِ زمان سند الاصفیاء زبدۃ الفضلاء مرشدنا وقبلتنا ومولٰنا حضرت غلام مرتضےٰ قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا برہٗ آپ کے اوصاف کمال کا دریا بے پایاں ہے۔ مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی مرحوم آپ کی تعریف میں فرماتے ہیں سے

خواجہ عالم علم اہتدا ۔۔۔ واصل مولائے ولی خدا
کفر بود آنکہ جدا خوانمش ۔۔۔ شرک بود چوں کہ جدا دانمش
قبلۂ توحید بروئے زمیں ۔۔۔ می سزدش سجدۂ روح الامیں
کعبۂ تحقیق درش بالیقیں ۔۔۔ طائفِ او آمدہ چرخِ بریں
از پئے جاروبئے درگاہ او ۔۔۔ زہرۂ گردوں زدہ گیسو فرو
حجرۂ او بیتِ مقدّس زنور ۔۔۔ سجدہ گہ اہلِ صفاء وحضور
مجلس او ہم جلساء اللہ داں ۔۔۔ موئیے وقت ست ومسیح زماں
دیدنِ او دیدنِ نورِ خدا ۔۔۔ یاد وے از یاد خدا رہنما
گر بجہاں روشنئ مطلق ست ۔۔۔ از نظر روشن شمس الحق ست
گرچہ غلام شرف مرتضےٰ ست ۔۔۔ خواجگی اش بر سر اہلِ صفاست
فیض صداقت کہ بتحقیق یافت ۔۔۔ از نظر روشن صدیق یافت
شیخ کہ یحیٰی ومیت آمدست ۔۔۔ بیشک وبے ریب ہمیں مرشدست
آنچہ بلب داشت مسیحا نہاں ۔۔۔ در نظرش دیدہ ام آں راعیاں
کو ریئے تن یافت ز عیسےٰ زوال ۔۔۔ کو ریئے دل می برد آں ذوالکمال

Marfat.com

در نظرش مردہ دلاں صد ہزار — زندہ شد از قدرتِ پروردگار
ایں ہمہ دولت کہ بلیتر وراست — از رہِ عشق سُنن مصطفٰاست
اوست کہ بر شرع بنی منتہی است — نیست بنی لیک نواب النبی ست
وقت توجہ بنشیند اگر — ہمچو صدف گوہر عرفاں ببر
بردل اصحاب چو یک دم زند — روح بدل افتد حرکت کند
وجد و فغاں بسکہ نیاید بروں — ہیبت او گم کند آتش دروں
گرچہ کند آتش عشق اشتعال — لیک بپوشد بدروں جملہ حال
طالبِ حق حلقہ چو گردش کنند — گرداں خود جملہ بہ پیش افگنند
ہشتہ فروسر ہمہ مقتول وار — کوہِ ادب بر سرِ آں جملہ یار
ظاہر شان مردہ و باطن حیات — دل بخدا روح گم اندر صفات
گر ز کسے شمہ شود راز فاش — حکم شود زود کہ خاموش باش
دیگ ہماں بہ کہ نیاید بجوش — ترک ادب ہست برِ حق خروش

حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا خاندان نسبی ایک بڑا عالیشان خاندان ہے فضیلت اور شرافت اس خاندان میں نسلاً بعد نسلٍ ودلیعت چلی آئی ہے۔ حضرت قبلہ کے آباء کرام کئی پشت سے متواتر عالم باعمل اور ولی کامل چلے آتے ہیں۔ مولوی محمد محبوب عالم صاحب مرحوم نے اپنی کتاب نور الابصار میں آپ کی حسب نسب اور کسب علم ظاہراً اور باطن کے بیان میں ایک باب لکھا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب مرحوم کی کلام فیض التیام نہایت عاشقانہ ہے اس لیے میں اس کو بعینہٖ نقل کرتا ہوں اور نیچے انشاءاللہ تعالٰے اس کی توضیح کرتا جاؤں گا اور بعد ازاں ضروری باتیں مفصل طور پر تحریر کروں گا ۔

از حسب و نسب کمالاتِ پیر — شرح دہم شمۂ فے الضمیر
شجرہ آباش شریف النسب — عرف عوان[1] ست ز ملک عرب
ہست چناں مشتہر اندر جہاں — آنکہ بجید[2] ر برسند ایں شہاں۔

[1] صحیح لفظ اعوان جو عون سے مشتق ہے عون کے معنے مدد کے ہیں چونکہ یہ لوگ عرب شریف سے اس ملک میں شاہ اسلام کی ملک گیری میں مدد کرنیکے واسطے آئے تھے ان کا یہ عرف قائم ہوگیا۔ اصل میں قریشی ہاشمی علوی ہیں یہ قوم کوہستانِ نمک علاقہ سون سکیسر و پھوار ضلع جہلم و ضلع شاہ پور و ضلع بنوں میں کثرت سے آباد ہے نہایت وجیہ و دجی اور دیندار لوگ ہیں۔ علاقہ مذکور سے حضرت قبلہؒ کے دادا صاحب بالحاج مخلصین اس علاقہ میں تشریف لائے تھے ۱۲ عبدالرسول عفی عنہ [2] مراد اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہیں ۱۲ -

Marfat.com

علم و عمل تقوے و زہد و صفا — بود در اجداد وے از حد بسا
حافظ و عالم متورع ہمہ — قانع و عابد متشرع ہمہ
حضرت باہو[1] کہ زدہ موج نور — داشت باآنش قرابت ظہور
پیر خوشابی ملک کعب‌زبیر[2] — فانئ فی اللہ متبتل زغیر
منسلک رشتہ آبائے اوست — صوفی سالک ہمہ کبرائے اوست
نیست فقط علم بقول رجال — حافظہ و عالمہ مستورہ حال
دفتر مشکوٰۃ[3] کہ من خواندہ ام — از قلم جدہ اش آمار رقم
بود یکے واصل حق جدِ او — وقت مناجات بمالید رو
آمدہ الہام کہ سل ما تشاء — منك دعاء وعلینا العطاء
گفت کہ از آل من اے ذوالجلال — علم و عمل بہ کہ نیابد زوال
تا بود ایں سلسلہ ام اندر جہاں — علم و عمل بہ کہ نہ گردد نہاں
یک بیک از جملہ بزرگاں ستود — یار دعا حرمت کبرا نمود

[1] حضرت باہوؒ جو عوام میں حضرت سلطان باہوؒ مشہور ہیں طریقہ قادریہ میں بڑے کامل ولی گذرے ہیں مزار شریف ضلع جھنگ علاقہ پنجاب میں ہے آپ کا فیض بہت دور دور تک پھیلا ہے۔ سینکڑوں کوس سے لوگ زیارت مزار پُرانوار کے واسطے آتے ہیں صدہا لوگ مزار شریف پر مراقب ہو کر ولی ہو گئے۔ بعد از وفات جس قدر فیض یابی آپ سے ہو رہی ہے اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے کہا جاتا ہے کہ جسقدر اب آپ کی مشہوری ہے ایام حیات میں اسقدر نہ تھی۔ آپکی اولاد امجاد میں بفضلہٖ تعالیٰ بزرگی بھی متواتر چلی آتی ہے اور ثروت روز افزوں ترقی پر ہے۔ آپکا شجرہ نسب حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے اجداد کرام کے ساتھ مل جاتا ہے [2] آپ خطہ خوشاب اور اسکے ملحق بہت سے بلاد پر حکمران تھے۔ علم اور بزرگی آپ کی ضرب المثل تھی۔ وعظ ایسا مؤثر تھا کہ کئی کافر سُن کر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اہلِ ہنود نے اپنی قوم کو خفیہ کہہ دیا تھا کہ جس جگہ آپ وعظ کہہ رہے ہوں اُس کوچہ سے نہ گزریں ورنہ مسلمان ہو جائیں گے۔ ایک دفعہ آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے پیچھے آپ کے خلقت کا ہجوم تھا ہندو عورتوں نے کوچہ میں آپکا بارعب گذر دیکھا تو ایک نے دوسری سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے اُس نے جواب دیا کہ یہ وہی کعب زبیر ہے جسکی آواز پر کراڑ جٹ ہو جاتے ہیں یعنی ہندو مسلمان ہو جاتے ہیں آپکی وفات سے چالیس برس بعد آپکی نعش بسبب انہدام دریا قبر مبارک سے صحیح سالم نکلی۔ زمین نے کوئی اثر آپ کے بدن مبارک میں نہ کیا۔ پھر نعش دریا میں رک گئی دریا کی تیزی اور روانی ہرگز صدمہ نہ پہنچا سکی یہاں تک کہ لوگوں نے نعش مبارک کو دریا سے نکال لیا۔ پھر مزار شریف موضع کنداں ضلع شاہ پور میں بنائی گئی۔ یہ لفظ بترکیب امتزاجی لفظ کعب اور زبیر سے مرکب ہے اور یہ ہر دو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں۔ [3] مشکوٰۃ شریف کا وہ نسخہ جو حضرت قبلہ روحی فداہ کی جدہ شریفہ رحمہا اللہ کے ہاتھ مبارک کا لکھا ہوا ہے اب تک کتب خانہ عالیہ میں موجود ہے۔

Marfat.com

یفت دعا چوں باجابت سداد — باقلم خویش نوشت و نہاد
ہر کہ بود در نسبش با صفا — ہست الی الآن اثر آں دعا
در سن صغر آں ہمہ کامل شوند — کردہ مطالعہ ہمہ فاضل شوند
حضرتِ من بود بعمرِ قلیل — قبلۂ[1] او زد جرس الرحیل
گفت کسے ایں گہر شاہوار — در صدفِ حفظ امینے سپار
گفت سپردم با[2] مینے کہ آں — گاہ نیارد بامانت زیاں
نیست مرا حاجت ابناء جنس — حافظ او خالق ہر جن و انس
حفظ کلام اللہ و نظم ضرور — بود ز والد بدلش گنج نور
باز بدرگاہ و بیتے آلہ — فاضل تحریر طریقت پناہ
ساکن للہ[3] شرف غرب و شرق — ظاہر و باطن ہمہ در نور غرق
طے رہ کسب کمالات کرد — علم لدنیش مواخاۃ کرد
سادہ ز ہالہ[4] رو بیش ہنوز — تافتہ در علم خور نیمروز
پیکر نورانیش از خط بری — زد علم درس بدانشوری
منکہ بدل بلبل ایں گلشنم — گلبنِ علمم ہمہ زو یافت نم
در سن خوردی بہ بزرگی رساند — خواجہ شدم چوں سگِ درگاہ خواند
نیست فقط ظاہر او نور شرع — باطن او شمع حقیقت بورع
تن پئے تدریس مربع نشیں — دل پئے تقدیس بعرشِ بریں

---

[1] مراد حضرت قبلہ روحی فداہ کے والد ماجد ہیں۔ اسم مبارک آپکا محمد اسلم تھا۔ ظاہر باطن میں کامل مکمل صلاحیت و تقویٰ میں بے مثل تھے۔ حضرت قبلہؒ کی زبان درافشاں سے سنا گیا کہ فقیر کے والد ماجد نہایت کریم النفس متورع متقی عابد اور پارسا تھے اس زمانہ میں ایسے شخص کا ملنا دشوار ہے ۱۲ [2] حضور انور روحی فداہ کی زبان مبارک سے سنا گیا کہ فقیر کے والد بزرگوار کی وفات کے وقت کسی شخص نے فقیر کی نسبت عرض کی آپ اس فرزند کو کسی کی سپرد فرمائیے فرمایا خدا تعالیٰ کی سپرد کیا۔ تین دفعہ سائل نے اس بات کا تکرار کیا۔ ہر بار آپ نے یہی جواب ارشاد کیا۔ بعد ازاں زبان مبارک پہ تسبیح جاری ہوگئی اور داعی اجل کو لبیک فرما کر اس عالم فانی سے انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۱۲ [3] مراد اعلیٰ حضرت للّٰہی ہیں آپکا مختصر حال پہلے تحریر کیا گیا۔ مسکن مطہر آپ کا شہر للّٰہ شریف علاقہ ضلع جہلم تحصیل پنڈدادن خان میں ہے ۱۲ [4] یعنی ابھی حضرت قبلہؒ کی ریش مبارک ظاہر نہ ہوئی تھی کہ آپ تحصیلِ علوم سے فارغ ہو کر رونق افروز دولت خانہ ہوئے ۱۲۔

Marfat.com

بندگیش گر بغلام نبیؐ ست	خواجگیش از شرف احمدی ست
در فن معقول نہ سینا قوی	مثل حنیفہؒ بصراط سوی
علم حدیث است دراخیر زاد	معنی نص از سخنش مستفاد
چشم تو گر نے زحد درغطا	باز نگر جانب شمس الضحیٰ
تا زکمالات دے آگہ شوی	روشنی انداز ازاں مہ شوی
ستابی آمدہ احمد سعید	اَسْعَدَهُ اللّٰهُ بِفَضْلٍ مَزِيْدٍ
عمر شریفش ہمہ کمتر زدہ	حافظِ قرآن و حدیث آمدہ
یارب ازآں باغ ادب ایں نہال	دار تو سیراب شرف جملہ حال
حسن ادب علم و حیاؤ جمال	گشت عطاء تو باں خوش خصال
نیست سوالم بجز ایں یک نیاز	آنکہ کنی عمر عزیزش دراز

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت قبلہ روحی فداہ بہ سنہ ۱۲۵۱ھ اپنی مطہر بیربل شریف علاقہ شاہ پور میں پیدا ہوئے۔ ولادت باسعادت سے پہلے ایک کامل بزرگ نے آپ کے والد ماجدؒ کو آپ کی پیدائش اور علو مرتبت کی بشارت دے دی تھی۔ آپ کی عمر تیرہ برس کی تھی کہ آپکے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ حضرت نے حیات والد بزرگوار میں کلام اللہ حفظ کر لیا تھا اور رسائل فارسی تا سکندر نامہ اور علم فقہ کی بعض فارسی کتابیں اور فتاوی مثل صلوۃ مسعودی وغیرہ ختم کر لیے تھے آپ کی طبیعت مبارک اور اخلاق لڑکپن میں ہی ایسے تھے کہ اہلِ بصیرت دیکھ کر یقین کر لیتے تھے کہ آپ مادر زاد ولی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت میاں فیض احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ساکن جھاوریاں جو اپنے وقت میں حضراتِ قادریہ سے بڑے کامل ولی تھے اور جن کا سجادہ آج تک جھاوریاں میں چلا آتا ہے بیربل شریف کے قریب گزرے ایک شخص وہاں کا ملاقی ہوا اس کو فرمایا کہ اپنے حضرت صاحب کی خدمت میں بہت ادب کے ساتھ میرا سلام عرض کرنا اس شخص نے تعجب سے عرض کی کہ حضرت وہ تو چھوٹے سے لڑکے ہیں اور آپ صاحبِ رتبہ اور معمر بزرگ ہیں آپ کیسے ان کے واسطے اس قسم کا نیاز ظاہر کرتے ہیں۔ میاں صاحب موصوف نے فرمایا کہ

۱؎ حضرت ﷺ کے اسم مبارک کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ۲؎ مراد کتاب شمس الضحیٰ ہے جو حضرت قبلہ روحی فداہ نے علم حدیث میں تصنیف فرمائی فن حدیث میں نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے ابھی تک طبع نہیں ہوئی حضرت کے اہل علم شاگردوں کے پاس قلمی نسخے موجود ہیں ۱۲ ۳؎ صاحبزادہ والاتبار حضرت مولانا احمد سعید صاحب خلف حضرت قبلہ رحمہ اللہ کے بعد سجادہ نشین ہیں آپ کے حالات کتاب کے آخری باب میں انشاء اللہ تعالیٰ تحریر کیے جائیں گے ۱۲ -

Marfat.com

تم لوگوں کو اُن کا رتبہ کیا معلوم ہے۔ ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے بڑی تکلیف اور مجاہدہ سے حاصل کیا ہے اور وہ مادر زاد ولی ہیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہ بعد وفات والد ماجدؒ تحصیلِ علوم کے واسطے چند جگہ تشریف لے گئے مگر جمعیت خاطر نے کسی جگہ ہاتھ نہ دیا۔ آخر حافظ قائم صاحب مرحوم کی حسن تدبیر اور مشورہ سے جو آپ کے کلام اللہ کے استاد تھے بمقام للہ شریف بخدمت جامع کمالات ظاہری و باطنی و فیتم طریقہ احمدی اعلیحضرت غلام نبی صاحب رحمہ اللہ حاضر ہوئے اور وہاں تھوڑی مدت میں علوم مرّجہ مثل نحو۔ کلام۔ منطق۔ بدیع۔ معانی۔ اصول۔ فروع۔ حدیث۔ ہیئت۔ فلسفہ ضروریہ اتمام فرمائے۔ بعمر اٹھارہ سال دستارِ فضیلت باندھ کر اور کمالاتِ ظاہری و باطنی سے مشرف ہو کر اپنے آباء و اجداد کی جگہ رونق افروز ہو کر تدریس علوم میں مشغول ہوئے۔ ایامِ تعلیم میں آپ نے حضرت قطب الاقطاب مرشد الشیخ والشاب مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بارشاد حضرت ممدوح سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ اپنے استاد فیض ملاذ اعلیحضرت للّٰہیؒ سے جو حضرت قصوریؒ کے اجلہ خلفا سے تھے اکتساب فرمایا۔ آپ کے ایامِ طالب علمی کے حالات عجیب و غریب بیان کیے جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ نے کبھی کسی کے ساتھ طالب علم ہو یا غیر کوئی زائد کلام نہ کی۔ ہر وقت مطالعہ کتب میں مشغولیت رکھی سوائے اُس کوچہ کے جس سے آپ پہلے دن شہر میں داخل ہوئے اور سوائے اُس کوچہ کے جس سے قضا حاجت کے واسطے باہر تشریف لے جاتے تھے اور کوچہ شہر کا نہ دیکھا۔ ایام مذکورہ میں بہت سے کرامات آپکی ذات بابرکات سے ظہور میں آئیں۔ للہ شریف کے راستہ میں آپ تین دفعہ حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت فیض بشارت سے مشرف ہوئے۔ سید جلال شاہ باشندہ بیربل شریف نے جو ایک دفعہ حضرت کے ہمراہ تھا بیان کیا کہ تھل یعنی ریگستان میں ہم راستہ بھول گئے ایک شخص سفید ریش مبارک شکل اچانک ظاہر ہو گیا۔ ہندوستانی زبان میں پوچھا کہ کیا نام ہے کہاں جاتے ہیں، حضرت نے سب کیفیت بیان فرمائی راستہ پر لا کر چند باتیں حضرت کے ساتھ علیحدہ کیں جنکا مجھے علم نہ ہوا پھر کہا کہ اللہ کا راستہ یہی ہے اس راستہ کو مت چھوڑنا۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ کو راستہ میں پیاس غالب ہو گئی پانی کہیں قریب نہ تھا ایک شخص اچانک ظاہر ہوا اس کے پاس مشکیزہ پُر از آب سرد تھا حضرت کو پلایا اور وہیں غائب ہو گیا ایسا عجائب پانی تمام تھل میں نہ تھا۔ آپ جب فارغ التحصیل ہو کر دولت خانہ میں تشریف لائے تو چونکہ آپ کو تدریس علم کا نہایت شوق تھا اعلیحضرت للّٰہی نے چند طالب علم تبرکاً آپکے حوالہ فرمائے پھر آپکے پاس طلابِ علوم کا اس قدر ہجوم ہوا کہ مسجد مبارک میں باوجود وسعت مکان قدم رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ رات دن آپ پڑھانے میں ہی مشغول رہتے تھے۔ ایک دن ارشاد فرمایا کہ ابتدا میں فقیر کو سوائے تدریس کے اور کوئی کام پسند نہ آتا تھا اور نہ کسی اور امر میں جی لگتا تھا۔

Marfat.com

بڑے بڑے منتجر اور ذکی آدمی دور دور سے آپ کی شہرت سُن کر حاضر ہوئے۔ طالب علموں کی تعداد اکثر ایک سو تک رہتی تھی تعلیم میں ایسی برکت ظاہر ہوئی کہ جس نے کچھ تھوڑا بھی آپ سے پڑھا بڑوں بڑوں سے لائق فائق ہو گیا تقریر آپ کی ایسی تھی کہ بڑے بڑے مشکل مقام آپ نہایت ہی مختصر الفاظ میں سمجھا دیتے تھے خواہ کیسا ہی غبی طالب علم ہو کبھی شاکی نہ ہوا کہ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ طالب علموں کی کثرت سوالات سے آپ نے کبھی ملال ظاہر نہ فرمایا۔ کتابوں کے ساتھ آپ کو ایسا شغف تھا کہ جو کچھ آتا آپ کتابوں پر خرچ فرما دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کی کہ چک موسی میں جو کنواں متصل سڑک ہے اور اس کی متعلقہ زمین آپکے دادا صاحب کی ملکیت تھی آپ کے والد بزرگوار نے بھی خیال نہ فرمایا اور آپ بھی چھوڑے رہ گئے مزارعان موروثی اُس پر قابض ہو گئے ہیں آپ اگر ایک سو روپیہ خرچ کریں اور حکام کے پاس مقدمہ درج کیا جاوے تو وہ کنواں آپ کو مل سکتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ اگر ایک سو روپیہ پاس ہوا تو کتابیں خریدیں گے یا اللہ خرچ کریں گے ہمیں کنووں کی کیا ضرورت ہے۔ سبحان اللہ۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ کتب خانہ عالیہ میں ایک ایک کتاب کے دس دس گیارہ گیارہ نسخے موجود ہیں۔ جو کتاب نایاب کہیں سنی حسب الامکان اس کے حاصل کرنے میں کوشش فرمائی۔ اگر اصل نہ ملا تو نقل کرالی۔ درسی کتابوں کے حواشی اور شروح جہاں کہیں دستیاب ہوئے سب منگوائے۔ گزشتہ اہلِ علوم کی غیر تعلیم یافتہ اولادیں اپنے کتب خانوں کی کتابیں بغرض فروخت آپ کے پاس لے آتے تھے اگرچہ آپ کو اس کتاب کی ضرورت بھی نہ ہو اور کتاب بھی بوسیدہ اور خراب ہو مگر پھر بھی آپ ان کو معقول رقم دے کر رخصت فرماتے اور کتاب کتب خانہ میں داخل فرما لیتے تھے۔ ایک دن ایسے معاملہ میں ایک شخص نے عرض کی حضرت آپ کے پاس اس کتاب کے کئی نسخے موجود ہیں اور کتاب بھی بیکار ہے پھر آپنے اس قدر رقم دے کر کتاب کیوں خرید فرمائی ارشاد فرمایا کہ وہ بیچارے امید پر لاتے ہیں ان کا دل راضی کرنے کی غرض ہوتی ہے۔ سُبحان اللہ! یہ بھی آپ کی سخاوت اور دریا دلی کا عجیب نمونہ ہے باین امر آپ کا یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ اگلے زمانے کے عالم زیادہ نیک بخت ہوتے تھے اس واسطے ان کی منقولہ کتابیں یا جن کتابوں پر وہ پڑھتے پڑھاتے تھے بابرکت ہوتی ہیں۔ آپ طالب علموں پر نہایت شفقت اور مہربانی رکھتے تھے ہر ایک بجائے خود یہی سمجھتا تھا کہ جسقدر آپ کی مہربانی مجھ پر ہے ایسی کسی پر نہیں آپکے رعب سے کسی باشندہ شہر کو جرأت نہ تھی کہ کسی طالب علم کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کر سکے کسی طالب علم سے اگر ناشائستہ حرکت سرزد ہوتی تو صرف آپ کا غضب سے دیکھنا اس کی زجر و توبیخ

کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ حضرت قبلہ کی تعلیم اور اعلیٰ لیاقت اپنے زمانہ میں دُور دُور تک طشت از بام تھی۔ اس وقت کے مولویوں سے کوئی مقابلہ کا دم نہ مار سکتا تھا۔ کم گوئی آپکی جبلی عادت تھی کسی کے ساتھ آپ نے زائد کلام نہ کی اور نہ ہی کسی اہلِ علم پر کوئی سوال بغرض امتحان کیا۔ ہاں اگر کوئی آکر اپنی تعلّی ظاہر کرتا تو آپ کوئی نہ کوئی سوال ایسا کرتے کہ جس کا جواب دینے سے عاجز آکر حضور کی ہمہ دانی اور علوم مرتبت کا قائل اور معترف ہو جاتا تھا۔ آپ کے زمانہ میں غیر مقلدوں کا بڑا زور شور ہو گیا۔ اُن کے ساتھ چند دفعہ آپ کو بحث مباحثہ کا اتفاق ہُوا۔ آپکے انفاس قدسیہ کی برکت سے حق تعالےٰ نے ان اطراف سے ان کا قلع قمع کر دیا۔ سب سے بڑی بحث مقام کوٹ بھائی خان میں ہوئی۔ بحث کی خبر سُن کر دُور دُور سے خلقت جمع ہوئی۔ حفظِ امن کے واسطے حکام کی طرف سے بذریعہ رسالدار انتظام کرایا گیا۔ غیر مقلدین کا سرگروہ جو بڑی دھوم دھام سے آیا تھا اور جس کو اپنی ہندوستان کی تعلیم کا بڑا گھمنڈ و فخر تھا اور بہت سے لوگوں کو اپنا ہم خیال کر لیا تھا۔ حضرت قبلہؒ نے دو تین باتوں میں لاجواب اور ساکت کر دیا۔ آمین بالجہر کے مسئلہ میں بحث ہوئی جس کا باعث یہ تھا کہ غیر مقلدوں نے جابجا بڑی زور سے امام کے پیچھے آمین سے پکارنا شروع کر دیا۔ حنفی لوگوں کو یہ نیا معاملہ گراں معلوم ہُوا عالموں کے پاس جھگڑے شروع ہو گئے آخر اس بحث تک نوبت پہنچی حنفیوں کی طرف حضرت قبلہؒ سرگروہ علماء و فضلا تھے آپکے ساتھ ہی بحث کا معاملہ پڑا مقابل کو آپ نے فرمایا کہ آمین بالجہر کہنے کے بارے میں تمہارے پاس کیا سند ہے اُس نے کہا کہ صحیح بخاری میں آتا ہے حضرت نے فرمایا دکھاؤ کہاں آتا ہے اُس نے صحیح بخاری سے باب الجہر بالتامین نکالا حضرت نے فرمایا کہ یہ تو امام بخاری کا قول ہے وہ ہم پر حجت نہیں ہو سکتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کا قول دکھاؤ اُس نے اسی باب کی حدیث پڑھی جسمیں آتا ہے اذا قال الامام ولا الضالین قولوا آمین حضرت نے فرمایا کہ آمین تو ہم بھی کہتے ہیں اور اس حدیث سے صرف یہی مستفاد ہے کہ جب امام والضالین کہے تم آمین کہو جہر کا لفظ حدیث میں کوئی نہیں آیا۔ مقابل نے کہا کہ جہاں قولوا کا لفظ آوے وہاں جہر مراد ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا آگے اور حدیث میں ہے اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ قولوا ربنا لک الحمد اس حدیث میں بھی قولوا کا لفظ ہے اور جہر مراد نہیں اور تم لوگ بھی ربنا لک الحمد جہر سے نہیں کہتے مخالف چپ ہو گیا اور گھبرا کر کہا کہ ہم اس بات کا جواب پھر کسی وقت دیویں گے اب ہماری طبیعت گھبرا گئی ہے یہ کہہ کر مجلس سے اٹھ کھڑا ہُوا اور رات کے وقت بھاگ کر چلا گیا۔ اسی مسئلہ میں ایک اور غیر مقلد نے آپکے پاس ترمذی کی وہ حدیث پڑھی جسمیں آتا ہے رفع بہا صوتہ

Marfat.com

یعنی آنحضرت صلعم نے آمین کہی اور بلند کیا ساتھ اس کے آواز اپنا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ یہ تو ہم مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند آمین کہی مگر آنحضرت صلعم کا کہنا تعلیم کے لیے تھا اور یہ بات تمہارے مقصد کو مفید نہیں ہوسکتی کسی حدیث میں یہ دکھاؤ کہ آنحضرت صلعم نے مقتدیوں کو آمین بالجہر کہنے کے لیے ارشاد فرمایا ہو یا آنحضرت صلعم کے پیچھے مقتدیوں نے کبھی آمین بالجہر کہی ہو۔ غیر مقلد یہ سن کر چپ ہوگیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک اور غیر مقلد نے آپکے ساتھ آمین کے بارہ میں یہی حدیث اذا قال الامام ولا الضالین قولوا امین پڑھ کر گفتگو کی۔ جب اس مسئلہ میں ساکت ہوا تو پھر کہا کہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے آپنے فرمایا کہ علاوہ اور دلائل کے یہی حدیث بڑی پختہ دلیل ہے۔ اس سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے مقتدی کو فاتحہ پڑھنے سے روکا اور صرف امام کے فاتحہ ختم کرنے پر آمین بآواز آہستہ کہنے کا حکم فرمایا۔ یہ جواب سن کر سائل حیران ہوگیا اور حضرت قبلہ کے تبحر کا قائل ہوا۔ ایک دفعہ ایک اور غیر مقلد آیا اور گفتگو شروع کردی زیادہ زور اس بات پر دیا کہ آیت اور حدیث میں تاویل نہ کرنی چاہیئے حنفی لوگ تاویلیں بہت کرتے ہیں حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن الآیہ میں تاویل نہ کرو اور تناقص رفع کردو۔ بیچارے نے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر کوئی شافی جواب نہ دے سکا آخر لاجواب ہو کر چلا گیا۔ اسی طرح ایک اور کو فرمایا کہ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ الآیہ میں تاویل نہ کرو اور ظاہری معنی صحیح بتادو۔ اسی طرح ایک غیر مقلد مولوی کتب فروشی کے لیے ہر سال بیربل شریف آتا اور حضرتؒ کے پاس بیٹھ کر اپنے خیالات کی تائید کے لیے بات چیت شروع کردیتا تھا۔ ایک دفعہ حضرتؒ نے فرمایا کہ ہم تم سے ایک بات پوچھتے ہیں اس کا جواب دو۔ تم لوگ اپنے آپ کو محدث اور عامل بالحدیث کہلاتے ہو اور نماز تراویح تمہارے نزدیک آٹھ رکعت مسنون ہے اور بیس رکعت بدعت کہتے ہو اور یہ بھی تم مانتے ہو کہ حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت تراویح پڑھیں اور جملہ صحابہؓ نے انکے پیچھے بیس ہی پڑھیں تو بقول تمہارے سب اصحاب مرتکب بدعت ہوئے اور جو شخص مرتکب بدعت ہو دینیات میں اس کی بات قابلِ اعتبار نہیں ہوتی بنابریں جملہ مرویات انکے قابلِ اعتبار نہ رہے یعنی کوئی حدیث قابلِ اعتبار نہ رہی پس تمہارے عقیدہ کے مطابق جب حدیثیں قابلِ اعتبار ہی نہیں بن سکتیں تو تم کس طرح محدث اور عامل بالحدیث بن سکتے ہو۔ مولوی مذکور سن کر چپ ہوگیا۔ اور دیر کے بعد کہا کہ میں اپنی جماعت پر یہ سوال کروں گا اور اس کا جواب دوسری دفعہ آکر آپ کو دوں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ تم کو سال کی مہلت ہے بیشک تحقیقات کرو اور جواب دو۔ دوسرے سال پھر آیا تو حضرت قبلہ نے ہنس کر فرمایا کہ میاں ہمارے سوال کا جواب ملا یا نہیں عرض

کی کہ حضرت اس دفعہ تو تحقیقات کرنے کا اتفاق نہیں ہوا پھر عرض کروں گا۔ آپنے فرمایا کہ پھر تم کو سال کی مہلت ہے غرض کہ وہ ہر سال آتا تھا اور حضرت یاد دلاتے تھے یہ کہتا تھا کہ حضرت ابھی تو جواب میسر نہیں ہوا الغرض آپنے جس پر سوال کیا ایسا کیا اس کو جواب نہ آیا اور جس کسی نے آپ پر سوال کیا ایسا مختصر اور شافی جواب ارشاد فرمایا کہ اس کو بجز سکوت اور کوئی نہ سوجھی۔ صدہا لوگوں نے آپ کے پاس علم ظاہری کی پوری تحصیل کی۔ شرح ملا تک پہنچنے والوں کی تعداد تو ہزاروں تک ہو گئی۔ علم ظاہری میں آپ اپنے زمانہ میں یگانۂ روزگار تھے علماء زمان اس بات کے قائل تھے بجز متعسف و متعصب کے کوئی آپکی برابری کا دعویٰ نہ کر سکتا تھا۔

حضرت قبلہ روحی فداہ کے فیضانِ باطنی حاصل کرنے اور مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کا بیان

پیشتر بیان کیا گیا ہے کہ حضرت قبلہ نے ایام تعلیم میں حضرت قطب الاقطاب مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری رحمۃ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی حضرت قصوری رحمہ اللہ نے آپ کو کچھ دن حلقہ میں بٹھایا اور اورادِ طریقہ علیہ و حزب البحر وغیرہ کی اجازت عطا فرما کر اعلحضرت للہی سے تکمیل کرنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ آپنے حسبِ ارشاد حضرت ممدوح تکمیل سلوک طریقہ قادریہ و نقشبندیہ مجددیہ و دیگر طرق وصول الی اللہ اپنے استاد فیض ملاذ اعلحضرت للہی رح سے حاصل کی۔ اگرچہ ایام تعلیم میں ہی آپ نے مقاماتِ باطنی کا عبور بھی کرایا تھا مگر تکمیل علےٰ وجہ الکمال کے واسطے چند بار پیچھے بھی استاد مرشد رح کی خدمت فیض موہبت میں تشریف لے جاتے رہے ہر بار آپ پندرہ دن اقامت فرما کر واپس تشریف لاتے تھے۔ اعلحضرت للہی رح ہمیشہ آپ کی توجہ کے واسطے علیحدہ وقت معین فرماتے اور دیر تک توجہات خاصہ سے شرف بخشتے۔ ایک دن کسی شخص نے عرض کی کہ حضرت آپ مولوی صاحب بیربل والوں کو دیر تک توجہ فرماتے رہتے ہیں کیا سبب ہے۔ اعلحضرت نے فرمایا کہ ان کو توجہ کرنے کے وقت مجھے بہت لذت پیدا ہوتی ہے اور فیضانِ الٰہی کا نزول کثرت سے ہوتا ہے اُن ایام میں جو سالک اعلحضرت کی خدمت میں عدم ظہور فائدہ اور لطائف کے نہ کھلنے کی شکایت کرتا تھا آپ اسکو حکم دیتے تھے کہ جب ہم مولوی صاحب بیربل والا کو خاص توجہ کریں اس وقت پاس آکر بیٹھ جانا اور لطائف کی طرف خیال کرنا فائدہ ظہور میں آجائے گا۔ حضرت مولوی محمد اللہ جوایا صاحب مرحوم خلیفہ اکمل و مقرب درگاہ اعلحضرت للہی رح کی زبان مبارک سے سنا گیا کہ ہم کو اعلحضرت کا ارشاد تھا کہ مولوی صاحب بیربل والا کے مثل ہماری ادب کیا کرو اور ان کی تعظیم پورے طور پر بجالایا کرو۔ القصہ اعلحضرت للہی رح نے آپ کو اجازت کاملہ و خلافتِ عظمیٰ عطا فرما کر مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کا حکم دیا۔ حضرت ممدوح آپ کو بعض مکاتیب میں برخوردار مقبول پروردگار موصول بپیران کبار صاحب کمالات صوری و معنوی اور بعض میں برخوردار مقبول پروردگار

Marfat.com

ذوالکمالات الثلثہ وصاحب المقامات السبعہ اور بعض میں برخوردار صلاحیت اطوار صاحب الصدق والصفا مد حضرت مولوی غلام مرتضے اسلمہ اللہ تعالے الخمر بر فرماتے تھے۔ ایک دفعہ اپنے خلیفہ مجاز مولوی اللہ دین صاحب کی طرف آپ کی نسبت ایک مکتوب تحریر فرمایا کچھ حصہ اس کا یہاں نقل کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا رتبہ اپنے مرشد ارشاد کے نزدیک کیا تھا وھو ھذا۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ برخوردار مقبول پروردگار صاحب الکمالات الثلثہ مولوی اللہ دین سلمہ اللہ تعالے از فقیر غلام نبی احمدی بعد السلام علیکم و اشتیاقی الیکم آنکہ۔ حضرت مولوی صاحب بیربل والا بسبب شدت تقاضائے مخلصان و برائے تعزیت مولوی غلام حسن مرحوم رونق افزائی آن روئے آپ خواہند شد اگر بشرط فراغت و فرصت ظاہری بشرف زیارت آنحضرت مشرف شوند البتہ نتیجہ نیک رو خواہد داد و اگر کسے از دوستان صدق طلب داشتہ باشد از اں صاحب داخل طریق کنانیدہ باشند کہ اجازت مطلقہ بلکہ خلافت کاملہ میبارند جائیکہ اوشان تشریف برند حاجت فقیر ہیچ نیست اللّٰھم احفظہ واجعلہ للمتقین اماما الخ جناب مولوی محمد حسن صاحب خلیفہ اعلحضرت للّٰہی ؒ نے اپنی کتاب مقامات مجددیہ میں ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے مناقب تحریر فرماتے ہوئے زیب ارقام کیا ہے کہ مولانا ممدوح کا یہ دستور رہا کہ چند ماہ للہ شریف میں حاضر ہوتے اور پندرہ روز تک اس جگہ قیام رکھ کر کسب نسبت کرتے۔ حضرت ان پر بوجہ شفقت و مناسبت استادی و شاگردی نہایت عنایت فرماتے اور ان کے واسطے ایک خاص وقت مقرر فرما کر تادیر توجہات قویہ کو کام فرماتے حتیٰ کہ چند مدت کے بعد جمیع مقامات پر بکوشش و تقید تمام توجہ فرما کر دستارِ خلافت عطا فرمائی تہذیب اخلاق و تنزل و انزوا میں مولانا بے نظیر ہیں فراستِ باطنی خوب رکھتے ہیں۔ حضرت ان کو مثل اپنے فرزندوں کی جانتے تھے اور بکمال شفقت کہ دوسرے اس میں ہمسری کم رکھتے ہیں پیش آتے مگر باایں ہمہ شفقت پرورش جلالی بھی انکی ایسی ہوئی کہ دوسرے کو تاب تحمل اس کی نہ تھی ولہذا جامع النورین و مجمع البحرین ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ سلامت رکھے کہ اُن کا وجود نہایت غنیمت ہے انتہی کلامہٗ۔ ایک دفعہ میاں قل احمد صاحب ساکن چک ۱۰ مداس نے اعلحضرت للّٰہی کے حضور میں عرض کی کہ مولوی صاحب بیربل والا کی بڑی مشہوری ہوگئی ہے دُور دُور کے لوگ کثرت سے آپ کے آستانہ عالیہ پر آتے ہیں۔ اعلحضرت نے فرمایا کہ ان کی اس سے زیادہ مشہوری ہوگی جسقدر اُن کا رتبہ ہے ابھی تک اس کا عشر عشیر بھی ظہور میں نہیں آیا۔ اعلحضرتؒ بطور امتحان بعض اوقات آپؒ سے دقائق تصوف کا استفسار فرماتے تو آپؒ ایسا جواب عرض کرتے تھے کہ حضرت ممدوح آپکی علوِ استعداد اور جودت ذہن کی نہایت تعریف فرماتے اور آپ کی تدقیق و معارف کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ایک دفعہ کی استفسارات کا

Marfat.com

جواب عرض کرنے پر اعلیٰحضرت نے آپکو یہ کلمات تحریر فرمائے۔ آنکہ فرق درمیان نسبت حافظ رکن دین ومیاں امام بیان کردہ بسیار دلپذیر فقیر گردید ذہن ایں لاشے اصلاً بایں دقت نمے رسد زادکم اللہ فطانۃً وذکاوۃً بمنہ وکرمہ لیکن عقدۂ دیگر پیش آمدہ کہ نزد ایں ناقص مشکل فلا حل است میاں امام رنگے از کشفے دارد کہ بتجربہ رسیدہ است چنانچہ با بجائی فقیر برائے وزن نسبت میاں فتح محمد آہنگر ومیاں سلطان بر مزار فائض الانوار مراقب شدہ بود بنحویکہ مرکوز خاطر بود ہماں طور بے کم وکاست بیان کرد وغیر ذالک وحضرت مجدد صاحبؒ نوشتہ اند کہ محبت شرط راہ است ومیاں امام چنداں محبتی ندارد وذالک ظاہر پس تطبیق قول امام مجددؒ بایں امر نزد فقیر از مسائل مشکلہ است امید قوی کہ از ادنیٰ التفات آں عزیز حل پذیر خواہد شد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

حکمت محض است کہ جانِ آفرین خاص کند بندۂ مصلحت عام را

الغرض حضرت قبلہ قدس سرہٗ بعد تکمیل سلوک ونسبتہائے خاصہ اجازت کاملہ وخلافت تامہ حاصل کرکے مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ ابتدا میں آپ لوگوں کو بیعت کم کرتے تھے جو شخص خواہانِ بیعت ہوتا اس کو اعلیٰحضرت الٰہیؒ کی خدمت اقدس میں جانے کا ارشاد فرماتے تھے ہاں خدام کی الحاح سے کسی نہ کسی وقت توجہ فرماتے تھے۔ ختم خواجگان و اوراد ضروریہ ادا فرما کر شب وروز تعلیم علومِ دینیہ میں مشغول رہتے تھے جب صاحبزادہ مولانا احمد سعید صاحب سلمہ اللہ وطال بقائہٗ تحصیل علوم سے فارغ ہو کر متکفل امر تدریس ہوئے حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے شغلِ تعلیم ظاہری کم کیا اور شواغل باطنی میں زیادہ مصروفیت اختیار فرمائی۔ اعلیٰحضرت الٰہیؒ کی وفات کے بعد اہلِ ارادت ومحبت کو بیعت کرنا شروع کیا۔ یہ نہیں کہ آپ ذرا سی ارادت ظاہر کرنے پر بیعت کر لیتے تھے۔ بلکہ مدت تک آدمی کے صدق عقیدت کا امتحان لے کر محبت طالب ملاحظہ فرماتے تو اس وقت بیعت کرتے تھے۔ بیعت اور دخلِ طریق کرنے کا قاعدہ یہ تھا کہ طالب کو اپنے رُوبرو بٹھا کر اس کا ہاتھ مثل مصافحہ کے اپنے ہاتھ میں لے کر اوّل استغفار پڑھاتے بعد ازاں کلمہ توحید وشہادت تلقین فرماتے۔ یعنی آگے آگے آپ پڑھتے جاتے اور پیچھے پیچھے طالب کہتا جاتا تھا۔ بعد ازاں اکثر یہ معمول تھا کہ طالب کو طریقہ قادریہ میں داخل کرتے اور سلوک طریقہ مجددیہ طے کراتے تھے۔ کیونکہ حضرت مولانا شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عنوان طریقہ مجددیہ یہ قرار پایا ہے کہ چاہیے طالب کو کسی طریقہ میں داخل کیا جاوے۔ مگر سلوک مجددی طے کرانے چاہئیں پس آخر طالب سے یہ کلمہ کہلاتے کہ اختیار کیا میں نے طریقہ قادریہ ساتھ سلوک نقشبندیہ مجددیہ کے۔ داخل طریق کرنے کے بعد سالک کو مقام قلب دکھا کر خیال قلب سے اسم ذات یعنی اَللّٰهُ اَللّٰهُ پڑھنے کا ارشاد فرما کر توجہ میں بٹھایا جاتا تھا اور پیچھے بعد تاکید ادائے ارکان

اسلام مثل نماز و روزہ حج زکوٰۃ کثرت اسم ذات و درود شریف و استغفار کی تلقین فرمائی جاتی تھی۔ درود شریف بعد از نماز عشاء تین سو بار یا زیادہ اور اسم ذات تین سو بار یا زیادہ حسب فرصت بعد نماز صبح ارواح طیبہ حضرت غوث الاعظم و حضرت خواجہ شاہ نقشبند و جملہ پیران سلسلہ علیہ کو ثواب فاتحہ دو بار و سورۂ اخلاص ۳ بار بخش کر ہمیشہ پڑھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ باقی نمازوں کے بعد استغفار وغیرہ۔ اسم ذات پڑھنے وقت ہر پچیس ۲۵ بار کے بعد یہ دُعا پڑھنے کا ارشاد تھا۔ الٰہی مقصود میرا تُو ہے اور ذات تیری، محبت اور معرفت اپنی نصیب فرما۔ طالب جب معراج ترقی پر عروج کرتا تو اس کو شجرہ پیران کبار و بعد ادائے زکوٰۃ حزب البحر دعائے مذکور کے پڑھنے کی اجازت اور نوافل تہجد و اشراق و ضحیٰ و اوابین پر مواظبت رکھنے کے لیے ارشاد ہوتا تھا۔

حضرت قبلہ روحی فداہ کے حلیہ مبارک اور بعض اوصاف صوری اور چند اوصاف معنوی کا بیان

اولیاء اللہ کو ذات الٰہی سے وہ قرب ہوتا ہے کہ جس سے کنت لہ سمعاً فبی یسمع وکنت لہ بصراً فبی یبصر کے آثار ان کی ذات بابرکات سے نمایاں ہوتے ہیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے اوصاف کمال کا بیان جن کو ولایت کا اعلیٰ ترین رتبہ حاصل تھا کما حقہٗ کسی طرح ممکن نہیں۔ صرف بطور تبرک حلیہ مبارک اور چند اوصاف بیان کرتا ہوں تاکہ مریدان و سالک غرض خیال میں محفوظ رکھ کر جمعیت باطنی اور ترقی معنوی سے فائز ہوں۔ حضرت قبلہ روحی و قلبی فداہ میانہ قد مائل بہ درازی تھے۔ رنگ گندم گوں مائل بہ پختگی سر مبارک کلاں، پیشانی نہایت کشادہ جس میں سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کی جھلک بدیہہ معلوم ہوتی تھی۔ آنکھ مبارک سرمہ آگیں نہ چھوٹی اور نہ بہت بڑی۔ ابرو غیر پیوستہ بینی بلند رخسارہ نرم و پُر گوشت۔ ریش مبارک دراز نہ کم مو نہ زیادہ انبوہ سینہ بے کینہ تک پہنچی ہوئی۔ چہرہ مبارک مائل بہ درازی جس سے انوار حق چمکتے نظر آتے تھے اور خدا یاد آتا تھا۔ جس اہل بصیرت کی نظر پڑتی بے ساختہ اس کی زبان پر ھٰذا ولی اللہ حقاً آجاتا۔ سینہ مطہر فراخ اور عریض نہایت صاف ہاتھ پاؤں نہایت نرم اور لطیف بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔ آپ معتدل الجسم تھے کوئی عضو بے مناسب نہ تھا۔ لباس آپ کا اکثر سپید موافق شریعت ہوتا تھا، پہننے میں نہایت بے تکلفی تصنع وغیرہ سے بالکل بری تھے کلاہ اور عمامہ سپید سر پر اور قمیص مشقوق المنکبین، گلے میں

Marfat.com

اگرچہ قمیص مشقوق المنکبین پہننے کا رواج اس ملک میں نہیں مگر آپ ہر امر میں اتباع سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدِ نظر رکھتے تھے۔ حضرت قصوری حضوری رحمہ اللہ نے تحفۂ رسولیہ میں فرمایا ہے کہ ؎

داشت نبیؐ پاک گریبان بدوش دین طلبی در رہِ سنت نکواست

ازار یعنی تہ بند سفید ناف مبارک سے نیچے فوق الکعبین بلکہ وسط ساقین تک معمول تھا۔ جس شخص کے کعبین یعنی ٹخنے ازار سے پوشیدہ ہوتے اس کو آپ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور فرماتے تھے کہ اس طرح ازار باندھنا گناہ ہے۔ اکثر تسبیح ہاتھ مبارک میں ہوتی تھی۔ چلنے کے وقت عصا ہاتھ میں اور پاپوش سبز اپنی استاد مرشد اعلحضرت للّٰہی رح کے معمول کے مطابق پاؤں میں رکھتے تھے۔ آپ نرم سخن شیریں گفتار لطیف الکلام تھے بسبب ہیبتِ الٰہی ہمیشہ دھیمی آواز سے گفتگو فرماتے تھے۔ قرأت بھی نہایت دھیمی آواز سے پڑھتے تھے مگر کرامت یہ تھی کہ آواز مبارک قریب اور بعید کو یکساں سُنائی دیتا تھا۔ وعظ بھی حسبِ عادت شریف بالکل نرم آواز سے بیان فرماتے تھے۔ جمعہ اور عیدین کے روز خلقت کا بے انتہا ہجوم ہونے سے قریب والوں کو آپ کی نرم آواز سے یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید جو لوگ دُور کھڑے ہیں وہ فیضان سے محروم ہوں گے مگر وہ لوگ بیان کرتے تھے کہ ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بالکل آپ کے قریب ہیں۔ اور لفظ بلفظ سُن رہے ہیں۔ نرم گفتاری اور کم گوئی کا بڑا سبب یہ تھا کہ آپ کی طبیعت مبارک پر حیرانی غالب رہتی تھی۔ اکثر آپ یہ شعر پڑھتے تھے ؎ زیر کی بفروش وحیرانی بخر ؎ گوش خر بگذار و دیگر گوش خر۔ مولوی محبوب عالم صاحب نے پنجابی میں اس صفت کو عجب پیرایہ میں نظم کیا ؎

اوہ اک لحظہ جدا نا ہووے رب تھیں دسے خاموشی حیراں اس سبب تھیں

مدینے تک نہیں پہنچن جیدا دیکھے وچہ بیربل نائب نبیؐ دا

آپ کی ذات بابرکات نہایت عفیف تھی شہوات اور صفاتِ رذیلہ کا نفس نفیس پر غالب ہونا ناممکن تھا اکثر پنجاب کی عورتیں جن کا ستر ٹھیک نہیں ہوتا تعویذات اور استدعائے دعا کے واسطے حاضر ہوتی تھیں۔ آپ ہرگز کھلی نظر سے اُن کی طرف نہ دیکھتے تھے۔ تعویذ دے کر جلدی رخصت فرماتے تھے۔ آپ اکثر ابتدا بسلام فرماتے تھے نہایت کریم النفس اور رقیق القلب تھے کثیر الہیبت ایسے تھے کہ کسی کو دم مارنے کی مجال نہ ہوتی تھی۔ جس مکان میں آپ تشریف رکھتے اس کے متصلہ مکانات میں بھی کوئی اُونچا نہ بول سکتا تھا۔ ایک شخص میاں باھو نام جو حضرت خواجہ سلیمان تونسوی چشتی رحمہ اللہ کے اجازت یافتہ مریدوں میں سے تھا، ایک دفعہ بیربل شریف

Marfat.com

آیا اور فیضِ صحبت حاصل کرنے کے واسطے چند ایام خدمتِ اقدس حضرت قبلہ میں مقیم رہا۔ کہتا تھا کہ بہت سے اولیاء اللہ کی خدمت میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا جس قدر ہیبت اور رعب حضرت قبلہ کی ذات پاک میں دیکھا گیا ہے اس قدر کہیں دیکھنے میں نہیں آیا ؎

ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ہیبت حق است این از خلق نیست

حضورِ نماز

آپ دائم الذکر والفکر اور قوی الحضور تھے خصوصاً نماز میں خاکسار نے کسی سے ایسی باحضور نماز ادا ہوتی نہیں دیکھی۔ بوقت نماز اس عالم سے بالکل باہر آجاتے تھے۔ قرأت پڑھنے وقت پردے بالکل اٹھ جاتے تھے۔ اور وقوف بین یدی اللہ کی حالت پورے طور پر طاری ہوجاتی تھی۔ آپ کی قرأت سے لوگ نہایت

عقل

متاثر ہوتے تھے۔ آپ کو خداوند کریم نے عقل ایسا بخشا تھا کہ عقلاءِ زمانہ امورات مشکلہ کی صلاح اور مشورہ کے لیے خدمتِ اقدس کی طرف رجوع کرتے تھے جس قضیہ اور مقدمہ کے فیصلہ سے حکامِ وقت عاجز آجاتے وہ آپ کے پاس بھیج دیتے تھے۔ آپ چند ساعت میں ان کا ایسا فیصلہ فرمادیتے کہ جس میں متخاصمین بہمہ وجوہ راضی اور خوش ہوجاتے تھے۔ جب حکام نے کثرت سے ایسے

حلم

مقدمے بھیجنے شروع کیے تو آپ نے عذر بیان فرمایا کہ فقیر کو ایسے کاموں کی فرصت نہیں فقیر کو معذور رکھا جاوے۔ آپ حلم میں یکتا تھے کبھی کسی سے تغیرِ چہرہ ظاہر نہ فرمایا۔ متواضع ایسے تھے کہ اکثر لوگوں

تواضع

کے لیے خصوصاً علماء و فقراء کے لیے سرو قد بطورِ تعظیم اٹھ کھڑے ہوتے اور نہایت تواضع ظاہر فرماتے تھے۔ جب کوئی عالمِ متشرع آتا تو تعظیماً اسی کو امامت کے لیے ارشاد کرتے اور اسی کے پیچھے نماز

شفقت و رحمت

ادا فرماتے۔ شفقت اور رحمت ذاتِ مبارک میں اس درجہ کی تھی کہ اپنی ذاتِ گرامی کو مصالح خلق اللہ کے واسطے وقف کر دیا تھا۔ جو کچھ موجود ہوا اسی پر قناعت کرنا آپ کی جبلّی صفت تھی لباس

قناعت

پہننے میں کوئی تقید نہ فرمایا۔ جو کچھ میسر ہوتا پہن لیتے تھے۔ نشستگاہ آپ کی نہایت چھوٹی اور زینت

مہربانی و صلہ رحمی

مصنوعی سے بالکل خالی تھی۔ شاگردوں اور خادموں پر مہربانی اور اقارب کے ساتھ صلہ رحمی جو آپ میں دیکھی گئی شاید کسی میں ہو۔ شاگرد اور خادم ہر ایک بجائے خود یہ جانتا تھا کہ میرے ہی ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہیں۔ اہلِ دنیا کے ساتھ طبیعت مبارک بہت کم مانوس ہوتی تھی بلکہ اُن کے ساتھ ایسا معاملہ فرماتے کہ ان کی طبیعت آپ سے سرد ہوجاتی۔ غرباء کے ساتھ زیادہ الفت

بشاشت و جود

تھی۔ چہرہ مبارک نہایت بشاش تھا۔ ذاتِ اقدس المؤمن یکون بشاشاً کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ جود و کرم مروت و سخاوت میں مستثنائے روزگار تھے جو کچھ آتا درویشوں اور مسکینوں کو کھلا دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک غلام کو یہ رباعی لکھ کر عطا فرمائی ؎

Marfat.com

کریم و کامل آں را مے شناسیم اندریں دُنیا
زا ستغنائے ہمت باوجود فقر و بے برگی

کہ گر نانے رسد از آسیائے چرخ گردانش
زخود واگیرد و سازد نثار بے نوا یانش

میں نے جہاں تک غور کیا ہے اس شعر کا مصداق سوائے آپکے اور کوئی میری دید میں نہیں آیا میاں رمضان نے جو باغیچہ خانقاہ کی خدمت کرتا تھا بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے آکر کہا کہ مجھے چالیس روپیہ کی ضرورت ہے میں نے کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں، کہاں سے لاؤں۔ وہ اس روز میرے پاس ہی رہا۔ مگر یہ بات میں نے کسی کے آگے ظاہر نہ کی۔ دوسرے روز حضرت قبلہ قدس سرہٗ تشریف لائے چالیس روپیہ اپنی مٹھی سے پوشیدہ میرے ہاتھ میں دے دیئے اور فرمایا کہ آج ایک شخص دے گیا ہے، تمہارے بھائی کو ضرورت ہے اس کو دے دو اور باغیچہ میں نخل یعنی کھجور کا درخت ضرور لگاؤ باعث اس کا یہ تھا کہ آپکو کھجور سے زیادہ محبت تھی، کیونکہ یہ عرب شریف اور مدینہ طیبہ کا درخت ہے۔ صدہا سوالی آتے تھے آپ نے کبھی کسی کو جواب دے کر واپس نہ فرمایا ضرور کچھ نہ کچھ دے دیتے تھے۔ اگر کوئی چیز پاس نہ ہوتی تو دوسرے وقت کا وعدہ فرماتے تھے۔ آپ نے باوجود حصولِ مرتبہ شیخی و بزرگی کے کسی کے ساتھ ایسا معاملہ قطعاً نہ فرمایا جس سے فخر یا خودستائی کی بُو آئے۔ آپنے اپنے واسطے کبھی جمع کا لفظ استعمال نہ فرمایا۔ اس کتاب کے ملفوظات میں اگر ایسا لفظ آجائے تو راقم کی طرف سے محض عبارت آرائی سمجھنی چاہیئے۔ قدیم ہمنشینوں کے ساتھ ایسی الفت ظاہر فرماتے کہ اُنکی طبیعت میں نہایت انبساط آجاتا تھا سابقہ باتیں یاد کرا کر خوش کرتے تھے جس منصب اور مرتبہ کا آدمی ہو اس کے ساتھ پہلے اس کی مزاج کے موافق ہمکلامی فرماتے تھے تاکہ اس کے دل میں انس پیدا ہو جاوے مثلاً ملازمین حکام کے ساتھ حکام کی باتیں طبیب کے ساتھ طب کی باتیں زمیندار کے ساتھ زراعت وغیرہ کی باتیں علی ہذا القیاس۔ آپ کثیر الصفح والعفو تھے۔ خادموں اور مریدوں کی لغزشوں سے اکثر درگذر کرتے تھے۔ کسرِ نفسی اس قدر تھی کہ کبھی کسی نے آپ سے نہیں سُنا کہ میں اس طرح ہوں یا ایسا ہوں کبھی کسی کو برائی سے یاد نہ فرمایا۔ ہاں فرقہ ضالہ نجدیہ وہابیہ کے قبیح افعال و اقوال، لوگوں کو ان سے بچانے کے لیے بیان فرما دیتے تھے۔ ذات مبارک نہایت متحمل تھی خویش و بیگانہ کی جفا پر تحمل فرماتے تھے کسی کی تکلیف دہی کا شکوہ کسی کے آگے بیان نہ فرمایا۔ افعال اور حرکات میں آہستگی اور وقار آپکے پسندیدہ سیرت تھے۔ گویا جلد بازی کی آپ کو خبر نہیں۔ صدق گفتار میں آپ بے نظیر تھے کبھی وعدہ خلافی آپسے وقوع میں نہ آئی آپ کمال صبر اور فقر سے متصف تھے تنگدستی اور مرض بدنی کا حال ہرگز کسی کے آگے بیان کرنے کی عادت نہ تھی۔ اگر ایسی حالت سے کوئی واقفی پاتا تو قرائن سے معلوم کرتا تھا۔ ورع و تقویٰ آپکا ضرب المثل تھا۔ ظاہر و باطن میں منہیات سے سخت اجتناب تھا مشتبہات سے بھی کمال نفرت تھی ہرگز اوصاف رذیلہ مثل حسد بخل تکبر۔ حقد۔ بغض۔

Marfat.com

حرص۔ حبِ مال۔ حبِ جاہ۔ رفعت از اقران۔ خودبینی۔ عیب بینی۔ تکلف لاطائل کسی شخص نے آپ میں نہیں دیکھے۔ نیستی اور فنا طبیعت مبارک پر غالب تھی۔ دنیا اور اہلِ دنیا سے کمال بے رغبتی تھی۔ اگرچہ ظاہر میں اہلِ غنا اور اصحابِ دول کی مثل تجمل اور اسبابِ ظاہری بنا رکھے تھے مگر باطن میں رائی کے برابر ماسوی اللہ کے ساتھ تعلق نہ تھا۔

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش — ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

حضرت قبلہؒ کی اس طرز کو مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم نے جو آپکے عاشق زار تھے ایک پنجابی رسالہ میں خوب بیان کیا ہے ؎

فقیری نوں امیری وچہ چھپایا — عجائب بے ریا رستہ بنایا
اندر وچہ عشق مولیٰ دا پسارا — توڑے ظاہر امیری طوسارا

آپ کبھی کسی دنیادار کے پاس کسی حاجت کے واسطے تشریف نہ لے گئے ہرگز کسی کے پاس اشارۃً اور کنایۃً بھی اپنی حاجات کو ظاہر نہ فرمایا اگر کوئی اہلِ ارادت دعوت کے لیے عرض کرتا تو چونکہ قبولِ دعوت سنت ہے اسلیے آپ شرفِ قبولیت بخشتے تھے جس جگہ آپ تشریف لے جاتے ہدایتِ خلق اللہ مدِ نظر ہوتی۔ اہلِ دنیا کی دعوت اگر قبول کی جاتی تو اسکو بعد از فراغت رجوع الی اللہ اور ترکِ ہوا کی نصیحت اور اتباعِ شریعت اور اجتناب از منہیات کی تاکید فرماتے تھے۔ آپکا توکل بکمال درجہ کا تھا۔ کبھی طمع کی بات آپ سے ظہور میں نہ آئی۔ آپ کے اس قدر مصارف تھے کہ تقریباً ساٹھ ستر آدمی علاوہ ایامِ عرسوں کے لنگر خانہ سے روٹی کھانے والا تھا مگر باوجود مصارفِ کثیرہ کے کبھی کسی کے آگے آپنے کوئی حاجت بیان نہ کی۔ حفظِ امانت میں شاید ہی کوئی آپ کی مثل ہو۔ ایک شخص نے کچھ روپے آپ کے پاس امانت رکھے اور وہ فوت ہو گیا اس کے پس ماندوں کو حال معلوم نہ تھا آپنے ان کو بلوا کر پوچھا کہ تمہارے مورث کا کچھ روپیہ فقیر کے پاس ہے وہ تمہیں معلوم ہے کہ کس قدر ہے انہوں نے کچھ تھوڑا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا نہیں زیادہ ہے اور نکال کر ان کے حوالے کیا وہ آپ کی دیانت دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ وفائے عہد کی یہ حالت تھی کہ کبھی آپ سے وعدہ خلافی ظہور میں نہیں آئی۔ تسلیم اور رضا آپ کی خواص لازم تھی۔ کبھی نہ فرمایا کہ کیوں ایسا ہوا۔ افعالِ خلق کو ظلِ فعلِ حق جل وعلا شانہ دیکھ کر اُن سے محظوظ ہوتے تھے۔ اکثر قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ زبان مبارک پر لاتے تھے۔ مکاتیبِ سفر میں گزشتہ حالات لکھ کر یہی تحریر فرماتے تھے۔ آئندہ دیدہ آید کہ در تقدیر الٰہی چیست یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست — می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب خدمتِ اقدس میں آئے اور بیان کیا کہ فلاں امیر ہم کو کچھ غلہ سالانہ دیتا تھا۔ اب اُس نے بند کر دیا ہے۔ نہایت تکلیف شاملِ حال ہے آپنے فرمایا کہ

Marfat.com

ہمارا امیر یعنی حق سبحانہ و تعالےٰ ہمیشہ ہم کو دیتا ہے اور کبھی بند نہیں کرتا۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

شاہ ما را دہ دہد منت نہد
خالق ما رزق بے منت دہد

آپ خلق سے یاس مطلق اور امید قوی خداوند کریم جل شانہ سے رکھتے تھے ایک دفعہ اس غلام تراب الاقدام کو مولوی جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ کے یہ شعر تحریر فرما کر عطا فرمائے۔

عہد فاسد بیخ پوسیدہ بود
واز ثمار لطف ببریدہ بود

گوش نہ اوفوا بعہدی گوش دار
تا کہ اوف عہدکم آید ز یار

از وفائی حق تو بستہ دیدۂ
فَاذْكُرُوا اذكُرْ مگر نشنیدۂ

آن جماعت را کہ وافی بودہ اند
بر ہمہ اصناف شان افزودہ اند

گشت دریاہا مسخر شان و کوہ
چار عنصر نیز بندۂ آن گروہ

ہمچو ندارد مرد کج در دین وفا
ہر زمانے بشکند سوگند را

راستان را حاجت سوگند نیست
ز آنکہ ایشاں را دو چشم روشنیست

جز توکل جز کہ تسلیم تمام
در غم و راحت ہمہ مکرست و دام

آں توکل کو خلیلانہ ترا
آن توکل کو کلیمانہ ترا

تا نبرد زحمت اسمٰعیل را
تا کند شاہراہ قعر نیل را

ما عیال حضرتیم و شیرخواہ
گفت الخلق عیال للالہ

آنکسے را کش خدا حافظ بود
مرغ و ماہی مرد را حارس شود

اخلاص عمل جو آپ میں دیکھا گیا کسی میں اس کا عشر عشیر بھی نظر نہیں آتا۔ خلوت اور جلوت میں یکساں تھے۔ بقدر ذرہ تفاوت نہ تھا۔ مواعید الٰہی پر ایسی قوت یقینی رکھتے تھے کہ ایسے مالک خزانہ کو اپنے مال پر نہ ہوگی۔ مخلوق کی مدح و ذم سے نفس قدسی آپ کا بالکل پاک تھا۔ حلم و حیا کی کوئی حد تک نہ تھی۔ قضاء حاجت کے واسطے بہت دور جنگل میں تشریف لے جاتے تھے جہاں کوئی آدمی نظر نہ آتا اور جگہ بھی نہایت پوشیدہ ہوتی اس جگہ قضائے حاجت فرماتے۔ سفر میں یہ احتیاط تھا۔ اور وطن مبارک میں یہ احتیاط کہ جنگل میں ہی بیت الخلا تیار کرا دیا تھا۔ الغرض آپ نور صرف روح مجسم شمس طریقت بدر حقیقت وارث انبیاء محبوب خدا مصداق من اراد ان ینظر الی رجل یمشی علی وجہ الارض میتا فلینظر الی ابن ابی قحافۃ تھے۔ اس عاجز کا کیا مقدور ہے کہ آپ کے تمام اوصاف بیان کر سکے۔ شیخ

سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے ؎

بخشش غایتی دارد نہ سعدی را سخن پایاں　　بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

ذرہ بے مقدار کو کیا طاقت ہے جو آفتاب عالمتاب کی وصف میں دم مارنے ؎

وانی لا احصی ثناء خصالہ　　ولو ان اعضائی جمیعاً تکلم

یہ جو کچھ بھی لکھا گیا ہے محض نفع رسانی برادران کے لیے لکھا گیا تاکہ حضور کے اخلاق کی تبع سے سعادتِ دارین حاصل کریں ورنہ خجالت نادمِ تحریر شامل حال ہے۔ اللھم قدسنا باسرارہ ونورنا بانوارہ بحرمۃ سید المرسلین وآلہ واصحابہ الطیبین آمین۔

حضرت قبلہ قدس سرہ کے اشغال شب و روز کا بیان مع ذکر بعض عادات و عبادات

آپ کی ذات بابرکات اس زمرہ سے تھی جن کے حق میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کانوا قلیلاً من اللیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون آپ رات کو بہت تھوڑا سوتے تھے اور وہ سونا بھی دلش بیدار و چشمش در شکر خواب کا سچا نمونہ تھا۔ جب کوئی آدمی پاس آجاتا خواہ کیسی ہی آہستگی سے آتا آپ کی آنکھ مبارک کھل جاتی تھی۔ گویا آپ بیدار ہیں۔ سونے کے واسطے کوئی تکلفانہ کارروائی نہ ہوتی تھی اگرچہ فرش فروش ہر طرح کے مہیا تھے مگر آپ اکثر چارپائی پر بستر کراکر بھی نیچے بوریا پر سو جاتے تھے۔ رات معتد بہ حصہ ثلث یا اس سے بھی زیادہ باقی ہوتا کہ بیدار ہو کر نماز تہجد کے لیے بکمال احتیاط و آداب طہارت میں مشغول ہو جاتے۔ اگر کوئی خادم اس حالت میں بیدار ہو گیا اور پانی وغیرہ مہیا کر دیا تو فبہا ورنہ بذاتِ خود چاہ سے پانی نکال کر وضو فرماتے تھے نماز تہجد کبھی آٹھ رکعت سے کم ادا نہ فرمائی اکثر بارہ رکعت معمول تھا۔ ہر رکعت بعد فاتحہ تین بار سورہ اخلاص کبھی کوئی اور لمبی سورت پڑھتے تھے۔ بعد ادائے نوافل دیر تک بحضور تمام مراقب رہ کر استغفار و کلمات تسبیح و تحمید و تمجید پڑھتے۔ اگر کوئی خاص خادم حاضر ہوتا تو بعد ازاں اس کے ساتھ کچھ باتیں فرماتے جواز قبیل ذکر صالحین و مسائل تصوف ہوتی تھیں۔ کبھی کبھی بیٹھے بیٹھے سو بھی جاتے تھے تاکہ تہجد میں النومین واقع ہو۔ بوقت صبح صادق جب اذان ہوتی پھر طہارت کے لیے بکمال احتیاط آمادگی فرما کر بعد فراغت دو رکعت سنت اپنی نشستگاہ مبارک متصل مسجد میں ادا فرما کر دریچہ سے داخل مسجد مقدس ہو کر فرائض بامامت ادا فرماتے لوگ پہلے ہی صفیں باندھ کر مستعد ہوتے تھے بعد سلام دعوات ماثورہ پڑھ کر متوجہ قوم ہو کر ۳۳ دفعہ سبحان

اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پورا کمال تضرع دعا مانگتے تھے۔ پھر خادم اردگرد آپ کے بیٹھ کر ختم امام ربانی مجدد الف ثانیؒ و دیگر ختمات حسب المعمول شروع کرتے آپ بھی ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے رہتے تھے۔ بعد از فراغ مراقبہ فرماتے اور حاضرین پر القاء فیض کرتے جس کو اصطلاح حضرات نقشبندیہ مجددیہ میں حلقہ اور توجہ کہا جاتا ہے۔ آپکی توجہ میں عجب تاثیر تھی مولوی محبوب عالم صاحب نے کتاب نور الابصار میں فرمایا ہے ؎ وقت توجہ بنشیند اگر ؎ ہمچو صدف گوہر عرفان ببر۔

بر دل اصحاب چو یکدم زند — روح بدل افتد و حرکت کند
وجد و فغاں بس کہ نیاید برون — ہیبت او گم کند آتش درون
گرچہ کند آتش عشق اشتعال — لیک بپوشد بدرون جملہ حال
طالب حق حلقہ چو گردش کنند — گردن خود جملہ بہ پیش افگنند
ہشت فرو سر ہمہ مقتول وار — کوہ ادب بر سر آن جملہ یار
ظاہر شان مردہ و باطن حیات — دل سجدا روح گم اندر صفات
گر ز کسے شمہ شود راز فاش — حکم شود زود کہ خاموش باش
دیگ ہمان بہ کہ نیاید بجوش — ترک ادب ہست بر حق خروش
شاہد این رمز ذبیح اللہ ہست — جزع کن خنجر عشق ابد ہست
بسمل این مقتل عشق خدا — بہ کہ نجنبد سر او دست و پا

گرچہ یہ شعر پہلے بھی لکھے گئے ہیں مگر اس جگہ پھر اعادہ کرنا خالی از لطائف نہیں۔ الغرض بعد اختتام حلقہ آپ دعائے خیر فرما کر دیر تک ارواح طالبین کو حکایات اولیاء کرام اور مسائل تصوف سنا سنا کر تازگی بخشتے تھے۔ جب آفتاب نیزہ دو نیزہ بھر بلند ہو جاتا تو اٹھ کر بالاخانہ پر رونق افروز ہوتے اور کتب تصوف مثل مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی و فتوحات مکیہ مصنفہ حضرت محی الدین عربیؒ و تفسیر عرائس البیان وغیرہ کا مطالعہ فرماتے۔ بعدہٗ قضاء حاجت کے واسطے صحرا تشریف لے جاتے اور عند العود خانقاہ والد ماجدؒ پر فاتحہ پڑھتے ہوئے واپس تشریف لا کر وضو فرماتے اور نماز اشراق و ضحی کل بارہ رکعت پڑھتے اور فارغ ہو کر ایک ہزار بار یاحی یا قیوم اور ایک بار دعائے حزب البحر اور دیگر اسماء حسنی پڑھ کر ایک دو سبق حدیث اور تفاسیر کے پڑھاتے تھے سفر میں نفل اشراق و ضحی باہر ہی پڑھتے تھے۔ اسباق میں فراغت پا کر جو آدمی تعویذ لینے یا دعا کرانے کے واسطے حاضر ہوتا اس کو فائز المرام فرما کر تناول طعام کے واسطے دولت خانہ عالیہ میں جو متصل مسجد مقدس مغرب کی طرف ہے اور حجرہ مطہرہ کے

اندر سے ہی جانے کا خاص راستہ ہے اسی راستہ سے تشریف لے جا کر کھانا تناول فرماتے۔ وہاں جو عورتیں بیعت یا توجہ کے لیے حاضر ہوتیں ان کو بیعت فرماتے اور توجہ کرتے۔ عورتوں کو بیعت کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ حضرت قبلہ کے آگے ایک چارپائی کھڑی کر کے اس پر کپڑا ڈال کر پردہ کیا جاتا تھا اور عورتیں پس پردہ نہایت ادب اور ستر کے ساتھ حاضر ہو کر بیٹھ جاتی تھیں۔ ایک کپڑا ایک طرف سے عورت کے ہاتھ میں دیا جاتا اور دوسری طرف سے حضرت قبلہ ہاتھ میں لے کر بعد تلقین استغفار تجدید ایمان کرا کر داخل طریق فرماتے تھے۔ عورت کو ایسا آہستہ بولنے کا حکم تھا کہ اس کی آواز ہرگز سنائی نہ دیوے۔ پھر آپ مسند مقدس پر تشریف لاتے اور وہیں بیٹھے بیٹھے قیلولہ فرماتے تھے۔ جب مؤذن اذانِ ظہر دیتا فوراً اُٹھ کر باحتیاط کمال وضو میں مشغول ہو جاتے بعد از فراغ تحیۃ الوضو و سنت ظہر ادا کرتے اتنے میں نمازی مسجد میں جمع ہو کر صفیں باندھ کر بیٹھ جاتے تھے۔ جب آپ مسجد مبارک میں قدم رکھتے سب کھڑے ہو جاتے اور مکبر تکبیر کہتا اور خود بنفس نفیس امامت کراتے۔ ایامِ مرض میں صاحبزادہ اعظم مولانا احمد سعید صاحب کو امامت کا ارشاد ہوتا تھا اس نماز میں طوالِ مفصل کبھی غیر طوالِ مفصل پڑھنے کا معمول تھا بعد سلام اللّٰھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام پڑھ کر بلا توقف اُٹھ کر دو رکعت سنت ادا کرتے تھے۔ فرمایا کہ بعد از فرائض اولٰے دو رکعت سنت میں توقف نہ کرنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللّٰھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام پھر دو رکعت نفل ادا کر کے آیۃ الکرسی پڑھتے پھر تسبیح و تحمید تینتیس ۳۳ تینتیس بار و تکبیر چونتیس ۳۴ بار پڑھ کر بکمال خضوع و خشوع دعا میں مصروف ہوتے تھے۔ پھر خادم آپ کا قرآن کریم لا کر آگے رکھ دیتا تھا۔ آپ سوا پارہ منزل قرآن کریم پڑھ کر دلائل کبریت احمر و قصیدہ مضریہ و اسماء حسنیٰ وغیرہ پڑھتے تھے بعد از فراغت کچھ دیر تفسیر روح البیان و عرائس البیان کا جو قرآن مجید کیساتھ ہی لائی جاتی تھیں، مطالعہ کرتے تھے پھر مسجد مبارک سے اٹھ کر مسند شریف پر آ کر بیٹھ جاتے۔ وہاں عصر تک حدیث شریف یا تفسیر یا فقہ کے سبق بقدر وسعت وقت تدریس فرماتے تھے پھر مؤذن کی اذانِ عصر کہنے پر نمازِ عصر کی تیاری کے واسطے طہارت میں مشغول ہوتے بعد از فراغ تحیۃ الوضو اور سنت عصر وہیں پڑھ کر داخل مسجد مقدس ہو کر فرض عصر کی امامت کراتے۔ بعدہ درس مثنوی و تفسیر بیضاوی شریف کا شام تک شغل رہتا تھا۔ درس مثنوی شریف کے وقت آپ کی طبیعت مبارک میں ایک خاص حظ پیدا ہوتا تھا پڑھنے اور پاس بیٹھنے والے بھی عجب لطف

Marfat.com

اور حظ اٹھاتے تھے۔ آپ پھر وضو فرماتے اور نماز شام کی تیاری میں مشغول ہوتے تھے بعد اذان فرض مغرب ادا کرتے پھر سنت اور نفل وغیرہ کے بعد دعا خیر ہوتی بعد ازاں آپ نوافل اوابین میں مشغول ہو جاتے اور خادم ختم خواجگان شروع کرتے۔ کبھی کبھی آپ یہ نوافل چھ رکعت کبھی آٹھ کبھی بارہ رکعت پڑھتے تھے۔ جب ختم پڑھا جاتا اور دعا خیر ہوتی طالبین ذکر میں مشغول ہو جاتے اور توجہ کرتے رہتے یہاں تک کہ وقت مغرب قضا ہو جاتا آپ دعا خیر فرما کر کچھ اذکار صالحین اور نصائح سے طالبین کے دلوں کو راحت بخشتے رہتے تھے۔ سبحان اللہ آپ کی مجلس بعینہٖ سرورِ کائناتؐ اور صحابہ کرام کی مجلس منور کے ڈھنگ پر تھی۔ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے حضور میں بیٹھنے والوں کی نسبت جو حضرت قصوری علیہ الرحمۃ نے تحفۂ رسولیہ میں لکھا ہے ؎

طاقت کس نے نہ لنند روبرو　　　　یا کہ نگاہی بکنند سو بسو

حضرت قبلہ روحی فداہ کی مجلس اقدس میں یہی صورت ہوتی تھی۔ پھر آپ دولتخانہ عالیہ میں تناول طعام کے واسطے تشریف لے جاتے۔ پہلے درویشوں اور مسکینوں اور مہمانوں کے واسطے کھانا بھجواتے اور پھر آپ کھا کر مسند شریف پر آتے اتنے میں اذان عشا کی تیاری ہو جاتی اور حضرت تجدید وضو کر کے اکثر چار رکعت و گاہے دو رکعت پڑھ کر مسجد میں داخل ہوتے اور نماز فرض پڑھاتے۔ اور اس میں مثل عصر اوساط مفصل پڑھتے۔ بعد سلام اللّٰھم انت السلام الخ پڑھ کر دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو رکعت سنت زوائد پھر تین رکعت وتر پھر دو رکعت نفل پڑھ کر متوجہ قوم ہو کر بیٹھتے اور تسبیح و تحمید تہلیل سے فارغ ہو کر بکمال تضرع دعا مانگتے پھر عام لوگ رخصت ہو جاتے اور خواص حضرت کے ارد گرد بیٹھ جاتے۔ آپ تسبیح ہاتھ میں لیکر نہایت نرم آواز سے درود شریف اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک پڑھتے رہتے تھے۔ اسی وقت ایک خادم سرمہ لے کر حاضر ہوتا اور آپ موافق سنت آنکھوں میں سرمہ ڈالتے۔ رات کو بہت سا حصہ اسی شغل میں خرچ ہو جاتا تھا۔ پھر اٹھ کر بچھونے کی طرف تشریف لاتے اور ادعیہ ماثورہ پڑھتے ہوئے خواب استراحت فرماتے تھے۔

کیفیت طہارت حضرت قبلہ روحی فداہ

آپ کی طبیعت مبارک میں طہارت کا خاص اہتمام تھا طہارت آپ میں احتیاط بلیغ فرماتے تھے غسل اور وضو میں مستحبات کو مثل فرائض کبھی ترک نہ فرمایا ایسے غسلخانہ میں غسل فرماتے تھے جسمیں آدمی بالکل دکھائی نہ دیوے۔ جہاں چھوٹا غسلخانہ دیکھا جس میں سر کے ننگا ہونے کا احتمال ہو اس کے اونچا کرنے کے لیے حکم دیا۔ اسباغ وضو میں ایسی کوشش مدنظر تھی کہ اس سے زیادہ قوتِ متخیلہ کام نہیں کر سکتی۔ مسواک کرنے میں آپ معتمد بہ وقت خرچ کرتے تھے۔

Marfat.com

منہ دھونے میں بہت دیر لگاتے تھے۔ ریش مبارک کے تر کرنے میں مبالغہ فرماتے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ بعض کام جو ہمارے مذہب حنفی میں سنت یا مستحب ہیں وہی دوسرے مذاہب میں فرض ہیں اس واسطے کسی مستحب کو ترک نہ کرنا چاہیے۔ آپ ہر نماز کے لیے علیحدہ وضو فرماتے تھے مثلاً اگر آپ نے نماز وقتی ادا فرمائی ہے پھر ساتھ ہی نماز جنازہ پڑھنے کا اتفاق ہو گیا تو اُس کے لیے علیحدہ وضو فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ وضو پر وضو کرنا نور علیٰ نور ہے۔ وضو کے بعد آپ کے چہرہ مبارک پر خاص نورانیت ہوتی تھی۔ ماہ جبین ایسا چمکتا تھا کہ آدمی دیکھ کر حیران ہو جاتے تھے۔ آپ مرض کی حالت میں بھی وضو ہی کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مولوی صاحب نے عرض کی کہ آپ حالتِ مرض میں بھی وضو کرتے ہیں، تیمم نہیں فرماتے کیا باعث ہے۔ فرمایا کہ ہمیں حدیث شریف میں کہیں نظر نہیں آیا کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ نے کسی مرض کے واسطے تیمم کیا ہو۔ اگر کہیں آپ نے دیکھا ہے تو فقیر کو دکھا دو۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے فلاں سفر میں تیمم کیا و فلاں جنگ میں تیمم کیا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ یہ تو ہم مانتے ہیں مگر مرض کی حالت میں آنحضرت صلعم کا دکھاؤ۔ یہاں سفر اور جنگ کا ذکر ہی کیا ہے۔ مولوی صاحب سُن کر چُپ ہو گئے۔ ایک دفعہ آپ کو ایک خادم وضو کرا رہا تھا ایک اجنبی اہلِ علم آیا ہوا تھا اس نے مجھے کہا کہ حضرت صاحب وضو میں غیر سے اعانت لیے رہے ہیں حالانکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ لَا نَسْتَعِیْنُ عَلٰی عِبَادَۃِ اللّٰہِ تعالےٰ میں نے اُسی وقت حضور میں جاکر اس کا اعتراض عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بابِ استفعال طلب کے معنے میں آتا ہے۔ اس حدیث کا معنے یہ ہے کہ ہم کسی سے طلب اعانت نہیں کرتے اور یہ بات بیشک ناروا ہے کہ کسی سے بحالت صحت و سلامتی اعضا وضو میں طلبِ اعانت کی جائے۔ اگر خود بخود کوئی آدمی حصولِ ثواب کے واسطے کسی کو وضو کرا دے تو بیشک درست ہے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت صلعم کو وضو کراتے تھے۔

کیفیت نماز حضرت قبلہ قدس سرہٗ

آپ صلوٰت خمسہ یعنی نماز ہائے پنجگانہ اوقات مستحبہ میں ادا فرماتے تھے۔ حفظِ اوقات کے لیے قسما قسم کی گھڑیاں منگوا کر میاں شاہ عالم صاحب خادمِ خاص کے حوالہ فرمائیں وہ اسی کام پر مامور تھے۔ انہوں نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد موافق احادیثِ مقدسہ کے ایک اوقات نامہ تیار کیا۔ جس میں ہر ایک نماز کے وقتِ مباح اور وقتِ مستحب اور وقتِ مکروہ کے حدود مقرر کیے ہیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے کبھی نماز مباح اور مکروہ وقت میں ادا نہ فرمائی ہمیشہ مستحب وقت میں پڑھتے تھے۔ عمر بھر جماعت کی پابندی کی۔ آپ نماز میں سستی کرنے والے اور جماعت کے ترک کرنے والے کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ ارکانِ نماز کو نہایت اطمینان سے ادا فرماتے تھے ہر رکن میں رعایت اعتدال مدنظر تھی فرائض امامت بذات خود کراتے تھے قرأت حسب عادت شریف نہایت نرم آواز سے پڑھتے تھے۔

Marfat.com

حضور کے پیچھے نماز پڑھتے وقت سالک کا دل لذت اور ذوق سے پُر ہو جاتا تھا۔ سنت چہارگانہ میں ہر چہار قل اور سنت دوگانہ میں اکثر قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد اور سنت فجر میں سورۂ الم نشرح اور سورۂ الم ترکیف پڑھنا معمول تھا۔ فرائض مغرب میں اکثر برکعت اول سورۂ الہکم التکاثر اور برکعت دوم والعصر اور عشاء میں برکعت اول والتین اور برکعت دوم القارعۃ ما القارعۃ اور فجر میں برکعت اول سورۂ والفجر اور برکعت دوم لا اقسم بھذا البلد پڑھتے تھے۔ جمعہ کے روز فرائض فجر میں برکعت اوّل سورۂ جمعہ اور برکعت دوم سورۂ منافقون اور نماز جمعہ میں برکعت اوّل سبح اسم ربک اور برکعت دوم ھل اتٰک حدیث الغاشیہ آپ کو اکثر پڑھتے دیکھا گیا۔ آپ کی نماز نہایت باحضور و مشاہدہ ہوتی تھی۔ آپ ہر روز ساٹھ رکعت سے کم ادا نہ فرماتے تھے۔ اکثر ساٹھ سے زیادہ بلکہ اسی تک تعداد پہنچ جاتی تھی۔ نماز تحیۃ الوضو اور چہار رکعت سنت قبل العصر اور گاہے دو رکعت اور اسی طرح قبل العشاء کبھی ترک نہ فرمائیں۔ نماز تہجد اکثر بارہ رکعت کبھی آٹھ۔ نماز اشراق و ضحیٰ اکثر بارہ اور کبھی چھ علیٰ ہذا القیاس نفل اوابین اکثر بارہ اور کبھی چھ رکعت معمول تھا۔ بعد از ادائے فرائض و سنن مؤکدہ و نیز بعد ادائے وتر دو دو رکعت نوافل پر تمام عمر مواظبت فرمائی۔ ایام متبرکہ میں جو جو نوافل وارد احادیث مقدسہ ہیں ان کے ادا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کی۔

یوم الجمعہ کا بیان

حضرت قبلہ قدس سرہٗ ہمیشہ جمعرات کو بعد العصر والدین اقربا کے مزارات پر فاتحہ خوانی کے واسطے تشریف لے جاتے تھے۔ بعد نماز عشاء آپ کے ارشاد سے سورۂ دہر شریف اور قصیدہ محمدیہ نہایت خوش الحانی سے پڑھے جاتے۔ اور ثواب ان کا حضرت کے ملک کیا جاتا تھا۔ آپ ثواب ان کا حضرت پیران کبار کے ارواح طیبہ کو بخش دیتے تھے۔ آپ کو سورۂ دہر اور قصیدہ محمدیہ کے سننے کا نہایت شوق تھا۔ طبیعت مبارک بوقت استماع کمال محظوظ ہوتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ مولانا محمد سعید صاحب سلمہ اللہ چونکہ نہایت خوش الحان ہیں اس لیے اکثر سورۂ مبارک اور قصیدہ شریف کے سنانے کا ارشاد انہی کو ہوتا تھا۔ حضرت قبلہ کے حضور میں جب کبھی سماع کا ذکر آیا تو یہی ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید سننا چاہیئے اور اسی سے لذت حاصل کرنی چاہیئے۔ جمعہ کے روز نماز ضحیٰ پڑھ کر آپ حجامت بنواتے تھے۔ مخلوقات آٹھ آٹھ دس دس کوس سے آپ کے پیچھے جمعہ پڑھنے کے واسطے حاضر ہوتی تھی۔ بعد حجامت آپ غسل فرماتے۔ اور لباس سپید شستہ پہنتے تھے۔ اتنے میں نماز کی تیاری ہو جاتی۔ خطبہ پڑھنے کا ارشاد حضرت مولانا محمد سعید صاحب موصوف کو ہوتا تھا۔ مولانا اکثر خطبہ ہائے منظومہ مصنفہ حضرت صاحب

Marfat.com

قصور شریف والا یا خطبہ ہائے مصنفہ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم نہایت خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔
حضرت ان کو پسند فرماتے تھے۔ گاہ گاہ صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں حضرت اقدس خود خطبہ پڑھتے
تھے۔ اکثر خطبہ منثورہ مسنونہ یا منظومہ لَکَ الْحَمْدُ لِمَنْ قَدْ رَحِیْمًا وَّ خَبَالًا الخ باواز نرم پڑھنا معمول
ذات بابرکات تھا۔ امامت نماز جمعہ بھی حضرت خود ہی کراتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ مبارک سبح اسم ربک
اور دوسری میں ھل اتاک حدیث الغاشیہ وافق سنت پڑھتے تھے۔ بعد نماز جمعہ چونکہ اس ملک میں شرائط
تمامہا موجود نہیں چار رکعت فرض ظہر بہ نیت فرض ظہر یا بہ نیت فرض آخر ظہر احتیاطاً پڑھ لیتے تھے ایک
دن کسی شخص نے عرض کیا کہ اس ملک میں فرض ظہر احتیاطاً پڑھنے کا کیا حکم ہے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ صاحب
احتیاط ہیں پڑھتے ہیں جو بے احتیاط ہیں وہ نہیں پڑھتے۔ اُس نے عرض کی کہ آپ پڑھتے ہیں یا نہیں فرمایا
کہ ہم تو صاحب احتیاط ہیں اور ضرور پڑھتے ہیں۔ بعد نماز جمعہ آپ بڑی لمبی دعا مانگتے تھے۔ بعد از فراغ
حضرات صاحبزادگان میں سے کسی کو وعظ کہنے کا ارشاد ہوتا تھا۔ اگر کوئی اور مولوی واعظ حاضر ہوتا تو اسی
کو اس کار خیر کے لیے مامور کیا جاتا۔ کبھی کبھی آپ خود بھی وعظ کہتے تھے۔ آپ کا وعظ بالکل سادہ
باواز نرم خالی از تصنع وطول الحان و مبرا از شعر خوانی تھا۔ مگر مؤثر ایسا کہ سننے والے کسی اور خوش الحان
وغیرہ کو آپ کے مقابلہ میں پسند نہ کرتے تھے۔ پاس بیٹھنے والے بسبب نرمی آواز یہ خیال کرتے تھے کہ
دُور والے نہ سنتے ہوں گے مگر دور والے اس طرح جانتے تھے کہ حضرت ہمارے پاس وعظ کہہ رہے ہیں۔
صدہا قاسی القلب آپ کی وعظ سے صاف دل ہوئے۔ صدہا گمراہ راہ راست پر آئے بعد از وعظ دعا خیر فرما کر
آپ اندر تشریف لے جاتے اور بیرون جات کے مریدوں کو توجہ فرماتے تھے یہاں تک کہ نماز عصر کی تیاری ہو جاتی۔
بعد از ادائے صلوٰۃ العصر آپ قبرستان تشریف لے جاتے اور آباء و اجداد اور اقرباء و احباء کی قبروں پر
فاتحہ پڑھتے تھے۔ مغرب کی نماز وہیں مسجد قبرستان میں ادا فرما کر عائد بدولت خانۂ عالیہ ہوتے تھے۔

عُرسوں کا بیان

حضرت قبلہ قدس سرہ حضرات پیران کبار کی وفات کے دن کچھ نہ کچھ خیرات کر کے ثواب ان کا حضرات کے ارواح طیبہ کو بخش دیتے تھے۔
پیر مرشد برحق اعلیحضرت الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے وفات کے دن بتاریخ ۲۱۔ ربیع الاول مکلف حلوہ
تیار کرا کر تقسیم فرماتے تھے۔ اور ثواب اس کا مع ثواب ختمات قرآن موجودہ حافظوں سے ملک کرا کر
اعلیحضرت کے روح مبارک کو بخشتے تھے۔ سال بھر میں آپ دو بڑے عرس کرتے تھے۔ جن پر خلقت
کثرت سے جمع ہوتی تھی اور تمام رات آپ وعظ کراتے اور نعت ہائے سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ پڑھواتے
تھے۔ ایک عرس وفات شریف سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ ۱۲ ربیع الاول اور

Marfat.com

دوسرا عرس معراج شریف سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتاریخ ۲۷- رجب المرجب- ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں عرس سب عرسوں کے سردار ہیں- جیسے کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ کو جملہ کملائے عالم پر فضیلت ہے ویسے ہی آپ کے عرسوں کو سب عرسوں پر فضیلت ہے معراج شریف کے عرس پر خصوصیت کے ساتھ خلقت کا ہجوم کثرت سے ہوتا تھا- روشنی وغیرہ کا انتظام اور وعظ کا شغل تمام رات اعلیٰ پیمانہ پر ہوتا تھا- معراج شریف ابتدا سے لے کر انتہا تک کتاب روح البیان و نزہتہ المجالس و معارج النبوۃ وغیرہ سے تفصیل تمام بیان کیا جاتا تھا- اکثر شب مذکور میں وعظ کا ارشاد والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدینؒ صاحب کو ہوتا تھا- اس رات کی مجلس کی لذت اور ذوق اور فیضان کا کیا بیان کیا جاوے- وہی دل جانتے ہیں جنہوں نے وہ حظ اٹھایا ہے- اب بھی حضرات صاحبزادگان سلمہم السبحان اسی طریق پر عرس معراج شریف کرتے اور مخلوقِ خدا تعالیٰ کو مستفیض فرماتے ہیں- بعض طلبائے خوش الحان حسبِ ارشاد فیض بنیاد کتاب شعلہ عرش یعنی معراج نامہ ہندی مصنفہ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم جو انہوں نے محض اسی محفلِ اقدس میں پڑھا جانے کے واسطے تصنیف فرمایا تھا نہایت خوش آواز سے پڑھ کر حاضرین کے دلوں کو محظوظ کرتے تھے- اور حضرت قبلہ بذاتِ اقدس خود بھی محب با اخلاص کے عاشقانہ کلام کو محبت سے سنتے اور پسند فرماتے تھے- کتاب مذکور کی ایک نظم جس میں مولوی صاحب مرحوم نے بعد تعریف حضرت قبلہ وجہ تالیف کتاب اور کیفیت عرس شبِ معراج بیان فرمائی ہے اس کتاب میں درج کرتا ہوں- وَھُوَ ھٰذَا ؎

سبب اس نظم دا دستاں کیا ہے ۔۔۔ میرا پیر اوہ جو قطب اولیاء ہے
شبِ معراج کردا عرس نامی ۔۔۔ نبیؐ دے شوق مند آون تمامی
کوئی بدعت دا کام اوتھے نہ ہووے ۔۔۔ نبیؐ دے شوق وچہ کوئی ہستے روے
اوہ حضرت کر تصرف مال بے حد ۔۔۔ کرن دعوت عظیمہ شوقِ احمدؐ
پکے گوشت پلانے حلوے نوری ۔۔۔ دو وقتی رج کے کھاون کُل حضوری
تمامی رات وچہ کوئی نہ سووے ۔۔۔ دھمی تک وعظ معراجے دا ہووے
بہت ڈیوے شمع ہر جاگہ بلدے ۔۔۔ مخالف حاسد اکثر ویکھ جلدے
دِنے روزہ رکھے جس دی ہو مرضی ۔۔۔ بڑا درجہ ہے پر ناہیں ہے فرضی
کوئی مولودی خوش الحان آوے ۔۔۔ پڑھے مولود خلقت فیض پاوے
شبِ دیباچہ اکثر شعر جامی ۔۔۔ پڑھن خوش کر کے بعضے یار نامی
پنجابی دان نہ سمجھن اس دے معنے ۔۔۔ ہویا ارشاد تا ایہ لکھیا میں نے

Marfat.com

ضروری قصہ تھوڑا شوق والا | برابر وزن سمجھن وچہ سکھالا

ختمات معمولہ کا بیان

ترتیب ختم خواجگان

پہلے ایک دفعہ فاتحہ پڑھ کر حضرات پیران کبار طریقہ علیہ نقشبندیہ کے ارواح طیبہ کو بخشا جاوے۔ بعد سورہ فاتحہ سات بار بعدہ درود شریف ایک سو بار بعدہ سورہ الم نشرح اناسی بار بعدہ قل شریف ایک ہزار بار بعدہ سورہ فاتحہ سات بار بعدہ درود شریف ایک سو بار۔ ثواب اس ختم شریف کا اس طرح بخشا جاوے کہ خداوندا ثواب اس ختم شریف کا ان حضرات خواجگان کے ارواح طیبہ کو پہنچا جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے اور طفیل اُن کی میرے تمام مقاصد دینی اور دنیوی پورے کر الٰہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری محبت اور معرفت اپنی بخش۔ حضرات خواجگان علیہم الرضوان جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے اُن کے اسمائے گرامی حسب ارشاد حضرت قبلہ قدس سرہ ملفوظات میں درج کیے جاویں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ختم کبھی بعد نماز عصر اور کبھی بعد نماز شام پڑھا جاتا تھا۔

ترتیب ختم حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ تعالےٰ

پہلے فاتحہ شریف سات دفعہ پھر درود شریف ایک سو بار بعدہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ[1] پانچسو بار پھر فاتحہ شریف سات بار پھر درود شریف ایک سو بار پڑھ کر حضرت امام ربانیؒ کے روح مبارک کو اس طرح بخشا جاوے کہ خداوندا اس ختم شریف کا ثواب بطفیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی خواجہ شیخ احمد سرہندی نقشبندیؒ کے روح مبارک کو پہنچا اور بطفیل اُن کی میرے تمام مقاصد دینی اور دنیوی پورے کر۔ یہ ختم بعد نماز فجر معمول تھا۔ دیگر ختمات معمول حضرت قبلہؒ جو بوقت صبح بعد از ختم مجددؒ پڑھائے جاتے تھے آیہ کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ایکسو بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ایک سو بار یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ایک سو بار یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ایک سو بار اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ایک سو بار یَا وَاسِعَ الْعَطَایَا یَا دَافِعَ الْبَلَایَا ایک سو بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ایک سو بار سَلَامٌ

---

[1] اکثر معمول شریف اس طرح تھا کہ چہار سو بار صرف لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور ایک سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تمام پڑھا جاتا تھا۔ ۱۲ مؤلف

Marfat.com

فَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ایک سو بار رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ہ ایک سو بار۔ حاضرین حلقہ ختم پڑھ کر ثواب اُن کا حضرت قبلہ روحی فداہ کے ملک کر دیتے تھے اور آپ حضرات پیرانِ کبار کے ارواحِ طیبہ کو بخش دیتے تھے۔

دعائے حزب البحر کے پڑھنے کا بیان اور اُس کے بعض فوائد

(حسبِ معمول و ارشاد حضرت قبلہ رُوحی فداہ)

حضرت قبلہ قدس سرہ خود بھی شب روز میں ایک دو دفعہ دعائے حزب البحر پڑھتے تھے اور متوسلین میں سے جس کو صاحب لیاقت اور طالب حضور فرماتے تھے اس کو بھی پڑھنے اور اس پر مواظبت کرنے کے لیے بعد ادائے زکوٰۃ تاکید فرماتے تھے۔ بعض نافہم لوگ حقیقت سے آگاہ نہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ دعائے مذکور محض مسخرات دنیا کے واسطے پڑھی جاتی ہے یہ خیال اُن کا سراسر غلط خطا در خطا ہے۔ اس دعا کے بطور وظیفہ پڑھنے کے لیے ہمارے حضرات کو پیران کبار سے ارشاد ہوتا چلا آتا ہے وجہ اُس کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنا ممد و معاون و مورث حضور ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا قصوری حضوری علیہ الرحمۃ نے ایک مکتوب میں حضرت مولوی غلام محمد صاحب مرالی والا کی طرف لکھا ہے کہ "خواندن دعائے حزب البحر ممد و معاون و مورث حضور ست درخواندن آن ہم سعی دارند و اہمال نسازند انتہے علیٰ ہذا القیاس"۔ اور پیران کبار کے کلمات طیبہ میں بھی اُسی طرح اشارہ ہے۔ ہمارے حضرت قبلہ اس دُعاء کو پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ اس طرح ہے کہ عامل ابتداء مہینہ کے چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو ہر روز بشرائط ذیل ایک سو بیس ۱۲۰ دفعہ پڑھے تاکہ ہر سہ ایام مذکورہ میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار پڑھی جاوے۔ ان تین سو ۳۶۰ ساٹھ بار میں اعتصام اور اختتام کا پڑھنا ضروری نہیں اس کو صرف ایک بار پڑھے۔ ایام مذکورہ میں جلالی اور جمالی یعنی گوشت۔ دودھ۔ روغن۔ شیرینی۔ پیاز۔ لہسن سے پرہیز کرے۔ اَلْحَیْوَانُ جَلَالِیٌ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهُ جَمَالِیٌ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ یعنی متقدمین کے نزدیک حیوان جلالی ہے اور جو چیز کہ حیوان سے نکلے وہ جمالی ہے جب چاہے کہ حزب مذکور شروع کرے پہلے غسل کر کے خوشبو جسم اور کپڑوں پر مل کر لباس عمدہ پاکیزہ پہنے اور مسجد میں بطور اعتکاف روزہ رکھ کر رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور پڑھے اگر بے وضو ہو جائے تو جلدی تازہ وضو کر کے دوگانہ ادا کرے اور حزب البحر کو تمام کرے ہر روز شروع کرنے کے وقت غسل کرنا چاہیئے اور خوشبو پاس رکھنی چاہیئے۔ یہ شرائط نہایت ضروری ہیں۔ اگر ان میں کوتاہی ہو تو رجعت کا خوف ہوتا ہے۔ حضور قلب اور توجہ تام کے ساتھ پڑھنا بھی شرط ہے اور بہت بہتر

Marfat.com

یہ ہے کہ کھانے اور پینے اور وضو اور غسل میں دریا کا پانی استعمال کرے اور کھانے کے واسطے صرف جو کی روٹی ان شرطوں کے ساتھ پکائی جائے کہ جو دریا کے پانی سے دھو کر باوضو پیسے جائیں اور باوضو لکڑی کی آگ سے روٹی پکائی جائے اور یہ بھی خیال رہے کہ اس لکڑی میں کیڑے وغیرہ نہ ہوں بعد ادائے زکوٰۃ نماز ظہر اور فجر کے پیچھے ہر روز ایک ایک بار پڑھا کرے اگر تقدیراً قضا ہو جائے تو کسی اور وقت میں اس کا تدارک کرے اگر ممکن ہو تو ہر نماز کے بعد ایک دفعہ پڑھ لیا کرے اور پڑھنے کے وقت حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کے روح مبارک کی طرف متوجہ ہو تاکہ مؤثر زیادہ ہووے بلکہ حروف تہجی کے وقت حضرت شیخ موصوف کی صورت دل میں تصور کرے حلیہ ان کا یہ ہے کہ قد پست ریش سفید چند بال سیاہ ریش مبارک میانہ دستار مدوّر رنگ مبارک گندمی یعنی سرخی اور سپیدی ملی ہوئی اور حروف ہجا یعنی ا با تا ثا کو اوّل سے آخر تک ایکدم پڑھے اور حضرت شیخ موصوف کا تصور کرکے امداد کا طلب گار ہووے تو فائدہ زیادہ متصور ہوگا۔ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ اس دعا کے مصنف ہیں۔

دُعائے حزب البحر

منقول از نسخہ حضرت قبلہ روحی فداہ۔ اعتصام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ

Marfat.com

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

"ا ب ا ت ا ث ا ج ح ا خ ا د ذ ر ا ز ا س ش ص ض ط ا ظ ا ع غ ف ا ق ک ل م ن و ھا

ءِ یا رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ "

(این حروف از اوّل تا آخر بیک دم بخواند ۱۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ اَنْتَ رَبِّيْ وَعِلْمُكَ حَسْبِيْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّيْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِيْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ؕ نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّكُوْكِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا

Marfat.com

وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ○ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا
وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ ○ وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ○ وَسَخَّرْتَ
الرِّيَاحَ وَالشَّيَاطِيْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ○ وَسَخَّرْتَ
الْمُلْكَ وَالْمَلَكُوْتَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ وَسَخِّرْ لَنَا
كُلَّ شَيْءٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ كٓهٰيٰعٓصٓ ○
كٓهٰيٰعٓصٓ ○ كٓهٰيٰعٓصٓ ○ اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ ○
وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ○ وَاغْفِرْ لَنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ○ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ○
وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ○ وَاحْفَظْنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ○ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا
طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ
رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَ
الْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ ہفت بار بگوید يَا وَهَّابُ
چہار بار بگوید اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا
وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا
وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا ۳ بار بگوید
وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

Marfat.com

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمُجِيءَ إِلَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ
لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ۝
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُونَ ۝ يٰسٓ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝
إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝
تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ
آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ
أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِي
أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ۝
وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ شَاهَتِ الْوُجُوهُ
٣ بار بگوید - وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۝ وَقَدْ خَابَ
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ طٰسٓ ۝ طٰسٓمٓ ۝ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝
حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ رُفِعَتْ
بِأَمْرِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ كُلُّ بَلَاءٍ وَّقَضَاءٍ يَّجِيءُ
مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتِّ تَأْمَنُ بِإِذْنِ اللّٰهِ
تَعَالَىٰ مِنْ جَمِيعِ الْآفَاتِ وَالْعَاهَاتِ اَللّٰهُمَّ لَا
تَقْتُلْنِي بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنِي بِعَذَابِكَ وَعَافِنِي
قَبْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ أَعْمَالِنَا وَلَا
تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا وَكُفَّ أَيْدِي الظَّالِمِينَ
عَنَّا يَا حَفِيظُ احْفَظْنَا بِكُلِّ آيَاتِكَ وَرِعَايَتِكَ
وَيَسِّرْ أُمُوْرَنَا وَحَصِّلْ مُرَادَنَا وَاشْفِنَا وَاشْفِ مَرْضَانَا
وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَأَهْلِكْ أَعْدَاءَنَا يَا أَقْدَرَ
الْقَادِرِيْنَ ۝ حٰمٓ حُمَّ الْأَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا

لَا يُنْصَرُوْنَ ۞ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ۞ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ
الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ ۞ سَقْفُنَا
كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ ۞ حِمَايَتُنَا
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ سِتْرُ
الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا
بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۞
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۞ ۳ بار بگوید فَاللّٰهُ
خَيْرٌ حٰفِظًا ط وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ ۳ بار بگوید اِنَّ
وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۞
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۞ ہفت بار بگوید بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ ۳ بار بگوید وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۞ ۳ بار بگوید ؛

ختم شد حزب البحر

اِخْتَتام

يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ اُكْسُنِيْ مِنْ نُّوْرِكَ
وَعَلِّمْنِيْ مِنْ عِلْمِكَ وَفَهِّمْنِيْ عَنْكَ وَاَسْمِعْنِيْ
مِنْكَ وَاَبْصِرْنِيْ بِكَ وَاَقِمْنِيْ بِشُهُوْدِكَ وَعَرِّفْنِي
الطَّرِيْقَ اِلَيْكَ وَهَوِّنْهَا عَلَيَّ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ
يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ اِسْمَعْ دُعَائِيْ بِخَصَائِصِ

Marfat.com

لُطْفِكَ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن ۳ بار بگوید و دست بر زمین زند ۳ بار میکون از
دست راست انگشت سبابه استاده دارد - اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۳ مرتبه بگوید یَا عَظِیْمَ
السُّلْطَانِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا دَآئِمَ النِّعَمِ
یَا بَاسِطَ الرِّزْقِ یَا وَاسِعَ الْعَطَایَا یَا دَافِعَ الْبَلَایَا
یَا حَاضِرًا لَیْسَ بِغَآئِبٍ یَا مَوْجُوْدًا عِنْدَ الشَّدَآئِدِ
یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ یَا لَطِیْفَ الصُّنْعِ یَا حَلِیْمًا لَا یَعْجَلُ
اِقْضِ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ
السَّلَامِ الْمُتَنَزِّلِ الْمُقَدَّسِ الْقُدُّوْسِ الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ
یَا دَهْرُ یَا دَیْهُوْرُ یَا دَیْهَارُ یَا اَزَلُ یَا اَبَدُ یَا مَنْ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
یَا مَنْ لَّمْ یَزَلْ یَا هُوَ یَا هُوَ یَا هُوَ یَا مَنْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَّمْ یَعْلَمْ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ یَا
كَانُ یَا كَیْنَانُ یَا رُوْحُ یَا كَآئِنُ قَبْلَ كُلِّ
كَوْنٍ یَا كَآئِنُ بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ اِهْیًا اَشَرَاهِیًا
اَذُوْنِیْ اَصْبَاؤُتُ یَا مُجَلِّیَ عَظَآئِمِ الْاُمُوْرِ سُبْحٰنَكَ
عَلٰی حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحٰنَكَ عَلٰی عَفْوِكَ بَعْدَ
قُدْرَتِكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ لَیْسَ
كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

ختم شد

توضیح اشارات حزب البحر

جبکہ سَخِّرْ لَنَا ھٰذَا الْبَحْرَ پر پہنچے اپنے مطلب کی طرف اشارہ کرے اور کٓھٰیٰعٓصٓ کو تین بار تکرار کرے اور ہر بار مقابل ہر حرف کے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو باندھے اور کھولے اور کشائش مطالب کا خیال دل میں رکھے۔ طریقہ بند کرنے کا یہ ہے کہ خنصر دست راست یعنی چھوٹی انگلی داہنے ہاتھ کی ک پر اور ھ پر بنصر اور ی پر وسطےٰ اور ع پر شہادت یعنی سبابہ اور ص پر ابہام یعنی انگوٹھا بند کرے اسی صورت سے دوسرے کٓھٰیٰعٓصٓ پر ہر ایک کھولے اور تیسرے کٓھٰیٰعٓصٓ پر موجب طریقہ اول پھر بند کرے یہاں تک کہ اُنْصُرْنَا پر پہنچے اس پر پہلی انگلی وَافْتَحْ لَنَا پر دوسری وَاغْفِرْلَنَا پر تیسری وَارْحَمْنَا پر چوتھی وَارْزُقْنَا پر پانچویں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کھولتا جاوے رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا تا خَیْرُالرّٰزِقِیْنَ کو سات بار پڑھے پھر اسم مبارک یَا وَھَّابُ چودہ بار تکرار کرے وَاطْمِسْ سے لَا یَرْجِعُوْنَ تک دشمنوں اور شیطانوں وغیرہ کو خیال میں لا کر داہنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرے شَاھَتِ الْوُجُوْہُ کو تین مرتبہ پڑھے اور ہر بار دست راست کو زمین پر مارے اور دشمنوں کی ہلاکی کا تصور کرے اور پہلے حٰمٓ کو پڑھ کر داہنی طرف دوسرے کو بائیں طرف تیسرے کو آگے چوتھے کو پیچھے پانچویں کو اوپر آسمان کی طرف چھٹے کو نیچے زمین کی طرف دم کرے ساتویں حٰمٓ کو جب پڑھے اپنے ہاتھوں پر دم کرے اور تمام بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچیں پھیرے بعد اس کے جب کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا پر پہنچے ہر حرف کے مقابل سیدھے ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے کِفَایَتُنَا کو پڑھے اور اسی طرح مقابل ہر حرف حٰمٓعٓسٓقٓ کے بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے حِمَایَتُنَا کو کہے یہاں تک کہ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ پڑھ کر کھول دے۔

بعد ازاں ان کلمات کو تین تین بار تکرار کرے وہ یہ ہیں فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ اور فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ؕ اور اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ○ اور حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ سات بار پڑھنا چاہیے۔

پھر بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض و لا فی السماء و ھو السمیع العلیم ○ اور ولا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ○ کو تین تین بار تکرار کرے۔ پھر آمین کو تین مرتبہ تکرار کرے اور ہر مرتبہ ہاتھ زمین پر مارے یعنی بائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی کو کھڑا رکھے اور قبولیت دعا کا امیدوار رہے۔ اس بزرگوار دعا کے اور بہت سے خواص اور برکات ہیں۔ مگر بخوف طوالت درج کتاب ہذا نہیں کیے گئے۔

حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی بعض تحریراتِ دستخطی کی نقل

آپ کی صدہا تحریریں دربارہ مسائل شریعت و حقائق طریقت جو اہل اخلاص وقتاً فوقتاً بطور یادداشت یا بطور تبرک عرض کر کے لکھا لیتے تھے یا حضور انور خود اپنی مہربانی سے لکھ کر عنایت فرماتے تھے اہل محبت کے پاس موجود ہیں۔ چند ان میں سے جو طریقت کے متعلق ہیں اور خاکسار کو دستیاب ہوئیں افادۂ سالکین کے واسطے اس کتاب میں نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ طریق مشغولی بذکر

طریق مشغولی بذکر حق سبحانہ با توجہ بلطائف سبعہ تا دراں حرکت ذکر پیدا شود ایں ست کہ اول بیست و پنج (۲۵) بار استغفار بخواند باز بارواح طیبہ بزرگان علیہم الرحمۃ فاتحہ بخواند و بواسطہ آنہا از جناب الٰہی التجا و طلب فیض محبت و معرفت کند و صورت شخصے کہ ازو تلقین یافتہ باشد بارو بروئے حاضر نماید۔ اول از لطیفہ قلب کہ زیر پستانِ چپ بطرف سینہ فاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو راست ذکر کند۔ مفہوم اسم مبارک اللہ تعالیٰ کہ ذاتی ست بیچون سبحانہ در لحاظ داشتہ و نگہداشت خواطر گذشتہ و آیندہ توجہ بقلب کردہ و توجہ دل بہمان مفہوم مقدس داشتہ خیال اسم مبارک اللہ اللہ بگوید ہرگاہ حرکت در دل پیدا شود باز از لطیفہ روح کہ محل آن زیر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت ست متوجہ شدہ بزبان خیال ذکر کند باز از لطیفہ سر کہ محل آن برابر پستانِ چپ سینہ بفاصلہ دو انگشت ست باز از لطیفہ خفی کہ محل آن برابر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت ست بطرف سینہ باز از لطیفہ اخفیٰ کہ محل آن در عین وسط سینہ است باز از لطیفہ نفس کہ محل آن در پیشانی ست ذکر نماید باز از لطیفہ قلب توجہ بطرف تمام نمودہ بزبانِ خیال اللہ اللہ بگوید تا کہ حرکت در لطیفہ قالب ظاہر گردد دوئم ذکر نفی و اثبات ست

Marfat.com

زبان بکام چسپانیدہ بزبان خیال کلمہ لَآ از ناف تا دماغ و کلمہ اِلٰـہَ تا بدوش راست و کلمہ
اِلَّا اللّٰہُ بہ دل ضرب نماید بطورے کہ گذر این کلمہ بر لطائف خمسہ افتد و معنے کلمہ طیبہ نیست
ہیچ مقصود بجز ذات پاک در لحاظ دارد و در ذکر نفی و اثبات اگر حصر نفس نماید مفید باشد در
گفتن ذکر نفی و اثبات رعایت عدد طاق کند و بعد چند مرتبہ بگوید مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ -
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - و نفس بسیار بند نکند تا خفقان نشود بعد گفتن چند بار ذکر اسم ذات باشد یا
نفی و اثبات در خیال خود بگوید خداوندا مقصود توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ
این ہر دو ذکر خفیہ معمول ست ہرگاہ کیفیتے پیدا شود آن کیفیت نگاہ دارد و اگر مستور
شود باز ذکر کند تا کیفیت ملکہ شود - گفتہ اند کہ طریق وصول اِلی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ
سہ است یکے ذکر بشرائط آن دوم مراقبہ و آن توجہ فیاض ست و انتظار
فیض و نگہداشت خواطر سوم التزام صحبت شخصے کہ از صحبت او جمعیت و توجہ دست
دہد و کیفیتے کہ از و رسیدہ است نگہداشت بر تصور در نگاہ باید داشت - گفتہ کہ ذکر توجہ
بمبدءِ فیاض و توجہ بقلب و نگہداشت صورت آن بزرگ ہر سہ امر در ہر وقت و لحظہ باید
نمود و بے خطرگی یا کم خطرگی تا بچہار گھڑی مراقبہ مفید کند. وَهُوَ مَعَكُمْ
اَيْنَمَا كُنْتُمْ او تعالیٰ در لحاظ داشتہ ذکر کردہ باشد اسم ذات بجذبہ اقرب
و نفی و اثبات برائے نفی خواطر و آرزو ہائے مفید و محض توجہ بدل بحضرت حق سبحانہ و استغراق
و بے خودی و سکر می آرد و در مراقبہ معیت نسبت توحید وجودی و گرمی و ذوق و شوق و استغراق
و بے خودی و دیگر حالات پیدا شود انشاء اللہ تعالیٰ و تلاوت قرآن مجید و
درود و استغفار و کلمہ تمجید و کلمہ توحید وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ و نماز تہجد
و اشراق و چاشت و بعد از نماز مغرب نوافل این اوراد ممد جمعیت و نسبت باطن
می شود و آن توجہ الی اللہ است بانکسار تمام و صبر و قناعت و رضا و تسلیم و تفویض و
توکل و عفو و صفح و سکوت و دوام ذکر و توجہ از اسباب قرب است - ع
تا یار کرا باشد و میلش بکہ باشد
بعد حصول کیفیات نسبت مراقبہ اقربیت و معیت و مراقبہ اسم الباطن و مراقبہ ذات بحت معری
عن جمیع الشیون و دیگر مراقبات اگر ارادہ الٰہی باشد سبحانہ پیش خواہد آمد و طریقہ بزرگان
احمدی ہمیں مراقبات است فقط -

Marfat.com

۲- خلاصہ بیان سلوک مجدّدیہ و مقاماتِ باطنی

باید کہ راہِ ملاقات اہلِ دنیا مہما امکن بر بندند و بزاویہ نامرادی خو کنند و حلاوت چند روزہ در تحصیل زادِ آخرت مصروف دارند و سائر امور بحضرت حق جل و علا بسپارند رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ و اگر طبیعت شوقِ صحرا کند بسیر صحرا بر آیند بالجملہ ہر کجا خود نباشی آنجا باش وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی والتزم متابعۃ المصطفٰی صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلّم

معلوم باد کہ لطائف سبعہ اند قلب و روح و سرّ و خفی و اخفٰی و نفس و قالب این جملہ را ولایت صغرٰی گویند و ہر سہ دوائر نفس و قوس را ولایت کبرٰی گویند و ازیں مقام تا انتہا مراقبہ معبودیت صرفہ کہ ختم سلوک طریقہ انیقہ مجددیہ است ولایت علیا خوانند (۱) مراقبہ حضور اعنی اَللّٰهُ حَاضِرِیْ آن ذات پاک کہ وصف او احدیت صرفہ است فیض آن بر لطیفہ قلب فَاِنَّ اللّٰهَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

(۲) مراقبہ معیت اعنی اَللّٰهُ مَعِیْ - وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ آن ذات پاک کہ وصف او معیت بیچون و چگون ست فیض آن بر لطیفہ قلب می آید-

(۳) مراقبہ اقربیت نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ط آن ذات پاک کہ از من بمن نزدیک تر ست فیض او بر دائرہ سافلہ نفس می آید-

(۴) مراقبہ محبتِ عامہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ آن ذات پاک کہ وصف او محبت ست فیض آن بر دائرہ عالیہ نفس می آید- (۵) مراقبہ مسمّے الباطن آن ذات پاک مسمّے الباطن ست فیض آن بر عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک می آید-

(۶) مراقبہ کمالات نبوت آن ذات پاک معری عن جمیع الاعتبارات السابقۃ کہ کمالاتِ نبوت ناشی از وست فیض آن بر عناصر خاک می آید- (۷) مراقبہ کمالاتِ رسالت - آن ذات پاک کہ کمالاتِ رسالت ناشی از وست فیض آن بر ہیئت وحدانی می آید و علٰی ہذا القیاس- (۸) مراقبہ کمالات اولوالعزم یعنی آن ذات پاک کہ کمالات اولوالعزم ناشی از وست تا آخر- (۹) مراقبہ حقیقت ابراہیمی آن ذات پاک کہ حقیقت ابراہیمی ناشی از وست فیض آن بر ہیئت وحدانی می آید و قس علٰی ہذا- (۱۰) مراقبہ حقیقت موسوی کہ عبارت از محبت ذاتی ست فیض آن المخ

Marfat.com

(۱۱) مراقبہ حقیقت محمدی کہ عبارت از محبوبیت ذاتی است الخ و (۱۲) مراقبہ حقیقت احمدی کہ عبارت از محبت و محبوبیت ممتزجہ است الخ (۱۳) مراقبہ حب صرفہ آن ذات پاک کہ منشأ حقائق سابقہ است فیض آن برہیئت وحدانی می آید (۱۴) مراقبہ حقیقت کعبۃ اللہ صفت او ست و عبارت از حقیقت ذکر ناشی او سبحانہ است فیض آن برہیئت وحدانی می آید و بر ہمیں قیاس است (۱۵) مراقبہ حقیقت القرآن کہ عبارت از مبدء وسعت بیچونی تعالیٰ و تقدس است (۱۶) و مراقبہ حقیقت صلوٰۃ کہ عبارت از کمال وسعت بیچونی حضرت ذات پاک است (۱۷) مراقبہ معبودیت صرفہ کہ عبارت از معبودیت صرفہ مطلقہ است و ختم سلوک طریقہ انیقہ مجددیہ بر آن است تمام شد خلاصہ علم باطن و سلوک مجددیہ رزق اللہ لی ولکم حلاوتہ وذوقہ ۔

۳۔ طریق توجہ دادن پیر بمریدان و تعریف آن

التوجہ الانعکاس الباطن و انصباب ما فیہ فی بواطن المریدین وقلوبھم و معمول اینست کہ شدہ شدہ روز توجہ القائی ذکر بہر یک لطیفہ می نماید بعون اللہ تعالیٰ ہمہ لطائف ذاکر می گردند و بہمیں طریق القاء انوار ہر مقام الیٰ ما شاء اللہ تعالیٰ می نمایند و بوقت توجہ نمودن متوجہ بہ پیران کبار باشند و بواسطہ آنہا از جناب الٰہی فتح ابواب طلب خواہند گاہے صورت خود صورت مرشد تصور یدہ توجہ می نمایند و گاہے خود را عدم ساختہ بجائے حضرت پیران و خواجہ خواجگان خواجہ شاہ نقشبند صاحب یا حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما دانستہ القائی نسبت مے فرمایند و توجہ برائے کشف آنست کہ انوار قلب خود بر چشم سالکان لقا نمایند و طریق توجہ برائے ازالہ مرض آنست کہ فاتحہ بارواح طیبہ حضرات پیران کبار نقشبندیہ قدس سرہم خواندہ بکصد و ہفت بار اسم یا شافی خواندہ متوجہ بانوار فیوض این اسم مبارک گردد و فتیکہ انوار فیوض اسم مبارک مذکور فائز شود توجہ بازالہ مرض نمایند فقط ۔

۴ مسئلہ استعانت از اولیاء اللہ

سوال : استعانت از اہل قبور جائز است یا نہ ؟
جواب : استمداد از اہل قبور باتفاق

اکثر علماء عظام و صوفیہ کرام جائز است و نزد اہل کشف از اجلی بدیہیات بلکہ موجب فیوضات است کیف لا وقد وقع فی الحدیث الصحیح اذا انفلتت دابۃ احدکم فلیقل یا عباد اللہ اعینونی قال العلی القاری فی شرحہ المراد من عباد اللہ الابدال و ارواح الکمال و قال

حسان شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؎

رسول اللہ ضاق بی الفضاء ۔۔۔ وجل الخطب وانقطع الرجاء

وقال الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ۔۔۔ ما لعجزی سواک مستندی

کن رحیما لذلتی واشفع ۔۔۔ یا شفیع الوری الی الصمد

شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی در تفسیر عزیزی در ذیل آیت ایاک نستعین می نویسند استعانت از غیر بوجہیکہ اعتماد بران غیر باشد حرام است واگر او را محض مظہر عون الٰہی داند حرام نیست واولیا بدیں نوع استعانت نمودہ اند انتہی وجائے دیگرمے فرمایند۔ وبعضے از خواص اولیاء اللہ کہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند درین حالت ہم تصرف در دنیا دادہ واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمے گردد واویسیان تحصیل کمالات باطنی از آنہامے نمایند وارباب حاجات درمطالب حل مشکلات خود از آنہامے طلبند ومے یابند وزبانِ حال آنہا درآن وقت ہم مترنم بایں مقالات است ؎

من مے آیم بجان گر تو آئی بتن ؛ ومولانا ثناء اللہ پانی پتی در تفسیر مظہری وغیرہ مے نویسند ارواح الکمل یمدون اولیاءہم ویدمرون علی اعداءہم ۔حضرت غوث اعظم در بعض کتب خود ارشاد فرمودہ اند من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ وقال العلی القاری فی شرحہ للمشکوٰۃ فی موضع آخر- الارواح الطیبۃ اذا تجردت عن العلائق الجسمانیۃ والتحقت بالملاء الاعلی تری الکل کالمشاھدۃ وھذا القدر یکفی للمنصف النبیل۔

نصیحت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت مے کنم بشنو اگر مرد مسلمانے

قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد- یا ایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم- یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا ربکم واخشوا یوما لا یجزی والد عن ولدہ ولا مولود ھو جاز عن والدہ شیئاً- وقال

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان الدنیا خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا
فناظر کیف تعملون **امابعد** در حدیث صحیح واقع شدہ کہ الدین النصیحۃ لہذا بما
واخلاص النصیحت کردہ میشود کہ صلوٰۃ خمسہ یعنی نماز پنجگانہ را در اوقات مستحبہ ادا نمایند ان الصلوٰۃ
کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا و جد و جہد نمایند کہ نماز بجماعت ادا کردہ شود قال
اللہ تعالی وارکعوا مع الراکعین وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ
الجماعۃ تفضل علی صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ [illegible] اوقات را در ذکر و فکر
مصروف دارند۔ نظر بر قدم و ہوش در دم در طریقہ علیہ نقشبندیہ [illegible] دل و نظر را
از ماسوی اللہ محفوظ باید داشت القلب عرش الرحمن والنظر الی الاجنبیۃ
سہم مسموم من سہام ابلیس ؎

خوی سگانست بہر سو نگاہ | شیر سر افگندہ رود [illegible]

قال اللہ تعالی ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ ط وساء سبیلا وقولہ تعالی قل للمؤمنین
یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فروجہم ذلک ازکی لہم ان اللہ خبیر بما یصنعون وقال
لقمان لابنہ یا بنی امش خلف الاسد ولا تمش خلف امرءۃ اجنبیۃ وقال یوسف
علیہ السلام عند منازعۃ زلیخا ؎

ہمین ترسم کہ در روز قیامت | کہ افتد بر گنہگاران غرامت
سزائے آن جفا کیشان نویسند | مرا سر دفتر ایشان نویسند

پدر چون دور عمرش منقضی گشت | مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت
کہ شہوت آتش است از وے بپرہیز | بخود بر آتش دوزخ مکن تیز سعدی

بہر گل سرخ کردم سرخ دیدہ | کنون از ہر مژہ خونم چکیدہ
نظر گر سوی در سبے آبیم کرد | سر اشک آب بروئے کارم آورد جامی

نماز تہجد و اشراق موجب ترقی درجات است۔ وفی الحدیث الایمان بضع وسبعون شعبۃ
افضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من
الایمان والحیاء ان لا یراک مولاک حیث نہاک۔ غرض کہ خود را پابند شریعت باید ساخت و
از ہر دری ظاہر و باطن احتراز باید نمود رزاق مطلق حق تعالی است ؎ مہ ندہد کس تا ندہاند ترا ؎
؎ اندک گفتم بیش تو از غم دل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است ؎ والسلام و بہ تم الکلام۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقر نامہ

الحمد للہ سلام علی عبادہ الذین اصطفی وبعد فقد سألنی سائل بلسان الحال عن معنی الفقر فقلت مجیباً لہ ترک الاثام والذکر علی الدوام وقلۃ الطعام وقلۃ الکلام وقلۃ الاختلاط مع الانام و الصلوٰۃ بالمیل والناس نیام۔ والصلوٰۃ بحضور القلب علی سید الانام فمن عمل بما حررنا فسیؤتیہ اللہ اجراً عظیماً ومن نکث فقد خسر خسراناً مبیناً والسلام وبہ تم الکلام ۔ یہ نصیحت نامہ وفقر نامہ حضرت قبلہ نے پیر سلطان سکندر صاحب ساکن خوشاب کو بوقت اجازت لکھ کر عطا فرمایا تھا۔ پھر مولوی غلام محمد صاحب ساکن کوٹ بھائی خاں نے ہر دو کا سلیس ترجمہ ہندوستانی زبان میں کر کے طبع کرایا اور پیر بھائیوں میں تقسیم کیا۔

(حاشیہ: علیہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲ محمدکی طرف اشارہ ہے ۱۲)

حضرت قبلہ روحی فداہ کے بعض ملفوظات

ملفوظ ۱ ملخص و منقول از کتاب حسن سلوا مصنفہ مولوی محمد محبوب عالم صاحب ہادی مرحوم

حضرت ما مقتدائے ناس و عام ‏ قبلۂ دین کعبۂ عالم تمام
بادشاہ ملک عرفان خدا ‏ قطب عالم معدن فیض ھدے
ابلغ البلغاء و افصح ھر فصیح ‏ راز دان حق چہ خفی و صریح
اعلم العلماء اشرف ہر شریف ‏ در زمان خویش ثانی بوحنیف
اوستادِ ما و مخدوم جہان ‏ فیض یاب از وے زمین و آسمان
حامئ شرع رسول مجتبےٰ ‏ خواجۂ عالم غلام مرتضےٰ
روزے اندر دست خود یک سیب داشت ‏ کز زنخدان بتان صد زیب داشت
بندہ چون ہجرت ازوطان داشت ‏ بیشتر سوئے وطن میلان داشت
از وداع موطن اصلئے خویش ‏ زردی رخ سیب آسا داشت بیش
دائما فرمودی آن آگاہ دل ‏ پند ھا بہر قرار آہ دل

Marfat.com

گفتی ار خواهی کمال ای هوشمند   باشدش صابر بردبار آباد چیست
اندران روزی چو رفتم در جناب   بهر استشاد بنهادم کتاب
گفت مولانا همه علم و هنر   اندرین یک سیب بینم سربسر
شش شروط آمد بشان مستفید   بهر تحصیل کمال نفس مرید
گر نباشد آن شش اندر خاطرش   حاصلش بود کمال از رهبرش
آن همه در ضمن سیب اینک تمام   چشم معنی بین کشا اندر کلام
شرط اول آنکه دارد از سداد   با مربی رابطهٔ حب و اعتقاد
شرط دوم آنکه حرکات و سکون   از اجازت پیر خود نارد برون
در ید غسال چون مرده بود   تا ز فیض پیر خود فائض شود
شرط سوم اینکه باشد آن مرید   از توجه جالب فیض مفید
دو دلی بگذاشته یک دل شود   جانب آن قبلهٔ مستقبل شود
پخته گیرد دامن او را و بس   چشم دل مائل نسازد سوی کس
شرط چارم آنکه جام حرص دل   بشکند بر سنگ دلبند مدل
روز و شب در رشد خود شاغل بود   ز اشتغال غیر دل غافل بود
شرط پنجم آنکه وقت ارشاد   هر چه بروی میرسد از ابر و باد
حائل آن جمله شد تنها شود   از غم و آسیب بی پروا شود
شرط ششم اینکه تا رشد کمال   ذاتش ندهد ز دست اتصال
چونکه کامل گشت از این انضباط   داشت با مرشد مکمل ارتباط
پس اگر خواهد که چون مرشد شود   در خود تکمیل مسترشد شود
از خصائل و خلق و عادت پیر خود   یکسر مو سر نه پیچد زان او
جان و جسم خود فنا فی الله کند   شیشهٔ هستی خود را بشکند
از سر نو صد ریاضت آورد   تا ز شاخ مرشدیت برخورد
هم بشان پیر واجب دان سه چیز   کان شرط رشد آمد ای عزیز
اول آن مرشد مهیا دارد آن   که باد هست احتیاج طالبان
بلکه بخورد آنچه خود از نان و آب   طالبان را زو کند هم بهره یاب

Marfat.com

دومی شرط آنکه آن صاحب کرم   در شریعت حق بود ثابت قدم
شرط سوم آنکه از تکمیل شان   یک نفس غفلت نیارد درمیان
فرق نارد در ضعیف و در قوی   جمله یکسان چه فقیر و چه غنی
بعد ازین تمهید آن مولائے ما   گلبن باغ شریعت مصطفےٰ
گفت نکته بشنوم سوئے مامضی   پس ببین این سبب اندر دست ما
هر که این سه شرط حاصل خود است   آمد رخت اندر وجودش مرشد است
بین عجب کاری نکوهائے خدا   جملۂ شرط ارشاد آرد ادا
گر روز دیاد و اگر باران شود   رشتۂ وصلت زمرشد نگسلد
روز و شب ماند بمرشد متصل   منقطع گردد شود گر منفصل
سر کلاه رنج بر سر مے خورد   از تعلق رشتۂ خود نگسلد
... چو قلبی اعتقاد   واسطه گردد برائے ارشاد
کودک از زان رگ نافش غذا   میرساند هر زمان صد صد غذا
آن عنا دیگر شود زو منقطع   مے شود آن استفاضه مرتفع
صاف بوده از علائق غیر هم   جان با و پیوسته دارد دمبدم
هر نفس با عادت شجره شود   نیز آرامش بآرامش بود
با چنین رنج و چنین ضرر والم   سرخ گردد چهرهٔ زردش بهم
بعد مدت خامگی طبع وے   پختگی حاصل کند لے خضر پے
آن مکمل با کمالش چون کند   اولین بر روئے خاکش افگند
گو که آن پیرش وصیت میدهد   چونکه دستار اجازت میدهد
تا تو گر خواهی مکمل مے شوی   همچو من بر اوج عزت مے روی
دیگر آن شیخ تو حاصل کنند   خویش را از رشد تو کامل کنند
همچو من اول باین شرط کمال   روئے خود بر خاک کن دان پائمال
از نداند جامه حرص خود شکن   حلۂ آرایش خود دور کن
پوستین سرخ در گور فنا   خوردۂ مور و مگس کن در عبا
بر سر خود خاک افگن اے حزین   روز و شب میخور حرارت زمین

Marfat.com

تا سحاب لطف و فضل کردگار   بر سرت بارد بهنگام بهار
از هوائے سبزه آرائے خدا   چون سلیمان مے خرامی بر هوا
صد هزاران مرغ داؤدی صدا   بر تو جمع آیند صد رونق فزا
اندر آندم مرشد دگران شوی   شجرۂ تکمیل را زان پس تپی
شاخ مقصودت کنون سر بر زند   حق هزاران ثمره در دستت افگند
لیک با شرطیکه هر چه از گرم و سرد   ز ابر و باد و ژاله و آزار و درد
آنچه از کار قضا بر تو رسد   پیش و پس هرگز نسازی پائے خود
این زمان متعارف عالم شوی   در خور تکمیل غیر آندم شوی
بین دگر کارے که آن شجر علا   جمله را یکسان رساند اغتذا
آن تری کز بیخ یزدانش دهد   در دلِ طلباء خود یکسان نهد
روز و شب مسترشدانِ او هزار   زو نمایند اخذ فیض بے شمار
چونکه از اخلاق و خویهائے خویش   پختگی جسم و جان آرند پیش
در زمان اندک و ایام چند   بر زنخدانِ بتان لب مے زنند
غل و غش از نقد خود بیرون کنند   کرخیٔ رخ همچون زر افزون کنند
بعض با تصدیع بسیار و گزند   بعد مدتها بایں رتبه رسند
بعضے از بدبختی خود زان بمام   منقطع گردیده مے مانند خام
آن وسیله فیض و تار اعتقاد   بگسلد محروم ماند از رشاد
تا هنوز از فیض برنخورند و زود   خویش را دانند کامل در وجود
زین سبب مردود از مرشد شوند   رشته هائے استفاده بگسلند
بعضے از شومیئے و استعداد بد   دائما مانند نزد پیر خود
همچنان محروم مے مانند و خام   همچو شاخ خشک غیر از رنگ فام
آن درخت سیب پرور را اگر   صد صد آسیب زمان بخورد ببر
تیشۂ صرصر بحلق خود خورد   صد ضروب ژاله برتن آورد
ور شود بادے و ور باران بهم   ز استقامت برندارد یک قدم
دیگران را زیر سایه جا دهد   خویش را در گرمئ خور مے نهد

روز و شب با صحبتِ طلبائے خود — استقامت دارد اندر جائے خود
ہمچنین فرض ست بہر ہر مفیض — کو نہ ہم دارد دریغ از مستفیض
آنچہ از فیضان خود حاصل کند — مستفیضان را باو واصل کند
چونکہ از فیضان خود کامل کند — از جناب خویش پس فاصل کند
تاکہ رو بر موطن اصلی رود — گمرہان را ہمچو وے مرشد شود

ملفوظ (۲) ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت مرشد کی خدمت میں وظیفہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ فرمایا کہ مرشد کامل کے حضور میں کوئی وظیفہ اور ورد پڑھنا بے ادبی میں داخل ہے پیر کی خدمت میں صرف بیٹھنا ہی اعلےٰ درجہ کا وظیفہ ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء — بہتر از صد سالہ بودن در تقیٰ

پھر فرمایا کہ ہم جب للہ شریف جاتے ہیں تو سبحہ تسبیح گھر میں رکھ جاتے ہیں۔

عادت شریف آپ اپنے پیر و مرشد اعلحضرت للّٰہی کے حضور میں ایک عاجز درویش کی طرح نہایت ادب کے ساتھ حاضر ہوتے تھے اور بعد از مصافحہ بہ نیاز ادب پیچھے ہو کر بیٹھتے تھے۔ حاضر ہونے سے پہلے ہی عمامہ مبارک سر سے اتار کر صرف باریک ٹوپی سر پر رکھ لیتے تھے۔ للہ شریف جاتے وقت سواری کے گھوڑے کو بمقام ڈھوڈھی جہاں سے للہ شریف میل ڈیڑھ کے فاصلہ پر ہے چھوڑ کر باوجود فرطِ ضعف و لطافتِ جسم کے پیادہ پا تشریف لے جاتے تھے۔

ملفوظ (۳) ارشاد فرمایا کہ جس قدر پرہیزگاری اور صلاحیت اور یادِ الٰہی زیادہ ہو اسی قدر چہرہ پر صفائی اور رونق آتی جاتی ہے۔ کوئی مصنوعی صفائی جو ظاہری کوششوں سے کی جاوے اس اصلی صفائی کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

ملفوظ (۴) فرمایا کہ سلوک میں محبت شیخ کامل بڑی بھاری شرط ہے پھر مثنوی شریف کا یہ مصرع "از محبت مسہا زر مے شود" پڑھ کر خواجہ فریدالدین شکر گنج کی محبت کا قصہ کہ خواجہ صاحب کے پیر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ ان کو حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کی قدمبوسی کے واسطے ارشاد کرتے تھے اور وہ انہی کے پاؤں پر گرتے تھے۔ بیان فرمایا بعد ازاں ایاز کی محبت کے چند قصے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ بطور مثال بیان فرمائے۔

ملفوظ (۵) ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ بدمذہب آدمی مثل وہابی نیچری رافضی کی صحبت میں بیٹھنا چاہیئے یا نہیں فرمایا کہ ہرگز نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

صحبت بد راہ تبہ میکند　　دیگ سیہ جامہ سیہ میکند

سائل نے عرض کی کہ حضرت کیا صرف پاس بیٹھنے سے بھی تاثیر ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ کیا آگ کے پاس بیٹھنے سے اُس کی تاثیر نہیں ہوتی۔ سائل چُپ ہو گیا۔

ملفوظ (۶) ایک دن حضور میں سماع اور جہر کا ذکر ہوا فرمایا کہ اگرچہ بعض طریقوں میں سماع اور جہر بھی وسائل تقرب قرار دئیے گئے ہیں مگر اس قدر افراط جو اب اُن میں ہو گیا ہے پہلے ہرگز نہ تھا۔ سماع بالمزامیر اور جہر مفرط جس سے ایذا پیدا ہو شریعت میں ممنوع ہیں اسی واسطے حضرت خواجہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے وقوف قلبی اور ذکر خفی کو اختیار فرمایا۔

عادت شریف آپ قرآن شریف زیادہ سنتے تھے اور بعض مواقع مثل عرس معراج شریف و عرس وفات وغیرہ پر نعت سرور کائنات بھی سن لیتے تھے مگر ایسے اشخاص سے جو سادہ لہجہ میں پڑھیں۔ اگر کوئی ایسی طرز سے پڑھنا شروع کرتا جس سے راگ کی بُو آتی یا ایسی طرز پیدا ہوتی جو معمول فساق ہے تو آپ اُس کو فوراً روک دیتے تھے فرمایا کہ اس معاملہ میں رفتہ رفتہ افراط ہو گیا ہے پہلے بزرگ صرف قرآن شریف کے سننے سے لذت حاصل کرتے تھے اور پیچھے بعض چند اشعار بھی سُن لیا کرتے تھے۔ پیچھے پیچھے زیادتی شروع ہو گئی جو علاوہ مخالفت شریعت مقتدایان خلق کے لیے بالکل نازیبا ہے۔

ملفوظ (۷) منقول از کتاب نور الابصار مصنفہ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم (نظم)

گفت مرا مرشد عالی امم　　نیمۂ راہ است نظر بر قدم
شرع مکن دیدن نا محرمان　　بد نظری تیر سم آلودہ دان
سُرخیٔ چشمت بسیاہ و سپید　　زرد شدے او ہست بروز امید
باشد اگر چشم نداری نگاہ　　روئے تو چون مردم دیدہ سیاہ
باعث شہوت بود اول نظر　　تخم فساد است بجان و جگر
رفت مزیدے بدر میرزا　　چشم وے افتادہ برہ بر نساء
مظہر جانان بامے حق پرست　　گفت کہ چشم تو زنا کردہ است
دید فرود آر بشہر و دیار　　سگ نخرد شد چو نہ بیند شکار

اشعار منقولہ میں مرشد عالی ہمم سے مراد حضرت قبلہ روحی فداہ ہیں اور میرزا سے مراد حضرت مرزا جانجانان دہلوی رحمۃ اللہ ہیں۔

عادت شریف آپ ہمیشہ نظر بر قدم اور نہایت آہستہ چلتے تھے و عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونًا کا نمونہ خوب نظر آتا تھا۔ بازاروں اور عام کوچوں سے گذرنا آپ کو نہایت شاق معلوم ہوتا تھا۔ جب کسی بازار سے گذرنے کا اتفاق ہوتا تو چہرہ مبارک ڈھانپ کر نہایت تیزی سے گزرتے اور ہرگز کسی طرف نظر نہ پھیرتے تھے۔

ملفوظ (۸) ایک دن اولیائے کرام کے کلمات کا ذکر آیا فرمایا سخن مردان نامردان را مرد کند و مردان را فرد کند و فردان را گم کند۔ پھر یہ شعر زیب زبان فیض بیان فرمایا ؎

خاک مردان خدا باش کہ در کشتیٔ نوحؑ ہست خاکے کہ بآبے نخرد طوفان را

ملفوظ (۹) کوٹ بھائیخان ہیں مولوی غلام محمد صاحب نے عرض کی کہ حضرت میں رات کو ڈرتا ہوں جب سوتا ہوں خیالات فاسدہ آنے لگتے ہیں۔ فرمایا کہ سات بار آیت الکرسی اور سات بار قل اعوذ برب الفلق اور سات بار قل اعوذ برب الناس پڑھ کر سونا چاہیئے۔

ملفوظ (۱۰) مولوی غلام محمد صاحب کوٹوی کو فرمایا کہ ایک شخص کا خط آیا ہے جس کے اخیر میں مرقوم ہے کہ (راقم الحروف بے وقوف) اس کا جواب لکھو اور بعد تحریر اسلام علیہ مقرونہ یہ تحریر کرنا کہ آنچہ خود را بے وقوف نوشتہ اند عین وقوف نمودہ اند ؎

ہر کہ خود ... مرد آں بود۔

ملفوظ (۱۱) ایک دن حسد کا ذکر آیا فرمایا کہ ابوجہل کو ابو الحکم کہا کرتے تھے جب آنحضرت صلعم کے ساتھ حسد شروع کیا ابوجہل مشہور ہو گیا۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

بو الحکم نامش بدو بوجہل شد اے بسا کس از حسد نااہل شد

پھر فرمایا کہ الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب پھر فرمایا جو کسی کے ساتھ محبت رکھے گا وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔ المرء مع من احبّ۔

ملفوظ (۱۲) ایک دن ایک پیرزادہ داخل طریق ہوا اور عرض کی کہ طریقہ علیہ نقشبندیہ میں داخل

Marfat.com

ہونے سے کیا حاصل ہوتا ہے فرمایا کہ من دخلہ کان امنا۔

ملفوظ (۱۳) ملک شیر محمد خاں ٹوانا نے عرض کی کہ یزید اور اس کے اعوان کے حق میں کیا کہنا چاہیئے کیا اس کو لعنت ڈالنی چاہیئے یا نہیں۔ فرمایا کہ تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانو ایعملون۔

ملفوظ (۱۴) منقول از مجموعہ ملفوظات فارسے جمع کردہ میاں اللہ دین صاحب خوشابی مقرب بارگاہ حضرت قبلہ روحی فداہ میفرمودند کہ مثل حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در اتباع سنت سنیہ و علو نظر در اسماء وصفات و ذات الٰہی سبحانہ و معارف دقیقہ صحیحہ کہ اصلاً مخالف شرع نیست و درین امت ہیچکس بنظر نے آید حقائق ایشان مطابق انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اولیا ازاں چہ دریا بند بزرگے از حضرت سید عالم صلعم در مراقبہ پرسید کہ در حق مجدد چہ می فرمایند فرمودند کہ ما را چہار خلیفہ اند پنجم ایشان شیخ احمدؒ است و جناب مرزا جانجاناں دہلوی رحمہ اللہ در عالم مرکاشفہ ازاں حضرت صلعم پرسیدند فرمودند کہ مثل ایشان در امت من دیگر کیست۔

ملفوظ (۱۵) ایک شخص کوٹ بھائیخان کا جو آپ کا مرید تھا ایک دن حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ حضرت فلاں شخص مجھ کو ہمیشہ ایذا دیتا ہے براہ مہربانی کوئی کلام ارشاد فرمائی جاوے جس کے پڑھنے سے خدا تعالیٰ اس کو ہلاک فرماوے۔ فرمایا کہ اس شخص نے خوردسالی میں فقیر کو ایک دفعہ اپنے کاندھوں پر سوار کیا تھا۔ اب یہ لائق نہیں کہ فقیر کی طرف سے اس کو ایذا پہنچے پھر فرمایا کہ جو شخص کسی بزرگ کی کچھ بھی خدمت کرے خواہ کسی قسم کی ہو اس کو ضرور اس کا نفع پہنچ جاتا ہے خواہ اس جہان میں خواہ آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ بالکلیہ خالی ہرگز نہ رہے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ۔

ملفوظ (۱۶) فرمایا کہ سالک کو اکثر یہ دعا مانگنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ اعطنی حبك وحب من یحبك وحب عمل یقربنی الیك پھر فرمایا کہ فقیر اکثر یہ دعا مانگتا ہے اللھم احرق قلبی بنار عشقك۔ اور یہ کہ اللھم اذقنی حلاوتك اور یہ کہ اللھم اغفرلنا ولمن احبنا ولمن صلے خلفنا ولمن زارنا۔

ملفوظ (۱۷) ایک دن حضور اقدس میں بعض اولیاء اللہ کے اون کلمات کا ذکر آیا جو بظاہر مخالف شریعت ہوتے ہیں فرمایا کہ اہل حال سے غلبہ حال کے وقت جو الفاظ و کلمات صادر ہو جاتے ہیں وہ اس میں سخت معذور ہوتے ہیں حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ نے ایکدفعہ جب

Marfat.com

حالت مستی غالب ہوئی فرمایا کہ سبحانی ما اعظم شانی جب ہوش میں آئے تو مریدوں نے عرض کی کہ آپنے یہ کلمہ زبان سے نکالا تھا فرمایا کہ اگر پھر میں ایسا کلمہ زبان سے نکالوں تو مجھے تلوار سے مارنا جب پھر حالت آئی تو پھر بھی کلمہ زبان سے نکلا۔ ہمنشین لوگ حسب فرمان آپکے، آپ کو تلواروں سے مارنے لگے، لیکن جسم مبارک پر بقدر یک سر موئے زخم نہ ہوا جب ہوش میں آئے فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ مارا۔ انہوں نے عرض کی کہ حضرت مارا تو تھا لیکن تلواروں نے کوئی اثر آپ کے جسم مبارک پر نہیں کیا فرمایا کہ یہ سرّ الٰہی ہے مولوی رومؒ نے فرمایا ہے کہ ؎

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ملفوظ (۱۸) منقول از مجموعہ ملفوظات مؤلفہٗ میاں اللہ دین صاحب خوشابی۔ روزے ذکر حضرت محبوب سبحانی سید شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ درمیان آمد ارشاد فرمودند کہ حضرت غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانیؓ بکمالات عالیہ و کرامات جلیلہ دریں امت مرحومہ یکتا اند در وعظ ایشان قریب صد ہزار مردم حاضر میشدند کہ درآنہا علماؑ و اتقیاؑ و صلحاؑ بکثرت می بودند و بسبب ازدحام خلق در صحرا رفتہ وعظ مے فرمودند آواز مبارک درگوش قریب و بعید یکساں مے رسید یکبار وعظ مے فرمودند کہ ابر تند غریدن گرفت و باراں شروع گردید نظر بآسمان کردہ فرمودند کہ انا الجامع وانت المشتت یعنی من جمع میکنم و تو متفرق مے سازی ہماں وقت باران موقوف شد و ابر متفرق گردید۔ وقتے خضر علیہ السلام بر ہوا میگذشتند بآواز بلند فرمودند کہ اے اسرائیلی بیا و کلام محمدی بشنو۔ بعد فراغ از وعظ مے فرمودند کہ وجعلنا من القال الی الحال۔

ملفوظ (۱۹) فرمایا کہ واصلان حق دو قسم ہیں ولی اللہ اور خلیفۃ اللہ شیوۂ ولی اللہ رضا بقضا ہے اور شیوۂ خلیفۃ اللہ کبھی رضا بقضا اور کبھی برعایت خلق تصرف فی الامر ہوتا ہے پھر یہ عبارت پڑھی الولی ینصرف لا ینتصر والخلیفۃ ینصرف و ینتصر اس کے بعد چند قصے اس امر کے واضح کرنے کے واسطے اذکار انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سے بیان فرما کر طالبین کو مستفیض فرمایا۔

ملفوظ (۲۰) فرمایا کہ اولیاء اللہ پر دو قسم کے وقت آتے ہیں۔ ایک وقت بست اور دوسرا وسعت۔ بست کے وقت سکوت اور تحیر طبیعت پر غالب ہوتا ہے۔ اور وسعت کے وقت زبان کھل جاتی ہے ایسی ہی حالت میں بعض اولیاء اللہ سے کلمات تعلی صادر ہوئے ہیں۔ جیسا کہ قصیدہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ وغیر ذلک حضرت یعقوب علیہ السلام کا مقولہ ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم   گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

Marfat.com

انہی ہر دو واقعات کی طرف اشارہ ہے بعدازیں! اولیاء کرام کے چند قصے ہر دو حالات کے بیان فرمائے۔

ملفوظ (۲۱) منظوم

منقول از کتاب نورالابصار
مصنفہ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

مرشد من تاج سر راستان ——— گفت شبے نزد من این داستان
بود یکے دزد شہ رہزنان ——— عمر ہمہ باختہ غارت کنان
پیر شد و طاقتِ دزدی نماند ——— قوم سوارق ز حریفان بخواند
گفت نہ خیزم ز زمین جز عصا ——— در من طاقتِ دزدی کجا
کردہ ام اندیشہ سر انجام کار ——— بو کہ بعیشم گذرد روزگار
بہ کہ بہم یار و موافق شویم ——— از وطن خود بمسافت رویم
پیش روم بفقیری لباس ——— وجد کنم رقص بمکر و قیاس
جائے کنم بر در شہر کلان ——— صومعہ سازم بمقام فلان
ہیچ نیارم سخنے بر لسان ——— تا نشناسند فریبم کسان
پس ز شما بہ کہ یک اعمے شود ——— چوب بہر سوزند و کج رود
پیش من آید بہزار انکسار ——— عرض دعائے کندم بار بار
سر بنہد در قدمم چند روز ——— دم کنمش باز بصد درد و سوز
چشم منور کند و خوش دود ——— شکر بسے گوید و خادم شود
در عقبش بازیکے از شما ——— عاجز و مفلوج شود دست و پا
چار کسانش بفریب و ہنر ——— پیش من آرند بدوش و بسر
چوں کنمش لمس بدست دعا ——— زود شود ثابت و قائم بپاء
پس چو شوم من بفقیری علم ——— یک ز شما آید و محبوس دم
مردہ بصورت بسر نعش خوار ——— گشتہ بدوش دو سہ دیگر سوار
نفخۂ قم چون بسرش خود زنم ——— زود بخیزد کہ علامت منم
تا ہمہ گردیم بخلقت عزیز ——— شیخ شوم با ہمہ خدام نیز
عمر ہمہ قوم بعشرت بریم ——— دولتِ دنیا بہ تملق خوریم
گشتہ پسند ہمہ دزداں سخن ——— رفت سوئے بلدۂ دور از وطن

Marfat.com

ساخت مقامے بسرِ شاہ راہ	نعرہ زدے آہ بشام و پگاہ
آنہمہ دزداں بوفا ناختند	آنچہ بفرمود ہمان ساختند
گشت کرامات بخلق آشکار	شد سخنش در ہمہ شہر و دیار
کرد رجوعش ہمہ شاہ و امیر	اہلِ جہان گشت بدامن اسیر
بیعت کاذب بمریداں گرفت	شیوۂ ظاہر چو سعیداں گرفت
ہیچ ندانست ز علم سداد	نام خداداد ہمہ را بیاد
بعض مریداں زرہ اعتقاد	جہد نمودند بصد انقیاد
نام خدا کرد اثر در دِلاں	زاہد و شب خیز شد آن مقبلاں
دو سہ ازاں قوم بکشف و شہود	گشتہ مشرف بفناء وجود
کرد یکے کشف باحوال پیر	ہیچ ندانست اثر در ضمیر
گفت دگر نسبت او عالی است	دانش ما از شرفش خالی است
رفت حکایت بر دزد فگار	آہ زد و نعرہ بنالید زار
گفت فرو پیش مریداں راہ	دزد سیاہ کار منم رو سیاہ
نام فقیری ہمہ مکر و دغا است	کشف و کرامات فریب و ریا است
گشت نہاں گرگ تہ چرم گور	نور بدیگر چہ دہد چشم کور
جملہ مریداں شدہ آگاہ راز	کرد بدرگاہ الٰہی نیاز
کاے صمد داور آمرزگار	رحمت تو بحرِ عجب بے کنار
ما ہمہ رفتیم بدیر از تو دور	تو بدر کعبہ رسانیدی حضور
حیف چنیں غرق گنہ پیر ما	رہبر ما گمرہ و ما رہنما
دامن ستاریٔ خود کن دراز	بخش گناہ ہمہ آں حیلہ ساز
گشت تمنائے مریداں قبول	رحمتِ حق کرد بجانش نزول
ظلمتِ عصیاں ز دلش دور شد	یافتہ توبہ ہمگی نور شد
صحبتِ یاران صفا اعتقاد	بر رخ دزداں رہ توبہ کشاد
صحبتِ نیکان بود اکسیرِ جان	خاک دہد بوئے گل از بوستان
عالم اگر ہست مرادت وصول	توبہ کن از مجلس ہر بوالفضول

Marfat.com

صحبتِ نیکان بجمبت گزین   گفت نبیؐ باش مع الذاکرین

ملفوظ (۲۲) ایک سالک کے مصائب ایام سے شکایت کرنے پر فرمایا کہ اس رستہ میں تکالیف کا سامنا بہت ہوتا ہے صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے پھر فرمایا کہ عشق جانبازی است نہ طفلبازی۔ پھر یہ آیت پڑھی ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب - پھر فرمایا کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام ذاتِ الٰہی کے ساتھ کلام کرنے کے واسطے کوہِ طور کی طرف تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک ولی اللہ کو دیکھا کہ زنجیر گردن میں اور پاؤں محکم باندھے ہوئے کوز پشت پڑا ہوا ہے جب اس نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہا کہ اے حضرت موسیٰ علیہ السلام جنابِ الٰہی میں میرا سلام عرض کر کے کہنا کہ اے الٰہی اگر تو زمین کو میرے نیچے اور آسمان کو میرے اوپر کر کے مجھ کو ان کے درمیان چکی کی طرح پیسے تو پھر بھی میں یکسر مو تیرے حکم سے موںہہ نہ پھیروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کا پیغام پہنچایا۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے فرمایا کہ نعم العبد یعنی بہت اچھا بندہ ہے ہماری آزمائش میں پورا آیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کچھ جرأت کی۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کی جناب سے ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ اس ہماری جلالیت میں ہزارہا راز پوشیدہ ہیں۔

ملفوظ (۲۳) فرمایا کہ جس شخص نے ہزار درود شریف کا پڑھا ہو جب فقیر کے پاس آوے تو اس کے ماتھے پر نظر کرنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے گویا اس کے ماتھے پر لکھا گیا ہے علیٰ ہذا القیاس جس شخص نے اسم ذات پڑھا ہو یا نفی اثبات کا ذکر کیا ہو اسکی پیشانی سے ظاہر معلوم ہوتا ہے

ملفوظ (۲۴) ایک مولوی صاحب نے عرض کی کہ کسی شخص نے فلاں کلام مجھے مسخرات کے واسطے بتائی تھی۔ اس کے کہنے کے مطابق پڑھتا ہوں مگر کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا فرمایا کہ ؎

تو بندگی چو گدایاں بشرطِ مزد مکن   کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

ملفوظ (۲۵) ایک دن ایک خادم نے عدمِ ظہور فائدہ باطن کی شکایت کی فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے پیر کی طرف خط لکھا کہ مدت سے آپکی بیعت کی ہے مگر کچھ فائدہ ظاہر نہیں ہوا۔ پیر صاحب نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا ؎ رنگن چڑی سوال دی مولی لایا لاگ نہ پیڑے رنگے انہاندے جنہاندے مستقے بھاگ۔
پھر فرمایا کہ کثرتِ ذکر اور مجاہدہ سے فائدہ ظہور میں آجاتا ہے۔

Marfat.com

ملفوظ (۲۶) منقول از مجموعہ ملفوظات میاں اللہ دین صاحب خوشابی فرمودند کہ بزرگی کامل در شہرے بیامد مرمان بکثرت برائے زیارت دویدند عالمے متبحر در آں شہر بود روی خلق کثیر بسوئے بزرگ دیدہ در دل خیال کرد کہ من چندین علم خواندہ ام ہیچ کس نزد من نیاید درین فقیر چہ کمال است کہ خلق کثیر رو بسوئے او آوردہ است آخر خود نیز بزیارت بزرگ رفت وہمیں تذکرہ شروع کرد کہ من چندین علم دارم چہ سبب است کہ مرماں نزد من نیایند و نزد شما ہجوم دارند بزرگ فرمود کہ روغن سیاہ و آب باہم مذکرہ کردند آب گفت کہ خلق را از من فایدہ کثیر میرسد چہ سبب است کہ چوں در چراغ اندازند یک لمحہ روشن نمے شود بلکہ اگر روشن باشد تاہم مے میرد و تو چوں دراں روی روشن گردد روغن جواب داد کہ تو ہیچ رنجے نہ دیدۂ و من بہ تکلیفہائے شاقہ بایں مرتبہ دیدہ ام اوّلاً مرا در زمین بکاشتند بعدہ باہن بریدند بعد کوفتہ پراگندہ کردند بعدہ در اسباب کشید روغن انداختہ شدم در آنجا تصادم بے انداز بر من رفت پس بایں مقبولیت رسیدم کہ عالم از من روشن مے شود۔ آں عالم را جواب پسند آمد و فہمید کہ بجز مجاہدات و تکلیفات شاقہ رتبہ مقبولیت حاصل نمے گردد۔

ملفوظ (۲۷) ایک دن حالتِ انکسار میں فرمایا کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقیر چوں خود را از کافر فرنگ بدتر نہ پندارد فقیری بروے حرام است پھر فرمایا کہ ایک مجذوب نے اپنی جدہ صاحبہ کے حق میں گستاخی کی جس سے وہ رنجیدہ خاطر ہوئیں۔ مجذوب نے ایک کتی کا بچہ پکڑ کر اُن کی خدمت میں آیا انہوں نے پوچھا کہ اسے کیوں لایا ہے کہا کہ آپ کی خدمت میں بطور شفیع لایا ہوں ان کی طبیعت میں زیادہ رنجش ہوئی عرض کی کہ شفیع آدمی اس کو لاتا ہے جس کو اپنے آپ سے بہتر سمجھتا ہے یہ مجھ سے اچھا ہے اس واسطے اس کو لایا ہوں۔ انہوں نے مجذوب کا انکسار دیکھ کر گناہ اُس کا معاف کر دیا۔

ملفوظ (۲۸) والد ماجد نے عرض کی کہ ایک حاکم سخت طبع کے پیش ہونا ہے جس کے شر کا نہایت اندیشہ ہے فرمایا کہ سورہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ایک سو گیارہ دفعہ اور اسم مبارک یَا سَلَامُ ایک سو دفعہ اور اسم اعظم یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ گیارہ دفعہ پڑھ کر اپنے وجود پر دم کر لینا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

ملفوظ (۲۹) ایک شخص نے عرض کی کہ یا حضرت کیا تصوف اور شریعت آپس میں مغائر ہیں فرمایا ہرگز نہیں یہ خیال سخت غلط ہے تصوف اور سلوک مغزِ شریعت ہے جو لوگ مغائر سمجھتے ہیں وہ حقیقت شریعت اور تصوف سے بالکل بے بہرہ ہیں۔

ملفوظ (۳۰) ایک شخص نے عرض کی کہ ختم خواجگان جو ہمارے طریقہ علیہ میں پڑھا جاتا ہے کونسے

Marfat.com

خواجگان کی طرف منسوب ہے فرمایا کہ سات بزرگوار ہیں۔ اوّل حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ دوم خواجہ عارف ریوگریؒ سوم خواجہ محمود انجیر فغنویؒ چہارم خواجہ علی رامیتنیؒ پنجم خواجہ بابائے سماسیؒ ششم خواجہ امیر کلالؒ ہفتم خواجہ خواجگان شیخ الطریقہ خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ۔ مگر چونکہ تعداد اور اسماء میں کسی قدر اختلاف ہے اس واسطے اس طرح بخش دینا چاہیے کہ الٰہی اس ختم کا ثواب ان خواجگان کے ارواحِ طیبہ کو پہنچا جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے۔ یہ ختم حلِ مشکلات اور انجاحِ حوائجِ دینی دنیوی کے واسطے مفید ہے۔

ملفوظ (۳۱) سردار شیر خاں نے بمقام کوٹ بھائیخاں عرض کی کہ یا حضرت کیا باعث ہے کہ مجذوب اور مستوار فقیروں سے لوگوں کو ظاہری فیض بہت پہنچتا ہے اور ان سے مطالب برآری جلدی اور زیادہ ظہور میں آتی ہے اور سالکین سے ظاہری فوائد اتنے جلدی نہیں پہنچتے۔ ارشاد فرمایا کہ مجذوب اور مستوار لڑکوں کی طرح ہوتے ہیں۔ لڑکوں سے مناسب اور غیر مناسب کام تھوڑا سا دل بہلانے پر آدمی کرا سکتا ہے اور ہوشمند آدمی مناسب کام حسب الموقعہ کرتا ہے اسی واسطے مجذوبوں اور مستواروں سے فائدہ باطنی کم پہنچتا ہے اور ظاہری زیادہ کشف و کرامات ظاہری لہو و لعب کی طرح ہیں جو لڑکوں کا کام ہے۔ حضرت شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ "کشف کرامت بازیئے کودکان ست"۔

ملفوظ (۳۲) فرمایا کہ کارخانہ ہائے قضاو قدر میں اپنی عقل اور رائے کو دخل نہ دینا چاہیے۔ مکوناتِ عالم میں ہزارہا راز پوشیدہ ہوتے ہیں جن کو انسان کا ناقص فکر نہیں پہنچ سکتا ہے

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار — کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

ایک ولی اللہ کے دل میں خیال گذرا کہ خدا تعالیٰ کو دریاؤں پر مینہ برسانے کی کیا ضرورت تھی اگر وہ بارش بھی جنگلوں پر ہی برسائی جائے تو کیا اچھا ہوتا اور کس قدر فائدہ ظہور میں آتا۔ صرف اس خیال کے گذرنے سے اس کی اولیائی سلب ہوگئی۔ حضرت حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے ؎

رموز مملکتِ خویش خسروان دانند — گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

ملفوظ (۳۳) فرمایا کہ تنگی اور تکلیف دوستان خدا کا حصہ ہے ایک پیغمبر علیہ السلام پر چند روز فاقہ آگیا۔ اتفاقاً ایک دن شہر کے باہر گئے تو دیکھا کہ ایک مرد گھوڑا بیش قیمت لباس پہنے ہوئے اور بے اندازہ اجناس کے اونٹ لدوائے ہوئے اور بہت سے خدمتگار ساتھ لیے ہوئے چلا جاتا ہے دیکھ کر دل میں خیال کیا کہ میں پیغمبر اور میری یہ حالت اور اس کی یہ حالت۔ غیب سے آواز آئی کہ اگر تو چاہے تو غنی تجھ کو دے دیا جاوے اور پیغمبری اسکو دے دی جاوے

Marfat.com

یہ واز سُن کر سخت پشیمان ہوئے اسی واسطے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ۔

ملفوظ (۳۴) اولیاء کرام سے استمداد کرنے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ استمداد از اولیاء کرام بیشک جائز ہے۔ ہاں جس طرح کہ عوام کالانعام تصرف کُلی سمجھتے ہیں بالکل جائز نہیں مگر جس طرح کہ دشمنانِ اولیاء کرام وہابی نجدی بعینہٖ تصرفاتِ اولیاء کا مطلق انکار کر کے ان کو مثل دیگر بندوں کے سمجھتے ہیں اور استمداد کرنے کو بالکل منع کرتے ہیں ان کی مثال بھی مادر زاد اندھوں کی ہے۔ بیچارا اندھا جس نے کوئی چیز نہ دیکھی ہو بھلا وہ اس کو سمجھائیں کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ ان کے انکار و منع کی طرف ہرگز خیال نہ کرنا چاہیئے اولیاء کرام باذنِ خداوندِ کریم صاحبِ تصرف ہیں ؎ اولیاء را ہست قدرت از الٰہ ؛ تیر جستہ باز گردانند ز راہ

ملفوظ (۳۵) فرمایا کہ فقیر کو چہار اولیاء سے فیض حاصل ہوا۔ دو ان میں سے سالک ہیں اور دو مجذوب۔ اوّل حضرت مولانا قصوری علیہ الرحمۃ۔ دوئم مرشد رشد اعلیحضرت للّٰہی۔ سوئم سائیں گلاب شاہ ساکن رسولنگر۔ چہارم فقیر شادی خان صاحب کن ہڈالی۔

ملفوظ (۳۶) فرمایا کہ اس علاقہ کے چار بزرگ فقیر کے دوست ہیں فقیر کے متوسلین سے جو شخص ان کے مزارات پر جاوے گا اس کو ان سے فیض پہنچے گا۔ اوّل میاں اللہ جوایا صاحب مرحوم حویلی والہ۔ دوئم بادشاہانِ خوشاب۔ سوئم حضرت میراں صاحب مرحوم بھیرہ والہ۔ چہارم حضرت حافظ شیخ آمین صاحب۔

ملفوظ (۳۷) ایک شخص نے عرض کی کہ وحدتِ وجود حق ہے یا وحدتِ شہود۔ فرمایا کہ دونوں حق ہیں مگر وحدت وجود کی سمجھ اسی کو آتی ہے جس پر یہ حالت آوے اور پورا کمال اس وقت ہوتا ہے جب وحدت شہود ظہور کرے۔ حضرت مجددؒ نے لکھا ہے کہ توحید از معارفِ قلبیہ است و ارباب آن اہل ولایت اما کمال ورائے آنست کہ "العبد عبدٌ والرّب ربٌ" ظہور کند۔ اس پر سائل نے عرض کی کہ وحدت وجود کے قائل بہت بزرگ ہیں اور وحدت شہودی کے قائل چند بزرگ ہیں فرمایا کہ حضرت سلطان باہو صاحبؒ نے لکھا ہے کہ اولیائے امت محمدیہ سے پورے کمال کو چند ہی بزرگ پہنچے ہیں۔

ملفوظ (۳۸) فرمایا کہ ولی اللہ کی دعا ضائع نہیں جاتی۔ ضرور بندوق کی طرح نشانہ پر جالگتی ہے۔ ہاں جب بندوق کا سانس پیچھے سے نکل جائے تو پھر نہیں چل سکتی اسی طرح دعا کے وقت کوئی وسوسہ یا خیال ایسا آجاوے

جس سے طبیعت کی وہ تیزی نہ رہی تو پھر اثر کما حقہٗ نہیں ہوتا۔

ملفوظ (۳۹) ایک شخص نے عرض کی کہ تصورِ شیخ کی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شریعت میں ناجائز ہے حالانکہ حضراتِ صوفیہ کرام کثرہم اللہ تعالےٰ لے متوسلین کو ارشاد کرتے ہیں۔ فرمایا کہ صورتِ شیخ کا بتکلف پکانا ضروری نہیں محبت شیخ ایسی پیدا کرنی چاہیے جس سے اس کا تصور لازم ہے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے آیہ کریمہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۝ اس بارہ میں نص ہے۔ کینونتہ دو قسم ہے ایک کینونتہ ظاہری اور دوم کینونتہ باطنی اور صادقین سے مراد کامل بندگانِ خدا ہیں۔ آثارِ صحابہؓ کرام سے بھی اس کا ٹھیک ثبوت ملتا ہے۔ صحابہؓ کرام کا حلیہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو سنانا اور اس کا محفوظ رکھنا بڑی بھاری دلیل ہے جو کتب احادیث میں بااہتمام قرقوم ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت شاہ احمد سعید صاحب دہلویؒ کا مستقل رسالہ اس بارہ میں فقیر کے پاس موجود ہے جس میں آپ نے بدلائل قویہ اس مسئلہ کو ثابت کیا ہے۔

ملفوظ (۴۰) ایک شخص نے عرض کی یا حضرت اکثر لوگ وظیفہ مبارک یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کو ناجائز کہتے ہیں بلکہ بعض بار زبان شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اس وظیفہ کے بارہ میں فقیر کو بھی ابتدائے امر میں جبکہ پوری سمجھ نہ تھی تردد رہتا تھا سو آخر معلوم ہوا کہ تردد کی وجہ محض سمجھ کی غلطی تھی اس مسئلہ کی بنا استمداد از اولیائے کرام پر ہے اور وہ حدیث مبارک سے ثابت ہے اذا انفلتت دابۃ احدکم فلیقل یا عباد اللہ اعینونی۔ حدیث مبارک میں آچکا ہے جس سے استعانت از عباد اللہ کا پورا ثبوت ملتا ہے اور یہ بھی آچکا ہے کہ یا محمدؐ انی اتوسل بک حضرت علی قاریؒ نے فرمایا ہے کہ المراد بالعباد الملائکۃ والمسلمون من الجن او رجال الغیب المسمون بالابدال۔ استعانت کلی بیشک بالاتفاق جائز نہیں اور استعانت جزوی اکمل افرادِ امت سے ثابت ہے۔ اور تصرفات اولیائے کرام بحالت حیات و بعد از حیاتِ ظاہری اکثر محدثین اور فقہا کے نزدیک ثابت ہیں۔ پس کوئی وجہ اس وظیفہ کے ناجواز کی نہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے اپنی ایک کتاب میں صریحاً فرمایا ہے کہ من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ۔ حضرات قادریہؒ کا یہ خاص وظیفہ ہے اور بعض حضرات نقشبندیہ اور چشتیہ سے بھی اس کا

Marfat.com

پڑھنا پڑھانا ثابت ہے اور نظر کشفی سے اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی تردد ہی نہیں رہتا۔

مؤلف کوتہ اندیش لوگوں نے بہت کوشش کی ہے کہ اس وظیفہ کو شرک قرار دیا جاوے اور لغو تقریروں سے اپنے نامے سیاہ کیے ہیں مگر ان کی سب کارروائی بے بنیاد ہے تعصب سے خدا کے مقبولوں اور وَالذَّاکِرِینَ اللّٰہَ کَثِیْرًا کی جماعت کو مشرک کہہ کر اپنی قیامت گندی کرنے کے سوا انہوں نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ مخالفین نے زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا غائب کو ندا کرنے سے شرک پیدا ہوتا ہے۔ خیال کیجئے کہ صحابہؓ کرام کا رسول کریم صلعم کو بعد از وفات بلفظ ندا پکارنا بالکل بھلا دیا۔ بہت سے صحابہؓ کرام کا رسول کریم صلعم کو بعد از وفات بلفظ ندا پکارنا ثابت ہے اور عباد اللہ الصالحین سے بحالت غیبوبہ بلفظ ندا پکار کر اعانت کا طلبگار ہونا اور آنحضرت صلعم بلفظ یا محمد انی اتوسل بک پکارنا حصن حصین میں بروایت کتب معتبرہ مروی ہے اور نماز میں پانچ وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھنا ہر مسلمان کو ضروری ہے۔ اور ابوداؤد اور نسائی میں ان کنت لابد فاسئل الصالحین آچکا ہے۔ اور اعیان امت کے نزدیک اکمل افراد کا بعد از وفات مدبرات میں داخل ہو جانا جیسا کہ صاحب بیضاوی نے لکھا ہے مسلم ہے پس کوئی وجہ نہیں کہ ایک اکمل کو جس کے کمال کا ایک عالم مقر ہو بلفظ ندا پکارنے سے شرک پیدا ہو بے اندیشوں کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کم فہموں کے اس وہم کے رفع کرنے کے واسطے وظیفہ مذکورہ میں یا کے ساتھ شیخ کا لفظ رکھا گیا یعنی اے شیخ مطلب یہ ہوا کہ میں تجھ کو شیخ سمجھتا ہوں خدا نہیں سمجھتا پھر ساتھ ہی عبد القادر یعنی خدا کا بندہ یعنی تو خدا کا بندہ ہے خدا نہیں پھر شیئاً للّٰہ یعنی اللہ معبود برحق ہے اور تو اس کا مقبول بندہ ہے اس کے اور میرے درمیان وسیلہ ہے اس کی ذات پاک کے واسطے اس کے راستہ میں مجھے کچھ فیض عطا کر یا جناب الٰہی میں میرے واسطے اعطائے فیض کا سوال کر۔ خدا سمجھ دیوے اور گمراہی دور کرے اس شخص کی جو ایسے موحدوں کو جو اس وظیفہ کے پڑھنے سے ہر ہر لفظ کے ساتھ شرک کا انکار اور توحید کا اقرار کر رہے ہیں مشرک قرار دینے میں کوشش کرے۔ بعض لوگ شیئاً لِلّٰہِ کو اپنے ناقص خیال میں ناجائز کہتے ہیں سو وہ اس لفظ کے معنی کو نہیں سمجھتے۔ اس کا معنی فی سبیل اللّٰہ کا ہے نہ یہ کہ خدا کو کوئی احتیاج ہے اس کے لیے کچھ دے اس کی مثال فان للّٰہ خمسہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ پس کوئی وجہ اس وظیفہ کے ناجواز کی نہیں بعض حضرات نقشبندیہ جو اس وظیفہ کو منع کرتے ہیں وہ محض احتیاط کرتے ہیں ان کا خیال یہ ہے

کہ مبادا نادان لوگ حضرت غوث الاعظم رضؓ کو متصرف کلی سمجھ لیں اور نیز یہ بھی وجہ ہے کہ طریقہ علیہ نقشبندیہ کا یہ اصل وظیفہ نہیں بلکہ اصل وظیفہ حضرات قادریہ کا ہے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا الْاِجْتِنَابَ مِنْہُ بغرض اختصار اس کتاب میں صرف چالیس ۴۰ ملفوظات پر اکتفا کیا گیا۔ حضرت کے مخلصین نے مثل میاں اللہ دین صاحب خوشابی و مولوی نور الدین صاحب دہلوی و مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی آپکے ملفوظات کے مستقل مجموعے جمع کیے ہیں انشاءاللہ تعالےٰ مولوی محبوب عالم صاحب کا مستقل رسالہ نجم الہدےٰ جو اصل میں حضرت کے ملفوظات کا نہایت مفید مجموعہ ہے اس کتاب کے ساتھ ملحق کیا جائے گا۔

حضرت قبلہ وکعبہ روحی فداہ کے مکتوبات اور تصنیفات کا بیان اور بعض مکتوبات کی نقل

حضرت قبلہ روحی کو چونکہ علم حدیث کے ساتھ زیادہ محبت تھی اور ہدایت خلق اللہ ہر وقت مدنظر تھی اس واسطے اکثر کتابیں علم حدیث اور وعظ میں تصنیف فرمائیں منجملہ ان کے رسالہ مختصر نزہۃ الناظرین مع شرح روض الریاحین دو دفعہ چھپ کر زینت بخش ناظرین ہو چکا ہے۔ کتاب مبارک مصباح الدجیٰ اور اس کی شرح شمس الضحیٰ جو علم حدیث میں بڑے پایہ کی کتاب ہے اور تفسیر سورہ الھٰکم التکاثر اور تحفۃ العارفین و ہدیۃ السالکین اور تذکرۃ المحصنات اور معراج نامہ عربی۔ رسالہ در فضائل رمضان المبارک و عیدین جو نہایت ہی مفید اور متبرک ہیں تاہنوز طبع نہیں ہوئیں حضرت کے اہل علم شاگردوں اور مریدوں کے پاس ان کے قلمی نسخے موجود ہیں ایام طالب علمی میں آپنے ایک رسالہ قواعد صرف میں بنام ضوابط الصرف تصنیف فرمایا تھا جو عام طور پر چھپ کر مقبول خاص و عام ہے اس پر حافظ دلبر صاحب اور مولوی محبوب عالم صاحب سوہاویؒ نے نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ مبسوط شرحیں لکھی ہیں۔ نحو میں آپنے شرح الشرح مائۃ عامل کے بعض مقامات پر شرح اور کنز النحو کی مکمل شرح تصنیف فرمائی جن کی ابھی تک عام اشاعت نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں اکثر درسی کتابوں پر ایام تدریس میں مفید حاشیے تحریر فرمائے مگر عام طور پر ان کی بھی نقل نہیں کی گئی مسائل متنازعہ فیہ کے بارہ میں آپ کی بہت سی عجیب و غریب تحریریں ہیں مگر اس کتاب میں بخوف طوالت درج نہیں کی گئیں۔ آپنے جو فتوے تحریر فرمائے اگر ان کو جمع کیا جاوے تو ایک مجموعہ فتاوے ضخیم تیار ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ مختلف لوگوں کے پاس ہیں اس لیے سب کا فراہم ہونا مشکل ہے مکاتیب آپکے جو مریدوں اور مخلصوں کی طرف تحریر فرمائے بیشمار ہیں ہر شخص کے عرائض کا جواب آپ ضرور دیتے تھے۔ اکثر مکاتیب اپنی قلم فیض رقم سے تحریر فرماتے تھے جب کبھی طبیعت مبارک اعتدال پر نہ ہوتی تو کسی اور کاتب سے مضمون سمجھا کر یا بعینہٖ عبارت

Marfat.com

ارشاد فرما کر تحریر کراتے تھے۔ اوائل میں اکثر یہ خدمت والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب کے متعلق رہی اور پیچھے کچھ مدت حافظ غلام محمد صاحب ساکن کوٹ بھائیخاں اور خاکسار راقم الحروف اس ارشادِ گرامی کی تعمیل سے مشرف ہوتے رہے اکثر اہلِ محبت نے مکتوباتِ طیبہ حضرت قبلہ کو جمع کر کے تبرکاً کتابیں بنائی ہیں۔ چند ان میں سے جو دقائقِ تصوف یا مسائل ضروریہ یا عملیات مفیدہ پر مشتمل ہیں اس کتاب میں بطور تبرک اور بخیال نفع رسانی خلق اللہ نقل کیے جاتے ہیں۔

مکتوب (۱) بخدمت پیر مرشد برحق اعلیحضرت للّٰہی ؒ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

بجناب غوثیت مآب قطب العارفین فخر السالکین نور بصر المحققین صفوۃ الاولیاء الکاملین حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارضین حضرت مولانا و مولی الکل ادام اللہ تعالیٰ علی المستفیدین برکۃ انفاسہ وانار بمعارفہ قلوب الطالبین وجلاسہ۔ کمترین خاکروبان آن درگاہِ مقدس غلام کمینہ دیرینہ احقر الخدماء غلام مرتضٰی بعد از بندگیات و تعظیمات لاتعد ولا تحصی بغرض فیض معرض بندگانِ حال متعالی میرساند۔ نوازش نامہ آن غوث زمانہ فی اسعد الزمان و ایمن الآوان نزد این سراپا عصیان رسیدہ باعث انواع انواع فیوضات والوف والوف برکات گردید۔ فحمداً لہ ثم حمداً لہ۔ حضرت من امسال عزم بالجزم بود کہ بہمرکاب جناب شدہ خود را در قصور پرنور خواہم رسانید و خاک آن بقعہ را کہ کحل الجواہر اہلِ بصیرت ست بلب ادب خواہم بوسید لیکن چون مقدر نبود میسر نبود۔

مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ؎

ما کل ما یتمنی المرءُ یدرکہ　　　تجری الریاح بما لاتشتہی السفن

از شنیدن کمالاتِ حافظ صاحب رکن الدین و غیر ذلک من الائمۃ المہتدین البتہ رشک می آید لیکن بجز تاسف و تحسر چارہ نیست۔

؎ هنيئاً لارباب النعيم نعيمهم　　　وللعاشق المهجور ما يتجرع

احب الصالحين ولست منهم　　　لعل الله يرزقني صلاحا

آنچہ ایما فیض انتما در حل اشکال عضال رفتہ بود فیض رسان من این غلام تراب الاقدام را چہ یارا کہ پیش آنجناب غوثیت مآب بمن تجنن گستاخیہا نماید لیکن گاہے گاہے تسامحاً چیزے بخیرے نوشتہ میشود و کل ذلك لکمال شفقتکم و نہایۃ عنایتکم علی هذا العبد الضعیف۔ والا اصلاً و قطعاً مجال دم زدن و طاقت سخن گفتن نے۔ بالفعل حسب الامر جلیل القدر در جواب اشکال ترسان و لرزان چیزے بغرض رسانیدہ میشود ع　گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضرت من بزعم این فقیر کثیر التقصیر چنان می آید کہ مدار سلوک الی اللہ تعالیٰ و انصباغ

بکمالاتِ شیخ بر چہار چیز ست اول صفائی قریحہ وجودۃ ذہن وعلو استعداد۔ دوئم استغراق در محبت شیخ۔ حتّٰی یکون احب الیہ من والدہ وولدہٖ والناس اجمعین۔ سیوئم مدتے معتد بہ در خدمت شیخ گذرانیدن ودر سایہ اش مرتاض شدن وبانواع خدمات وصنوف تعظیمات جلب قلب او بخود نمودن واطوار واوضاع او ملاحظہ کردن۔ چہارم مناسبت قوۃ عاقلہ وعاملہ بانفس قدسیہ پیر۔ پس ہر کہ ازین صفاتِ چہارگانہ بہرۂ وافی دارد مرید صادق ست ودر اندک مدت بکمالات شیخ منصبغ میگردد واطوار واوضاع او بسبب وفور محبت وکمالاتِ محبیت ومحبوبیت مثل اطوار شیخ میشوند وثمرات وبرکات کہ بر ولایت شیخ مرتب بوند ہمہ بران مرید صادق مرتب میشوند۔ ما صبّ اللہ فی صدری صببتہ فی صدر ابی بکرؓ اشارت ست بایں مدعا ولوکان نبیٌّ من بعدی لکان عمرؓ ایمائیست بایں ماجرا۔ این چنین مرید گویا خلاصہ مریدان ست بوجہے از پیر متاثر می شود کہ دیگران را در قرون متطاولہ آن نعمت دست نمی دہد کل ذٰلک لکمال المناسبۃ وکمال المشابہۃ۔ فذلکہ ازین خصالِ حمیدہ در وجود مسعود حافظ فضل محمد صاحب مرحوم موجود بود لہٰذا وصل فی المدۃ القلیلۃ الی ما وصل۔ اَللّٰہُمَّ اجعلنی من الواصلین بحرمۃ سیّد الاوّلین والاٰخرین۔ حافظ رکن الدین صاحب نیز مشابہتے باین مقام دارد لیکن در بعضے خصال بزعم این شکستہ بال قدرے زیادہ اند ودر بعضے مساوی ودر بعضے قدرے کم واللہ اعلم۔ وہٰذا القسم من المریدین اعزّ من الکبریت الاحمر۔ مریدان حضرت ملکوت منزلت حضرت صاحب قصور والا ہزاران در ہزار بودند اما جامع این صفات چہارگانہ بجز آن ذات بابرکات کسے نیست فقیر ہمہ خلفا را الّا ما شآء اللہ بنظر تعمق دیدہ اما حامل این کمالات خاصہ بجز آنجناب ہیچ کسے بنظر نرسیدہ۔ حضرت صاحب قصور والا فرمودہ بودند شمس یکیست دیگرے را باو مزاحمت نہ گویا ایما باین معنا فرمودہ بودند۔ اما کسیکہ صفائی قریحہ چندان ندارد یا قوت عاقلہ وعاملہ او ضعیف باشد اما در محبت شیخ مستغرق گردد او نیز ولو بعد الحین کمالاتِ شیخ را بخود جذب می نماید ولو بفرق مّا اوضاع واطوار او نیز مانند شیخ می شوند ورفتہ رفتہ کار او بسر انجام رسد علیٰ حسب لیاقتہ وفہمہٖ واین قسم نیز غنیمت ست اگرچہ بہ نسبت قسم اول مفضول ست اما فی نفسہٖ فاضل ست ؎ آسمان نسبت بعرش آمد فرود ؎ ورنہ بس عالیست پیش خاک تود۔

Marfat.com

درہمین قسم ست اگرچہ درمیان پیر و مرید تغائر الولایتین باشد اما بسبب وفور محبت محتمل کہ او را پیر مثل خود گرداند و بکمالات خاصہ خود رساند مشہور ست کہ کسے مرید ولایت ابراہیمی داشت حضرت شاہ جیو یا مرزا صاحب او را بولایت محمدی رسانیدند و لنعم ما قال ے از محبت مس طلا میشود۔

حافظ شاہ باز صاحب بزعم غلام تراب الاقدام میلے بکمالات ولایت بیشتر دارند لہذا ابتلا از نساء وغیرہ اخلاق کہ مناسب ارباب ولایت ست از ایشان بسیار ظہور می یابد اما چون علاقہ محبت شدیدہ درمیان دارند بالفعل کمالات نبوۃ از ایشان سر بر زدہ امیدواری باستوار یست کہ اگر عمر ایشان را وفا نمود[1] بجمیع کمالات مجددیہ مشرف خواہند شد واللہ اعلم عند اللہ۔ اما کسیکہ صفائی طبیعت و علو استعداد دارد و محبت باشیخ چندان ندارد منصبغ شدن بکمالات خاصہ شیخ درحق او محال ست اگرچہ او را بسبب جودۃ قریحہ و کثرۃ ذکر و تعاکس انوار شیخ صفائی دست دہد و کشف القبور و شرح صدر نیز حاصل میشود اما اتحاد باشیخ و تغیر اوضاع و اطوار از کجا مثل او مثل شیشہ مصفا ست کہ بمجرد تقابل آفتاب در وے شعشعان انوار می شود اما چون در عرض و طول با شمس مناسبت ندارد صدور کمالات خاصہ شمس مثل پختن میوہ ہا و عالمے را بانور خود منور نمودن از وے محال ست۔ یا مثل حکماء اشراقیین کہ بسبب کثرت مجاہدہ و ریاضت کشف کاملہ ایشان را دست میداد اما کمالات خاصہ اولیاء اللہ کہ بصول نبوۃ اند اصلا ایشان را حاصل نبود یا مثل طالب العلم ظاہر کہ جید الذہن باشد چون صرف و نحو بخواند و قوتے و مہارتے در صیغہ و ترکیب پیدا نماید میگوید کہ درین زمان کسے استاذ لائق تعلیم نیست پس بسبب این خیالات فاسدہ و کمالات جزئیہ از کمالات کلیہ استاد محروم میماند پس معنے کلام حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کہ محبت شرطے است بزعم بندہ این ست۔ راہیکہ بآن مرشد مرید مسلوک شدہ جذب کمالات مخصوصہ او بدون محبت کاملہ متصور نیست و عالمے را بنور خود منور گردانیدن و اکتساب انوار نبوت نمودن و اوضاع و اطوار را اصلاح نمودن بدون محبت راسخہ اصلاً ممکن نہ واللہ اعلم و محتمل کہ این شرط بکون للسالک المجذوب لا للمجذوب السالک آیۃ فیض ہدایت اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یھدی الیہ من ینیب باین مدعا ایماء نماید

ے بافضل خدا سبب نسازد   رب ست کہ بے سبب نوازد

واللہ ذو الفضل العظیم و محتمل کہ بسبب نقصان عقل کہ در جبلیت ایشان مخلوق شدہ امثال میان امام را معذور داشتہ باشند لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا باین اشارۃ می نماید ھذا ما عندی و للناس فیما یعشقون مذاہب۔

---

[1] اس عبارت میں بطور پیشگوئی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عمر ان کو وفا نہ کریگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حافظ صاحب مرحوم کا جملہ کمالات کو پہنچنے سے پہلے ہی انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲   عبد الرسول عفی عنہ

Marfat.com

مکتوب (۲) بجانب مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - لاتیئسوا من روح اللہ ـ

به ناامیدی ازین در مرو بزن فالے | بود که قرعهٔ دولت بنام ما افتد
شبے که ماه مراد از افق طلوع کند | بود که پرتو نورے ببام ما افتد

بخدمت معدن الفصاحت منبع البلاغة مولوی صاحب مولوی محبوب عالم زاد قدرهٗ بعد از سلام مسنون اشواق مشحون آنکه مکتوب مرغوب ایشان بتاریخ بیست و سیوم ماه مبارک رمضان بعد انتظار بسیار رسید نہایت محظوظ گردانید ے اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی ـ باید دانست که حصول معرفت الٰہی و رسیدن بدرجات قرب آگاہی موقوف بر فضل و رحمت نامتناہی ست - انبیا و اولیا محض واسطہ فیض او یند و منتظر فرمان او ے چون قلم در پنجۂ تقلیب رب - ہر کسے را که خواہد از محبوبان و مقبولان خود گرداند محض بجذب مطلق و ارادہ ازلی کشان کشان او را بخود می برد و چراغ ہدایت پیش او می نہد ے

یکے را لطف او خواند بناگاه | یکے را قہر او راند ز درگاه

وقتیکه حضرت خواجه محمد معصوم صاحب علیه الرحمة خلف الصدق حضرت مجدد امجد رحمة اللہ علیه در مدینه با سکینه تشریف شریف بردند بر روضه مطہرہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیه و آله وسلم مراقبه فرمودند - چه می بینند که آنحضرت با اصحاب رض کبار نشسته اند و ہمه اصحاب رض مجتمع شده یک عریضه طویله پیش حضرت گذرانیدند مضمونش آنکه چه باعث ست که ما ہمراه آن حضرت جہاد ہا نمودیم و جان و مال فدا کردیم و ایشان[1] که نه جہاد نمودند و نه چندان بذل مال و جان کردند بمراتب ما رسیده اند حضرت صلعم آن عریضه مطالعه فرموده پس پشت کاغذ نوشتند اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ - مع ہذا خدا جل و علا کریم ست سعی کسے ضائع نمی فرماید - ہر کسیکه در راه او جد و جہد نماید و محبت صادقه پیشه خود سازد او را نیز ولو بعد المدة حظے وافی و بہرہ کافی عطا فرماید ے

تو مگو ما را بدان شه بار نیست | با کریمان کارہا دشوار نیست

ہرگز ناامید نباید بود اندک نسبت بزرگان اندک نباید شمرد - یکبار حضرت شاه نقشبند صاحب رح بزیارت حرمین شریفین تشریف بردند در راه یکے را مرید خود ساختند چون ازان سفر مراجعت فرمودند باز بہمان گرد و جوار اتفاق بیت افتاد مریدان اظہار نمودند که آن شخص ہیچ متاثر نشده و گاہے چندان وظیفه ہم ننموده فرمودند که آیا ما را گاہے در خواب دیده گفت بلی فرمودند ہمین قدر بس ست و از عذاب اخروی منجی خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ عشق خدا جل و علا ہے سہل نیست جد و جہد باید نمود و جان باید کند ے

اوحدی شصت سال سختی دید | تا مگر روئے نیک بختی دید

---

[1] یعنی خواجه محمد معصوم صاحب حضرت مجدد علیه الرحمة وغیرہم ۱۲ -

Marfat.com

حافظ میفرماید ۔ پسے شدیم نشد عشق را کرانہ پدید   تبارک اللہ ازین رہ کہ نیست پایانش
جمال کعبہ مگر عذر رہروان خواہد   کہ جان خستہ دلان سوخت در بیابانش

واز تنگی معاش و حسد حاسدان و بغض بغضان نیز چنداں منغض نباید بود حافظ می فرماید ۔ مکن زغصہ شکایت کہ در طریق ادب براحتے نرسید آنکہ زحمتے نکشید قال اللہ تعالیٰ حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا جاءھم نصرنا واگر در آنجا استقامت میسر نہ شود تا ہجرت ہم مجوزست قال اللہ تعالی ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون مقصود باخدا بودن ست بہرجا کہ باشی باخدا باش مجملاً از احوال مولوی غلام حسین صاحب نیز بہ نگارند ۔ و وقتیکہ از امور خانگی فراغت کلی دست دہد ارادہ ایندو نمایند و بحضرت والد ماجد سلام رسانند ۲۸ ۔ رمضان ۱۳۸۷ھ و بخدمت محمد زمان خان سلمہ اللہ تعالی مع الایمان بعد سلام ارقام نمایند کہ انسان سہ جزوست دل و زبان و جوارح ۔ دل برائے فکر زبان برائے ذکر و جوارح برائے شکر ۔ پس انسان آنست کہ ہر سہ را بہر سہ مشغول دارد والا صورت انسان ست و در حقیقت چیزے نیست پس باید کہ در خلوتے نشستہ و در اختلاط برائے خلق بستہ باستغفار و ندامت از گذشتہ و ارمان و حسرت از آیندہ تا چہ پیش آید اشتغال دارند و بتلاوت قرآن مجید و درود و استغفار و قضائے مافات و ذکر اسم ذات و نفی و اثبات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اوقات را معمور داشتن موجب قرب الہی ست ع تا یار کرا باشد و میلش بکہ باشد ۔ پس اگر جزوے ز قرآن مجید و ہزار درود و سہ صد بار تہلیل و صد بار استغفار بصیغہ رب اغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم رب اغفر وارحم واھد فی السبیل الاقوم و شصت رکعت مع الفرائض السنن و النوافل در ہر روز میسر شود نعمتے ست عجیب والا مالا یدرک کلہ لایترک کلہ حسب الارقام چیزے نوشتہ شد و الا فقیر لائق این چنین امور نیست فقط والدعاء اگر فرصت دست دہد بعد دو سہ ماہ یا بر عرس معراج شریف ضرور عازم این حدود شوند و المحبۃ المحبۃ والعہد العہد والجواب الجواب جواب ہر کتاب بسبب قلت فراغت میسر نمی شود معذور داشتہ باشند و بر امر دیگر حمل نہ نمایند بوالد ماجد و دیگر مخلصان سلام رسانند ۔

تراز من اگر بر سینہ داغ ست   نپنداری کز آن داغم فراغ ست

مکتوب (۳) بصوب مولوی محمد محبوب عالم سوہاوی مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلت شعار مقبول پروردگار حضرت مولوی محبوب عالم صاحب را محبوبیۃ و محبتیہ ۔ از فقیر غلام مرتضیٰ سدہ اللہ الصدق والصفا بعد السلام علیکم و اشتیاق الیکم آنکہ مکتوب مرغوب شمار سیدہ باعث ازدیاد محبت

گردیدہ بسبب ضعف و انکسار کہ بر طبیعت فقیر غالب ست تا حال اتفاق جواب نیفتاد و الحال نیز فرصت تحریر جواب بتفصیل نیست مجملاً و انموذجاً چیزے نوشتہ میشود و القلیل یدل علی الکثیر و القطرۃ تنبئ عن الغدیر۔ نوشتہ بودند کہ در صلوات دولت حضور و سرور کہ در عبادت نہایت ضرورست میسر نمی شود مہربانا خشوع و خضوع مقصد اقصی و مطلب اسنی از نماز ست قال اللہ تعالی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لعبد من صلوتہ الا ما عقل منہا۔ وفی الحدیث ان اللہ عز وجل مقبل علی المصلی مالم یلتفت وقد روی ان اللہ سبحانہ اوحی الی موسی علیہ السلام یا موسیٰ اذا ذکرتنی فاذکرنی وانت تنفض اعضاءك وکن عند ذکری خاشعًا مطمئنًا و اذا ذکرتنی فاجعل لسانك من وراء قلبك و اذا قمت بین یدی فقم قیام العبد الذلیل و ناجنی بقلب وجلٍ و لسان صادقٍ وکان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اذا حضر وقت الصلوۃ یتزلزل و یتلون وجہہ فقیل لہ مالك یا امیر المؤمنین فیقول جاء وقت الامانۃ التی عرضہا اللہ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا و اشفقن منہا و حملہا الانسان ۔ و انبیاء و کمل اولیا را در نماز دست مید ہد چہ و انما بحضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میفرمودند مرا نماز ست کہ لذت دہ غمگساران ست و مرا نماز ست کہ راحت دہ بیماران ست ارحنی یا بلال رمز یست ازین ماجرا و قرۃ عینی فی الصلوۃ اشارتیست باین متمنا انتہی عبارتہ لیکن حصول انوار و اذواق امر سہل نیست این کار دولت ست تا کرا رسد جد و جہد نمایند و دست و پا زنند در خلا و ملا بذکر خدا جل و علا شاغل باشند و از حق سبحانہ بتضرع و زاری و التجا و افتقار و ذل و انکسار مسائت نمایند شاید بدولت برسند و طالبان این معدان عصیان از خدمت قلبی و قالبی و مالی ایشان نہایت راضی و خوشحال اند تسلی دارند و ہیچ دغدغہ در خاطر نیارند و کتاب از میان مانگیا نوالا اگر بلا حرج دستیاب شود تا بہتر و الا چندان ضرور نیست شنیدہ شد کہ در مطبع بقالب طبع در آمدہ انشاء اللہ تعالی از آنجا طلب داشتہ آید حضرت ملکوت منزلت دام مجدہم بعد از یکماہ کسرے کم زیادہ

Marfat.com

عازم سفر قصور پر نور اند ظن غالب آنست کہ امسال این لاشئے را نیز ہمراہ خواہند برد والعلم عند اللہ۔ بحضرت والد ماجد و دیگر مخلصان سلام بعد شوق رسانند و در تعلیم و تذکیر خود را مصروف دارند و از تنگی رزق دلتنگ نباشند انشاء اللہ تعالیٰ بوقت معہود وسعت خواہد شد یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بعد ہر نماز دہ بار خواندہ باشند۔

مکتوب (۴) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی ایزد تقدس و تعالیٰ برخوردار سعادت اطوار مقبول عالم مولوی محبوب عالم را از آنچہ نباید محفوظ داشتہ بآنچہ شاید محظوظ دارد از فقیر غلام مرتضیٰ احمدی بعد از دعوات کثیر البرکات مکشوف رائے سعادت انتمائے آنکہ خط فرحت نمط مرسلہ ایشان رسید مسرور و موفور گردانید آنچہ در باب ترسیل میان محسن الدین نوشتہ بودند کیفیتش برین منہاج ست کہ میان مسطور بسبب نہایت جمعیت خاطر و آرام دل از چند مدت عازم آنجانب نمی شود میگوید کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد اختتام صرف میر وزرادی روانہ بخانہ خواہم شد و آنچہ از تعبیر خواب ازین فقیر سوال نمودہ بودند اگرچہ این بندہ را چندان مہارتے نیست لیکن ہر سوالے را جوابے ست آنچہ بفہم ناقص رسید نوشتہ می شود باید دانست کہ خواب بر چند اقسام ست قسمے ست کہ از ان تعبیر باضغاث احلام می نمایند و قسمے ست کہ ہر چہ بخواب دیدہ می شود بعینہا در عالم شہادت ظہور می نماید و قسمے ست کہ لائق تعبیر و تاویل ست وہذا الرؤیا وان احتمل ان یکون من القسمین الاولین لکن الحمل علی القسم الثالث اولی واحریٰ۔ اصحاب تعبیر تاویل این خواب چنان می نویسند کہ ہر کہ مہتاب در خواب بیند زن خوبروئے و خوشخوئے یابد و تعبیرات دیگر نیز می نمایند واللہ اعلم وعلمہ احکم و آنچہ درین مادہ خاص این بندہ را بر آن اطلاع دادہ اند آنست کہ مراد ازین مہتاب کہ در خواب نمایان گردید نور ایمان ست کہ مستفاد از شمس نبوت ست و دیدن آن بصورت مہتاب بسبب کمال شعشعان اوست چہ نور بعض مردمان بصورت چراغ و بعضے بصورت شمع و بعضے بصورت مہتاب و آفتاب می باشد علی حسب صلابۃ الایمان وضعفہ کما صرح بہ اہل الکشف و فزع این حادثہ بعد حادثہ احتلام بر آن دلالت دارد کہ صاحب این رؤیا اگرچہ اولاً بخیالات شیطانی و تسویلات نفسانی مبتلا خواہد شد اما آخر بتوفیق ربانی و تائید یزدانی بنور ایمانی مشرف و منور خواہد شد و ببرکت آن نور از طرق معاصی خلاصی یافتہ بخانہ ہدایت جا خواہد گرفت و بسبب کمال نورانیت خلائق را نیز از و نفع خواہد رسید و آنچہ رائے در تعبیر آن گمان بردن نیز احتمال دارد وَالْکُلُّ مُحْتَمَلٌ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ لیکن رائی را شاید کہ بر خواب و خیال غرہ نشود و جد و جہد نماید کہ از شنید بدید آید و ذکر رؤیا در آمدہ اگرچیکہ از کلام حضرت مجدد

تنگی رزق

بیان تعبیر خواب مولوی محبوب عالم

فوائد

الف ثانی نقل نمائم خالی از لطف نخواہد بود در مکتوب حضرت است **سوال** جمعے واقعات در مثال و خواب می بینند کہ ما بادشاہ شدہ ایم و خدم حشم خود را معائنہ می نمایند و نیز می بینند کہ ما قطب شدہ ایم و عالم رو بما دارد و در عالم یقظہ و افاقہ کہ عالم شہادت ازین کمالات بظہور نمی آید این رؤیا ہیچ صدقے دارد یا باطل محض ست **جواب** این رؤیا مجملے از صدق دارد بیانش آنست کہ معنے بادشاہت و قطبیت بدان جماعت کائن ست لیکن این معنے در آنہا ضعیف ست شایان آن نیست کہ در عالم ظہور نماید بعد ازان از دو حال خالی نیست اگر آن معنی بعنایت اللہ سبحانہ قوۃ پیدا کرد و شایان گشت کہ در عالم شہادت ظہور پیدا کند بقدرت اللہ در عالم شہادت ہم بادشاہ میگردند و ہم قطب وقت می شوند و اگر آن معنے آنقدر قوت پیدا نکرد کہ در عالم شہادت ظاہر گردد بہمان ظہور مثالے کہ ضعیف ظہورات ست کفایت می افتد و بقدر قوت ظہور می یابد ازین قبیل ست واقعاتے کہ طالبان این راہ می بینند و خود را در مقامات عالیہ می یابند اگر در شہادت این ظہور کند دولتے ست و اگر بظہور مثال کفایت شد بے حاصل ست و جائے مصیبت ست ہر حائک و حجام خود را بادشاہ می بیند و ہیچ حاصل ندارد و جز خسارت نقد وقت او نیست انتہی عبارتہ۔ عبارت مکتوب شریف برائے افادہ شما نوشتہ شد در جواب سائل چندان دخلے ندارد کلام اینجا باوجود عدم فرصت بغایت طوالت رسیدہ والسلام۔

مکتوب (۵)

مولوی صاحب۔ السلام علیکم۔ مکتوب مرغوب شما رسید ما فیہا مفہوم گردید برشداید سفر صبر نمودند و الا امیدواری از حضرت باری باستواری بود کہ از ہر سہ مرض باندک مدت شفا حاصل می شد لیکن ؎

تجری الریاح بما لا تشتہی السفن

ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن

چون زاد بوم و نشو و نمائی ایشان در حکمائے یونانیہ است پس باید کہ کم ہمت برادویہ طبیہ چندان بنا نہد البتہ تجربت اثبات مثل او ممنوع نیست و باغذیہ معتدلہ میل باید نمود و در اشتہاء نفس مرکب طبیعت را مطلق العنان نباید ساخت ؎

من لی برد جماح من غوایتہا　　کما یرد جماح الخیل باللجم

از شفاخانہ غیب شفا باید جست و از حکماء ظاہریہ دست باید شست فالقرآن تریاق للسموم و السنۃ یاقوتی للہموم وقد جربنا نحن وغیرنا من الادویۃ التی تشفی من الامراض ما لم یہتد الیہا عقول الاطباء ولم یصل الیہا علومہم وتجاربہم واقیستہم من الادویۃ القلبیۃ والروحانیۃ وقوۃ القلب

Marfat.com

واعتمادہ علی اللہ والتوکل علیہ والالتجاءُ الیہ والانکسار بین یدیہ وتذلل لہ والصدقۃ وَالصّلوٰۃ وَالدعاء وَ التوبۃ والاستغفار والاحسان الی الخلق وَاغاثۃ الملھوف والتضرع عن الکرُوب فان ھٰذہ الادویۃ قد جربتہا الامم علی اختلاف ادیانھا ومللھا فوجد والھا من التاثیر فی الشفاء مالم یصل الیہ علم اعلم الاطباء ولا تجربتہ ولا قیاستہ ؎

پائے استدلالیان چوبین بود پائے چوبین سخت بے تمکین بود

ورئیناھا تفعل مالم تفعل الادویۃ الحسیۃ وقد علم ان الارواح متی قویت وقویت النفس والطبیعۃ تعاونا علی دفع الداء وقھرہ فکیف ینکر لمن قویت طبیعتہ ونفسہ و فرحت بقربھا من بارئھا وانسھابہ وجھالہ وتنعمھا بذکرہ وانصراف قواھا کلھا الیہ وجمعھا الیہ واستعانتھابہ و توکلھا علیہ فیکون ذٰلک ولھا من اکبر الادویۃ ویوجب لھا ھٰذہ القوۃ دفع الالم بالکلیۃ ولا ینکر ھٰذا الا اجھل الناس واعظمھم حجابًا وَاکثفھم نفسًا وابعدھم عن اللّٰہِ وعن حقیقۃ الانسانیۃ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدِہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لآ الٰہ اِلّا اللہُ وَ نشھد اَنّ محمّدًا عبدہٗ وَرسولہ۔

میاں بڈھا از مخلصان فقیر ست از شنیدن شدت اوخوی فلق و اضطراب حاصل شد انشاء اللہ تعالیٰ در حق او دعا خواہم کرد تعویذ بستنی و نوشیدنی فرستادہ شد بعمل آرند و بعد الوقت اطلاع دہند تعویذ نوشیدنی در سبو مطہر باید انداخت و بآب طاہر مملو باید ساخت و قدرے عسل نیز باید یار باید نمود و جرعہ جرعہ بوقت طلب چند روز استعمال باید کرد۔

مکتوب (٦) فضیلت شعار محبت آثار مولوی صاحب مولوی محبوب عالم سلمہ ربہ وزاد قدرہ از فقیر غلام مرتضٰے کان اللہ لہ بعد السلام علیکم ودعائے مزید اہتدائے انجلائے رائے آنکہ مکتوب مرغوب ایشان رسیدہ مسرور گردانید شکایت خلق از حلق نوشتہ اند مہربانا

۱۵ ... سلطان المدینہ کے بیان میں

اگرچہ بمقتضائے فحوائے من تشبہ بقوم فھو منھم حلق راس خالی از لطافتے نیست لیکن از ضروریات این رہ ہم نیست مقصود تہذیب اخلاق وتخلیہ از اخلاق رزیلہ وتحلیہ با فعال حمیدہ است بقول اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ عبدی طھرت منظر الخلائق سنین ھل طھرت منظری ساعۃ فیما افنیت عمرك اوسبحانہ جل شانہ مارا وشمارا باین نعمت عظمیٰ مشرف گرداناد بالنبی وآلہ الامجاد رأیت ربی فی سکك المدینۃ درکتابے دیدہ ام اما نام آن کتاب از حافظہ بدر رفتہ والمعنی رأیت ربی فی المنام او فی الیقظۃ و فی سکک المدینۃ ان کان حالاً من الفاعل فلا اشکال وان کان حالاً من المفعول فھو محمول علےٰ تجلی صورتہ فان للہ تجلیات صوریۃ مع تنزہ ذاتہ الاحدیۃ من المثلیۃ فافھم وھذا کما وقع فی المشکوٰۃ فی باب المساجد رأیت ربی عز وجل فی احسن صورۃ فالحال ھھنا ایضاً یحتمل ان یکون حالاً من الرائی وھو النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویکون معناہ انی فی تلک الحالۃ فی احسن صورۃ وصفۃ من غایۃ انعامہ ولطفہ تعالےٰ ویحتمل ان یکون حالاً من المرئی وھو الرب تعالےٰ وکانہ احترز عن الرؤیۃ الاخرویۃ الموعودۃ للمؤمنین فانھا تتعلق بعین الذات عزوجل من غیر کیف ولا جہۃ عند اھل الحق واما دار الدنیا فلا تحتمل الکشف العریان عن الذات البحت جل جلالہ وانما رأی فی لیلۃ المعراج علی قول من قال بہ لانہ خرج عن ھذا العالم بالکلیۃ ودخل عالم الغیب حتی سمع صوت نعال بلال قدامہ فی الجنۃ فالدار الآخرۃ ھی التی من شانھا ان تتحمل ذلک واما فی الدنیا فانما یکون تجلی صوری کما تجلی للجبل موسےٰ والشجر وفی ھذا المقام تحقیقات ترکتھا حذراً للاطناب حال تعمیر مسجد برنگارند وبجمیع اھل ارادت سلام رسانند۔ اگر والد ماجد الیشان گاہے گاہے درموضع بھک روندہ والدہ ماجدہ مولوی غلام حسن مرحوم را بر مقامات عالیہ توجہ نمایند البتہ الیق وانسب می نماید۔

مکتوب (۷)

ف استقامت اختیار کرنے اور مواضع ملامت سے پرہیز کرنے کی ہدایت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی خلع اولیائہ خلع الغامہ فھم بذلک حامدون۔ واختصھم بمحبتہ واقامھم فی خدمتہ فھم علی خلوتہ یحافظون۔ وفتح لھم ابواب حضرتہ ورفع عن قلوبھم حجاب بعدہ فھم بین یدیہ متنازہون وصانھم عن الاغیار وسترھم عن اعین الفجار لانھم عرائس ولا یری العرائس المجرمون فاذا امر علیھم ولی من اولیاء اللہ ینسبونہ الی الزندقۃ والجنون۔ تراھم ینظرون وھم لا یبصرون۔ فمنھم المنکر لکراماتھم ومنھم المنقص لمقاماتھم۔ ومنھم السالب لاعراضھم ومنھم المعترضون یعترضون علی احوالھم ویخوضون بجھلھم فی مقالھم وھم یستھزءون اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ وَیَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ۔ فسبحان من قرب اقواماً واصطفاھم لخدمتہ فھم علی بابہ لا یبرحون وسبحان من جعلھم نجوماً فی سماء الولایۃ وجعل اھل الارض بھم یھتدون وسبحان من اباحھم حضرتہ قربہ والمنکرون علیھم عنھا مبعدون

فالاولیاء فی القرب متنعمون و المنکرون فی نار الطرد و البعد معذبون لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون و اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ شہد بہا الموقنون و اشہد ان سیدنا و نبینا محمداً عبدہ و رسولہ النور المخزون والسر المصون اللّٰہم فصل وسلم علیہ و علی سائر الانبیاء والمرسلین و علی آلہم و صحبہم اجمعین کلما ذکرہ الذاکرون و غفل عن ذکرہ الغافلون وبعد ؎ چگویم با تو از مرغے نشانہ

که با عنقا بود ہم آشیانہ

لیکن ؎ گر نیاید بدوست راہ بردن شرط عقلست در طلب مردن

کن عاقلا ولا تقرب اکثر اہل الزمان ذئاب علیہم ثیاب خذ مرآۃ الفکر و انظر فیہا۔ و اسال اللہ عزوجل ان یبصرک بہم انی قد جربت الخلق والخالق فوجدت الشر عند الخلق و الخیر عند الخالق اللّٰہم سلمنا من شرورہم وارزقنی خیر الدنیا والاٰخرۃ اخرسوا بین یدیہ و لا تعارضوہ القوم فی سکوت کلی و خمود کلی و دہشۃ کلیۃ فاذا تم لہم ذلک داموا علیہ انطقہم کما ینطق جمادات یوم القیامۃ لا ینطقون الا اذا انطقوا و لا یاخذون الا اذا اعطوا و لا ینبسطون الا اذا بسطوا التحقت قلوبہم بقلوب الملائکۃ لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون۔ ان اردت الوصول الی منازلہم فعلیک بتحقیق الاسلام ثم ترک الذنوب ما ظہر منہا و ما بطن ثم الورع الشافی ثم الزہد فی مباح الدنیا ثم الاستغناء بفضل اللہ ؎

اذا کنت فی طاعۃ راغبا فلا تنکسہا حلۃ الاجل

فکن کالبہالیل فی حالہم مع الوقت یجرون کالغافل

ع فارسی گو گرچہ تازی خوشترست۔ منبع البرکات مولوی صاحب مولوی ابراہیم سلمہ الکریم۔ فقیر غلام مرتضٰے کان اللہ لہ بعد از سلام مسنون میرساند صحیفہ شریفہ کہ مملو از جواہر زواہر بود رسیدہ دل را فروے و سینہ را سرورے بخشیدہ۔ فقیر ایشان را از مقبولان میداند و در خلاو ملا مدح ایشان می نماید و ظہر الغیب در حق ایشان دعا می سازد و بہر ادرجہ ایشان را از خود فضل میداند اما بمقتضائے فحوائے الدین نصیحۃ گاہے گاہے چند الفاظ بطور نصیحت می نویسد اگرچہ ایشان را باین کلمات و باین عبارات احتیاجے نیست لیکن شاید دیگرے باں مہتدے شود ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در لباس دیگران

خدا جل و علا در چند جای فرماید فلا تکن من الممترین ۰ فی الظاہر المخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و المراد غیرہ فعلیک بالاستقامت فی الاحتراز عن موضع الملامۃ والسلام و بہ تم الکلام فقط۔

مکتوب (۸) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من العبد الاثیم الی مولانا و بالفضل اولانا محمد ابراہیم سلمہ الرب الکریم۔ اما بعد مکتوب مبارک ایشان مشتمل بر عجائب و غرائب رسید محظوظ الوسماعت ساخت اے فقیر توخوش کہ وقت ما خوش کردی۔ بندہ را نہ چندان کشفست نہ مکاشفہ اما در بعضے اوقات بسبب یدن بعضے آیات البتہ

۹۔ سالک را طریقت کشف غیر الطاعات و رضا ع۔

Marfat.com

بے بمقصود می برم فاصیب تارۃ واخطی اخری مع ان الظاهر عنوان الباطن کما تری قال اللہ تعالیٰ سیماهم فی وجوههم من اثر السجود و یوم تشهد علیهم السنتهم وایدیهم وارجلهم بما کانوا یعملون اعمالنا تنادی علینا فی وجوهنا خیراً کان او شراً استعداد شما در علم ظاهر و باطن بزعم فقیر نهایت بلند است وحلاوتے وطراوتے بر کلام شما پیدا۔ کمالات اولیاء بالقوہ در وجود مسعود شما موجود۔ لیکن آن استعداد کامل را از قوۃ بفعل آوردن مشکل و موقوف است بر چند شرائط۔ امسال چون ایشان را ملاحظہ نمودم نسبت شما بہ نسبت سابق نحیف وضعیف معلوم میشد واللہ اعلم خدا را این استعداد کامل ضائع نسازند و این جوہر بے بہا در امور لاطائلہ خرچ ننمایند مزاج شما عاشقانہ است ازین پل زود بگذرانند من احب اتخاذ النساء لم یفلح ابداً ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند گر نہ بینی سر حق بر من بخند

درخلوت نشستہ و چشم از اغیار بستہ بذکر و فکر و مراقبہ کار خود تمام نمایند این جہان گذرانست و عاقبت کار بایمان است اللہ تعالیٰ با ایمان دارد و با ایمان بردارد بمنہ و کمال کرمہ قال الغوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز کل همک فی الاکل والشرب والنکاح والنوم وبلوغ اغراضک همک هم الکفار والمنافقین یا مسکین ابک علی نفسک الملائکۃ الموکلون بک یبکون علیک لما یرون من خسرانک فی دینک مالک عقل لو کان لک عقل لبکیت علی ذهاب دینک معک راس مال وانت لا تتجر به هذا العقل والحیاۃ هما راس المال وانت راس ما تحسن ان تتجر بهما علم لا تعمل به وعقل لا تنتفع به وحیاۃ لا تفید کبیت لا یسکن وکنز لا یعرف وطعام لا یوکل قال بعض الاعاظم ومما من اللہ تعالیٰ به علیّ عدم صبری علی البعد من حضرتہ تعالیٰ وطیرانی علیها کلما اغفل واخرج منها ولا اعرف لسرعۃ الطیران شیئاً اعون علیه من هذین الجناحین احدهما ترک اللذات والشهوات المحرمۃ والمباحات وترک الرلحات کلها والثانی احتمال الاذی والمکارہ ورکوب العزائم والشدائد والخروج من الخلق والهوی والارادۃ والمنی وقال سیدی احمد بن رفاعی کن طیاراً الی الحضرۃ حتی تغیب عنها ولا ترض بالقعود منها۔ سخن بطول انجامید ؎

قصۃ العشق لا انفصام لها صامت ههنا لسان القال

Marfat.com

ے بس کنم خود زیرکان را این بس است - من ایشان را از مقبولان می شناسم و خود را بدترین غلام
می انگارم دیگ آید کہ خدا جل و علا در روز جزا با ما چہ معاملہ می نماید اللّٰھم خلقتنی مجاناً
و رزقتنی مجاناً فاغفرلی مجاناً - والسلام -

مکتوب (۹) بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم - السلام علیک یا ابراہیم انا کذلک نجزی
المحسنین مکتوب شریف ایشان کہ پُر از مضامین عالیہ بود بمطالعہ این لاشے در آمد - عمر از چہل گذشتہ و
اعضا ضعیف و سست گشتہ زاد راہ کہ متابعت سید الاولین والآخرین است بر دست ہیچ نیامدہ و خوف و حسرت
آن فرو گرفتہ اند کہ در آن وقت دشواری و زمان بیقراری چہ پیش آید سعادت یا شقاوت رُو می نماید کسیکہ در
ماتم و مصیبت خود چنین گرفتار و زار بود آن بیچارہ آوارہ دیگری را چہ تربیت و نصیحت خواہد کرد ے

طبیب یداوی والطبیب مریض

صد کس باید کہ این مدبر را دستگیر شوند و از گمراہی براہ آرند ای برادر کار بغایت دشوار است ے

یقین دانم کہ آن شاہے نکو نام　　بدست سر بریدہ مے دہد جام

پس دائم بیاد حق سبحانہ تعالیٰ باشید تا غایت از خود غائب شوید ے

کسی از شوق جانان گشت مدہوش　　ہمہ عالم شد اورا فراموش

ما جعل اللّٰہ لرجل من قلبین فی جوفہ در درون آدمی یک دل است اگر بدنیا مشغول سازد
از آفتاب فیض الٰہی نافت نگیرد - آفتاب کہ طلوع میکند از مشرق تا مغرب ہر ذرہ کہ ہست از نور او بہرہ می یابد -
نور او بر ہمہ می تابد اگر خانہ بود کہ آنرا روزنہ است از آن راہ گذر فیض وجود بوی خواہد رسید و اگر غافل است
آن نور از وے خواہد گشت ے　دوست بہر لحظہ نظر مے کند

غافلی چوں از تو گذر میکند

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ می فرماید کہ حجاب میان بندہ و حق سبحانہ ہمین انتقاش صور کونیہ است از
مشاہدہ صور جمیلہ و باستماع نغمات و سازہائے طرب انگیز آن نقوش در حرکت و تموج مے آید طالب را نفی
آن کردن واجب است و نیز باید دانست کہ حق سبحانہ از ہمہ لطیف تر است ہر کرا لطافت بیشتر مشغولی بحق سبحانہ
بیشتر بافندہ و موزہ دوز از انکس کہ خس تمام میکشد لطیف تر اند زیرا نکہ از ایشان خس کشی نمے آید - بزاز از ایشان
لطیف تر است تحمل آن ندارد کہ بافندگی و موزہ دوزی کند ملایان از بزازان لطیف تر اند بزازی نمے توانند کرد -
و جماعتے کہ بحق سبحانہ مشغول اند از ایشان لطیف تر اند تحمل آن ندارند کہ یک چشم زدن بغیر حق سبحانہ مشغول باشند
انبیاء برحال ایشان غبطہ مے برند نہ از آن جہت کہ درجات و کمالات ایشان از درجات و کمالات انبیاء زیادہ واللہ

Marfat.com

بلکہ ازین جہت کہ ایشان را شرف حالی است کہ دائم در قرب حضرت حق اند و حضرت حق سبحانہ ایشان
را از نظر خلق پوشیدہ داشتہ است و بر سبیل دوام ایشا را بخود مشغول گردانیدہ ۔ بادشاہ جمیع امور ممالک را
بیکی از مقربان خود تفویض مے نماید و او بامر بادشاہ در ممالک تصرف میکند و دیگرے آفتابہ دار است آب وضو
بادشاہ ترتیب میکند و دائم پیش بادشاہ است اگرچہ آنکس کہ متصرف در ممالک است نزد بادشاہ مقرب است
و برگزیدہ تر و در درجہ عالی تر لیکن آفتابہ دار این شرف دارد کہ دائم در قرب بادشاہ است و خدمت خاصہ او میکند
و بغیر او مشغول نیست سبحان اللہ بزرگے میفرماید ؎

با یار بگلزار شدم رہگذری ۔۔۔ بر گل نظرے فگندم از بے خبری
دلدار بطعنہ گفت شرمت بادا ۔۔۔ رخسار من اینجا و تو در گل نگری

از اینجا است کہ فرمودہ اند اگر بکشت زار روی و از کشت خطہ داری از حق سبحانہ غافلی و اگر خطہ زاری
چرا مے روی در رسالہائے نویسی اگر عمل خواہی کردن یک سخن بس است کہ بخدا مشغول باش و اگر عمل نخواہی
کرد چرا مے نویسی و فرمودہ اند کہ یک نے و ہزار آسانی ہرچہ غیر حق است نے گفتی و خلاص شدی ۔ سخن
بطول انجامید اگر سہوے سرزدہ باشد معاف فرمایند اللہ یجمع بیننا و بینکم فی الدنیا والآخرۃ ۔

مکتوب (۱۰) مقبول رب العلمین قاضی صاحب قاضی سعید الدین سلمہ رب العلمین و عافاہ اللطف
والدین ۔ فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد از سلام و دعاہا میرساند ۔ مکتوب ایشان رسید چون مملو از حزن و
اندوہ بود محزون گردانید رضینا بقضاء اللہ ہرچہ ساقئے ما ریخت عین الطاف است ؎

تو رو از پرستیدن حق مپیچ ۔۔۔ بہل تا بگیرند خلقت بہیچ
رہائی نیابد کس از دست کس ۔۔۔ گرفتار را چارہ صبر است و بس

؎ اصبر لکل مصیبۃ و تجلد ۔۔۔ واعلم بان المرء غیر مخلد
واصبر کما صبر الکرام فانہا ۔۔۔ نوب تنوب الیوم تکشف فی غد
واذا اتتک مصیبۃ تشجی بہا ۔۔۔ فاذکر مصابک بالنبی محمدؐ

اما سمعتم ان الدنیا سجن المومنین وجنۃ الکافرین وما قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ما اوذی نبی ما اوذیت قال الحسنؓ سمعت جدی رسول اللہ ؐ
یقول یا بنی علیک بالقنوع وتکن من اغنی الناس واذا الفرائض وتکن اعبد
الناس یا بنی ان فی الجنۃ شجرۃ یقال لہا شجرۃ البلوی یؤتی باہل البلاء
یوم القیامۃ فلا ینشر لہم دیوان ولا ینصب لہم میزان یصب علیہم

Marfat.com

الاجر صیّاً ثم قرأ انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب قال جلال الدین رومی قدس سرہ ؎

درد پشتم داد حق تا من ز خواب | بر جہم در نیم شب با سوز و تاب
دردہا بخشید حق از لطف خویش | تا نخسپم جملہ شب چون گاؤ میش
در حقیقت دوستانت دشمن‌اند | کہ ز حضرت دور و مشغولت کنند
در حقیقت ہر عدو را روی تست | کیمیاؤ نافع و دل جوی تست
کہ ازو اندر گریزی در خلا | استعانت جو و لطفی از خدا

مع ہذا چون دریں باب استغاثہ نمودہ اند انشاء اللہ تعالیٰ در حق شما دعا خواہم نمود۔ امید کہ بعد ازین کسے از اہل کھیوڑہ معترض حال شما نخواہد شد۔ تسلی دارند و در ریاضات عبادات مداومت نمایند قال اللہ تعالےٰ واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم فی الحدیث الشریف من یرد اللہ بہ خیراً یصب منہ مولوی خرم علی صاحب شرح اردو میں تحریر فرماتے ہیں بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس کے ساتھ خدا تعالیٰ خیر اور بہتر کیا چاہتا ہے تو اس پر مصیبت ڈالتا ہے۔ **فائدہ** مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اس کو خدا کا کرم جانے کیونکہ مصیبت گناہ گھٹاتی ہے اور درجہ بلند کرتی ہے ہر دم خدا یاد آتا ہے۔ آرام میں اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہے۔ اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق میں بہتر نہ ہوتی تو خدا اپنے پیغمبروں اور نیک بندوں پر نہ ڈالتا۔ مصیبت مسلمان کے حق میں اکسیر ہے چاندی اور سونے کو جو کھرا کیے چاہتے ہیں تو اس کو آگ میں گلاتے ہیں۔ لیکن اس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاوے یا خدا کو بھلاوے اور اس کا گلہ کرے۔

مکتوب (۱۱) فضیلت شعار مقبول پروردگار مولوی صاحب مولوی نور محمد سلمہ الصمد فقیر غلام مرتضےٰ کان اللہ لہ بعد سلام مسنون ادعیہ متفرقہ میرساند خط فرحت نمط آن مخلص بے غلط رسیدہ مافیہا مفہوم گردیدہ رسالہ شریفہ سراپا ہدایت است مگر از بعضی عبارات عوام از راہ جہالت و خواص از راہ تعصب در مزلقہ افتادند و نفہمیدند کہ الفاظ متشابہ در کلام فصحاء بلغا بلکہ در کلام خدا جل و علا نیز موجود ہستند اما الذین امنوا فیعلمون انہ الحق من ربھم واما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ۔ تصحیح کلام عاقل از ضروریات است تکیف کلام العاقل الفاضل الکامل فی العلوم الظاہریۃ والباطنیۃ۔ چشتیہ بہشتیہ فی زماننا ہذا اگرچہ بجہر مفرط ایذا میرسانند لیکن

Marfat.com

قدمائی ایشان از جہر کذائی منع فرمودہ اند۔ کاشکے اگر از حضور دہلی نقشبندیہ واقف شدندی ہرگز ایشان را بجہر مفرط ایذا نرسانیدندی۔ قال صاحب تفسیر العرائس فی ذیل قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اعلمنا اللہ سبحانہ بہذا التادیب ان خاطر حبیبہ من کمال لطافتہ ومراقبتہ وجمال ملکوتہ کان یتغیر من الاصوات الجہریۃ وذلک من غایۃ شغلہ باللہ تعالیٰ وجمع ہمومہ بین یدی اللہ تعالیٰ فاذا صوت احد بالجہر عندہ کان یتاذی قلبہ المبارک من صوتہ ویضیق صدرہ من ذلک کانہ یتقاعد سرہ لحظۃ فی میادین الازل والابد فخوفہم من ذلک فان تشویش خاطرہ علیہ السلام سبب لبطلان اعمالکم ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون فان اجتماع خاطر الانبیاء والاولیاء لمحۃ احب الی اللہ تعالیٰ من اعمال الثقلین وفیہ حفظ حرمۃ رسول اللہ وتادیب المریدین بین یدی اولیاء اللہ تعالیٰ الی آخرما قال زیادہ چہ تحریر نماید العاقل یکفیہ الاشارۃ۔

مکتوب (۱۲) الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعلموا ان القلب جار اللہ سبحانہ ولیس شئی اقرب الی جناب قدسہ کالقلب ایاکم وایذاء ای قلب مطیعاً کان او عاصیاً فان الجار وان کان عاصیاً یحمی۔ فاحذروا من ذلک ثم احذروا فانہ لیس بعد الکفر الذی ہو سبب ایذاء اللہ سبحانہ مثل ایذاء القلب فانہ اقرب ما یصل اللہ سبحانہ فان الخلق کلہم عبید اللہ سبحانہ والضرب والاہانۃ لعبد ای شخص کان یوجب ایذاء مولاہ فماشان المولیٰ الذی ہو المالک علی الاطلاق فافہموا ما اقول فان کلامی اشارات وبشارات لا یعقلہا الا العالمون ومعلوم نمایند کہ مقصد اقصیٰ و مطلب اعلیٰ از تعلم تعلیم ایمانی است وعلم بے تعلیم عقیم است سعی موفور مبذول داشتہ باشند کہ این سعادت شما را حاصل آید۔ وفقیر ہم از دعا این متمنا غافل نخواہد شد۔ دراین زمانہ ظلمانی کہ ہمہ کس از تعلم علم ایمانی پشت دادہ بہواجس نفسانی واغراض شیطانی رو آوردہ است سعادتمندی باشد کہ باین سعادت مشرف گردد۔

ع تا دوست کرا باشد ومیلش بکہ باشد۔ اللہ تعالیٰ ما را وشما را وجمیع اہل علم را باین سعادت مشرف گرداناد بالنبی وآلہ الامجاد باید کہ ہر وقت بعد از منزل قرآن شریف خود را بمطالعہ کتب مشغول نمایند وہر قدر کہ توانند خود را بتعلیم معمول دارند انشاء اللہ برکت در تدریس شما خواہد شد و باید کہ وظیفہ حزب البحر از دست ندہند وفیض باطن آن را دارند۔

مکتوب (۱۳) الحمد للہ رب العلمین فی السراء والضراء وفی الشدۃ والرخاء وفی العطیۃ والبلاء والصلوٰۃ والسلام علی من ما اوذی نبی مثل ایذائہ وما ابتلی رسول نحو ابتلائہ۔ لہذا صار رحمۃ للعلمین وسید الاولین والاخرین حضرت حق سبحانہ جل شانہ

Marfat.com

سعادت اطوار مقبول پروردگار مولوی محبوب عالم را از حوادث زمانۂ ناہنجار محفوظ و مصئون داشتہ خوش وقت بجمعیت دارادو حزن و اندوہ ماضی را در حق ایشان باحسن وجوہ تلافی فرماید از احقر الوریٰ فقیر غلام مرتضیٰ نور اللہ قلبہ بنور الصدق والصفا بعد تبلیغ دعوات ترقی درجات انجلائے رائے آنکہ۔ ہردو مکتوب ایشان نزد فقیر رسید بفرح و ترح رسانیدند او سبحانہ جل شانہ بفضل خویش بطفیل پیران صفاکیش دالدماجد شمارا صحت کامل و شفائے عاجل عطا فرماید انہ علی کل شیئ قدیر و بالاجابۃ جدیر۔ چند اسولہ درج مکتوب نمودہ اند اجوبہ ایشان آنچہ بخاطر فاتر رسید حوالہ قلم نمودہ مے آید نیک توجہ نمایند۔ (۱) باید دانست کہ در مسئلہ جمعہ اختلاف بسیار است بعضی بفرضیت قائل شدہ اند و برخی براہ تحریم وکراہت رفتہ اند ولکل وجھۃ ھو مولیھا۔ این فقیر سراپا تقصیر ترک این اعظم شعار اسلام را بہیچ وجہ برخود روانمے دارد و وعید شدید کہ از رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منقول است فمن ترکھا فلا جمع اللہ شملہ ولا بارك لہ فی امرہ الا لاصلوٰۃ لہ الی اخر الحدیث برخود نمے پسندد و مع ہذا در تعریف مصر اختلاف است و بعضے فقہا شرط خلیفہ نیز چندان معتبر نداشتہ اند قال فی حاشیہ شرح الوقایۃ وھذا الشرط ای حضور الولی او نائبہ یسقط عند الضرورۃ فاذا لم یکن خلیفۃ ولا امیر واجتمعت العامۃ علی تقدم رجل للخطبۃ جاز علی ما فی المحیط۔ و در شرح سفر السعادت نوشتہ کہ دران بلاد کہ ولاۃ آن کفار اند مسلمانان را میرسد کہ اقامت جمعہ و اعیاد بکنند و اگر یکے را قاضی سازند قاضی میشود بتراضی مسلمانان انتہی وفی المضمرات الجمعۃ علی ثلثۃ اقسام فرض علی البعض وواجب علی البعض وسنۃ علی البعض اما الفرض فعلی الامصار واما الواجب فعلی نواحیھا واما السنۃ فعلی القری الکبیرۃ۔ بحر الرائق خلاصہ اینکہ درین مسئلہ اختلاف بسیار است تحقیق حقیق بالمشافہ فہمانیدہ خواہد شد۔

(۲) در حدیث مبارک برای عقیقہ شات و میش مروی است ماو گاؤ در ہیچ حدیث مروی نیست۔

(۳) اشتراک اقل از ہفت مردمان در ضحیہ جائز است ہیچ وسوسہ نیست۔ فقط والسلام۔

مکتوب (۱۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اذا اشتدت بك العسری ففکر فی الم نشرح فعسر بین یسرین اذا مثلتہ فافرح

میان صاحب میان محمد عظیم سلمکم عن وسوسۃ الشیطان الرجیم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خط فرحت نمط ایشان رسیدہ ما فیہا مفہوم گردید۔ شکایت قساوت قلب نمودہ اند او سبحانہ جل شانہ

ف

مسئلہ جمعہ

Marfat.com

بفضل خویش بطفیل پیران صفا اندیش شرح صدر و تصفیہ قلب و قالب را و شما را عطا فرماید کہ نعمت حاصلی ہمین است و دیگر ہمہ ہیچ۔ و قصۂ مصائب نیز در میان آوردہ اند مہربانا قرآن شریف را ورد خود باید نمود و حالات انبیا علیہم السلام و اولیاء کرام ملاحظہ باید فرمود قصہ حضرت یوسف علیہ السلام و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام و حضرت آدم علیہ السلام مد نظر داشتہ دل خود را تسلی باید داد آیت فیض ہدایت ان اللہ مع الصابرین یاد باید آورد

ے جام محنت خورند و دم نزنند　　جز براہ وفا قدم نزنند
خویشتن بسوزند در بلا چون عود　　کہ از ایشان برون نیاید دود

درین ملک مرض ہیضہ شائع شدہ بود و تا ہنوز ہست فقیر بفضل پروردگار و برکت پیران کبار محفوظ ماند واللہ المستعان و علیہ التکلان۔

مکتوب (۱۵) مقبول بارگاہ رب العلمین مولوی صاحب مولوی حمید الدین سلمہ رب العلمین۔

از فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد السلام علیکم و دعا آنکہ خط فرحت نمط ایشان رسید محظوظ الوقت ساخت بسبب عدم فرصت اتفاق جواب نیفتاد۔ نماز تہجد نمازیست کہ بعد از فرائض ہیچ نمازے بآن نمے رسد قال اللہ تعالیٰ لنبیہ و حبیبہ و قریبہ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا الآیۃ۔ و طریقہائے ادائے آن اولیاء عظام و مشائخ کرام متعدد نوشتہ اند آنچہ اقرب و اسہل و اخصر و انفع نزد فقیر است اینست کہ در ثلث اخیر از شب ہشت رکعت یا دوازدہ رکعت بخوانند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سہ بار سورہ اخلاص و بعد از ادائے آن یکبار سورۂ یٰسٓ و سہ صد بار کلمہ طیب باین طور بخوانند کہ کلمہ لا را از ناف برآرند و جانب راست سینہ او را کشیدہ بہمان طرف کلمہ الٰہ را خیال کردہ الا اللہ بر قلب ضرب نمایند انشاء اللہ تعالیٰ اگر بہمین طور مداومت کنند موجب ترقیات خواہد گردید و جماعت نساء تنہا مکروہ تحریمہ نوشتہ اند و یکرہ تحریما جماعۃ النساء ولو فی التراویح در مختار مگر در فتح القدیر از عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت نمودہ کہ ایشان جماعت نساء کنانیدہ اند و حق نزد فقیر آن ست کہ در جائے محفوظ جماعت کنند کہ آواز ایشان با نامحرمان نرسد البتہ جائز خواہد بود و الا خالی از فتنہ و فساد نیست الصلوٰۃ بر محمد کہ در تراویح متعارف ست و باواز بلند بگویند در کتابے معتبر بنظر فقیر نرسید مگر در حاشیہ صلوٰۃ مسعودی قلمی دیدہ ام کہ ازین فعل شیطانان میگریزند والحق انہ لا شنع فی فعلہ

مکتوب (۱۶) مصدر الحسنات جامع الکمالات مولوی صاحب مولوی کرامت اللہ سلمہ اللہ

فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد سلام مسنون مودعیہ مقرونہ میرساند خط فرحت نمط ایشان رسیدہ خوش وقت ساخت دل میخواہد کہ چیزے بطرف شما نوشتہ شود لیکن چہ کردہ آید کہ فرصت دست نمیدہد بالفعل بعضے از وصایا الٰہیہ حوالہ قلم نمودہ مے آید خوب مطالعہ فرمایند قال اللہ تعالیٰ فی بعض کتبہ یا عبدی انک مفتقر و

ف: نماز تہجد ... ۱۲

ف: مسئلہ جماعت نساء ۱۲

ف: لفظ الصلوٰۃ بر محمد ... در تراویح ... ۱۲

Marfat.com

ومحتاج الیّ ولا بد لک منی فعند ذلک لا تعرض عنی ولا تتشاغل عنی ولا تنسانی ولا تشتغل بغیری بل تکون دائم الاوقات فی ذکری وفی جمیع احوالک وجمیع حوائجک تسألنی وفی جمیع تصرفاتک تخاطبنی وفی جمیع خلواتک تناجینی وتشاہدنی وتراقبنی وتکون منقطعاً الیّ من جمیع خلقی ومتصلاً بی دونہم وتعلم انی معک حیث ما تکون اراک وان لم ترنی واذ یتفنت وبان لک حقیقۃ ما قلت وصحۃ ما وصفت ترکت کل شئی وراءک واقبلت الیّ وجہک فعند ذلک اقربک منی واوصلک الیّ وارفعک عندی وتکون من اولیائی واصفیائی واہل جنتی فی جواری مع ملائکتی مکرماً مفضلاً مسروراً فرحاً منعماً ملذذاً آمناً تبقی سرمداً ابداً دائماً فلا تظن بی یا عبدی ظن السوء ولا تتوہم علی غیر ما یقتضیہ کرمی وجودی واذکر بالف انعامی علیک فی قدیم احسانی الیک فی جمیع آلائی لدیک خلقتک ولم تکن شیئاً مذکوراً خلقاً سویاً وجعلت لک سمعاً لطیفاً وبصراً حاداً وحواساً دراکۃ وقلباً ذکیاً وفہماً ثاقباً وذہناً صافیاً وفکراً لطیفاً ولساناً فصیحاً وعقلاً ضیاءً وصورۃ حسنۃ واعضاءً صحیحۃ وادواتاً کاملۃ وجوارح طائعۃ ثم الہمتک الکلام والمقول وعرفتک المنافع والمضار وکیفیۃ التصرف فی الافعال والصنائع والاعمال وکشفت الحجب عن بصرک وفتحت عینیک لتنظر الی ملکوتی وترٰی مجاری اللیل والنہار والافلاک الدوارۃ والکواکب السیارۃ وعلمتک حساب الاوقات والازمان والشہور والاعوام والسنین والایام وسخرت لک ما فی البر والبحر من المعادن والنباتات والحیوان تتصرف فیہا تصرف الملّاک وتحکم فیہا تحکم الارباب فلما رأیتک متعدیاً جابراً باغیاً غاشماً ظالماً طاغیاً متجاوز الحد والمقدار عرفتک الحدود والاحکام والقیاس والمقدار والعدل والانصاف والحق والصواب والخیر والمعروف والسیر العادلۃ لیدوم لک الفضل والنعم ولیصرف عنک العذاب والنقم وعرضتک لما ہو خیر لک وافضل واشرف واعز واکرم والذ وانعم ثم انت تظن بی ظنون السوء وتتوہم علی غیر الحق یا عبدی اذا تعذر علیک فعل شئی مما امرتک بہ فقل لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کما قالت حملۃ العرش لما ثقلت علیہم حملہ واذا اصابتک مصیبۃ فقل انا للہ وانا الیہ راجعون کما یقول اہل صفوتی ومودتی واذا زلت بک القدم فی معصیتی فقل ما قال صفیّی آدم وزوجتہ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ واذا اشکل امر واہتمک ای فقل کما قال ابراہیم علیہ السلام الذی خلقنی فہو یہدین والذی ہو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فہو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین الاٰیۃ واذا اصابتک مصیبۃ فقل کما قال یعقوب علیہ السلام انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ واذا جرتک منک خطیئۃ فقل کما قال موسٰی علیہ السلام ہذا من عمل الشیطان واذا رأیت العصاۃ

Marfat.com

من خلق اللہ ولم ندر ما حکم اللہ فیہم فقل کما قال عیسیٰ علیہ السلام ان تعذبہم فانہم عبادك وان تغفر لہم فانك انت العزیز الحکیم واذا استغفرت اللہ وطلبت عفوہ فقل رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ سخن بطول انجامید لکن فی ہذا کفایۃ لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید ؎

قصۃ العشق لا انفصام لہا   صامت ہہنا لسان المقال

؎ سیحصد عبد اللہ ما کان حارثا   فطوبیٰ لعبد کان للہ یحرث

والسلام علی من اتبع الہدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وعلی آلہ التحیۃ والثنا۔

مکتوب (۱۷) الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیئ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الہون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن آیاتہ تستکبرون۔ ایزد تقدس وتعالیٰ آن شہسوار عرصہ توحید وعرفان یکہ تاز میدان تجرید و ایقان العامل بآیات القرآن والتابع بآثار سید ولد عدنان را پیوستہ مؤدب بآداب نبویہ مہذب باخلاق مرضیہ نقشبندیہ مجددیہ داراد بالنبی و آلہ الامجاد۔ از فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد تادیہ مراتب سنت کہ سلیقہ انیقہ شارعان مشارع اتحاد واسلام ست واضح رائے محبت پیرائے آنکہ صحیفہ شریفہ محتوی بر معانی لطیفہ در احسن الاوقات سید فرحت بخشا وکاشف حالات گردید۔ عقاید مرزا قادیانی مخالف آیات صریحہ واحادیث صحیحہ ومخالف اجماع ہست وکشوف اولیاء متقدمین ومتاخرین است فلا یتبعہ الا الجاہل او زندیق او مجنون او متعصب فی الدین البتہ اورا در فن انشاء پردازی عربی وفارسی دخلے ہست لہذا بعضے اشخاص ضعیف الایمان کہ از عقل بہرہ کلی ندارند بر تحریرات وتقریرات او فریفتہ وشیفتہ می شوند وادعائے کاذبہ او را مثل نبوت وولایت وغیر ذلک تصدیق می نمایند فویل لہم ثم ویل لہم۔ اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین دعوائے نبوت ومثیل مسیحا ومہدی بودن از طرف مرزا قادیانی محض دروغ بے فروغ ست زیرا کہ بنا بر تصدیق این دعوی ہیچ دلیل قوی نزد ایشان نیست کہ خصم اورا تسلیم نماید محض الہام وکشف وحجت بر غیر قائم نگردد کما تقرر فی علم الکلام وقد جربنا مرارا ان صاحب الکشف یغلط کثیرا مع ہذا این چنین کشف کہ مخالف حق

Marfat.com

صریح باشد مخفی نیست ظاہر ست کہ ایشان را گر حظے از ولایت بودے تا احدے از ہمنشینان ایشان
اللہ مؤدب و مہذب گردیدے و اخلاق ذمیمہ او مبدل باوصاف حمیدہ گشتے حالانکہ جملہ احباب ایشان را
الآن کما کان می بینیم ہیچ کس را دل از دنیائے دون سرد نگردیدہ و نہ ہیچ کس کما حقہٗ راغب بعبادت
الٰہی است چہ خوش گفت ان الاوقح الی اوج القبول اوصل وان الناس کالنتیجۃ تابعون للاخس الارذل۔

سوختم از دست صرافان گوہر ناشناس — قیمت خرمہرہ را با دُر برابر میکنند

مَنْ یَّھْدِی اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۔

مکتوب (۱۸)

محبت آثار مقبول پروردگار شیخ کرامت اللہ سلمہ اللہ۔ فقیر غلام مرتضیٰ [متعلق فیض باطنی۔]
کان اللہ لہ بعد اسلمہ مسنونہ وادعیہ مقرونہ میرساند کہ خط فرحت نمط ایشان رسید خوش وقت ساخت
شکایت از عدم فائدہ باطنی نمودہ اند مہربانا درین باب جد و جہد کنند و متوجہ بقلب صنوبری شدہ ذکر نمایند
شاید کہ درے از فیض بکشایند افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ

اندرین رہ می تراش و می خراش — بو کہ گردی از حقیقت روشناس

مولانا غلام یحییٰ کہ محشی میر زاہد ست در خدمت حضرت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ ۳ سال بکمال ادب
گذرانید لاکن فائدہ باطن چیزے بر ایشان منکشف نشد اما ہرگز از ذکر و مراقبہ پہلو تہی نساختند۔
بعد از ۳ سال ایشان را شرح صدر حاصل شد و یافتند آنچہ یافتند چنانچہ در علم ظاہر در طبائع فرق
بسیار است حال علم باطن نیز ہمین است الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم واللہ یعطی وان الفضل بید اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم الخ۔

مکتوب (۱۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[در مسئلہ کفر و اسلام روافض و خوارج۔]
محبت آثار مقبول پروردگار مولوی نور محمد سلمہ الصمد۔ تراب اقدام الاولیاء فقیر غلام مرتضیٰ وصلہ اللہ
الی مایتمنی بعد اسلمہ مسنونہ وادعیہ مقرونہ میرساند کہ خط فرحت نمط ایشان رسید مافیہا مفہوم گردید۔
او سبحانہ جل شانہ مارا و شمارا از امراض ظاہریہ و باطنیہ نجاتے ارزانی فرمودہ بیاد خود و بیاد حبیب و قریب
خود محظوظ دارد بالنبی وآلہ الامجاد۔ مکرر سوال از اسلام و کفر روافض و خوارج نمودہ اند مہربانا این مسئلہ بہ بسط
تمام در کتب علم و کلام مذکور ست شاید کہ مطالعہ کردہ باشند و آنچہ در فتاوی عالمگیری وغیرہ کتب مرقوم ست
آن نیز دیدہ باشند اما این عاصی بر معاصی ہر کہ بواحدانیت خدا جل و علا اقرار نماید و برسالت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دہد اورا کافر نمی شمارد و مذبوحہ او را حلال می انگارد مع ہذا سخت محبت شیخین و

Marfat.com

حسنین رضوان اللہ علیہم میدارم ؎

ملت عاشق ز ملتہا جدا است　　عشق اسطرلاب اسرار خدا ست

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابوداؤد ۲؍ مشکوٰۃ شریف باب الایمان — حسن شہیدؒ در حاشیہ مشکوٰۃ شریف درین باب تحقیق بسیار نمودہ اند و بعد تدقیق وافر این عبارت افادہ فرمود والصواب ان لا یتسارع الی تکفیر اھل البدعۃ لانھم بذلوا وسعھم فی اصابۃ الحقّ فلم یحصل لھم غیر ما زعموہ فھو بمنزلۃ الجاھل او المجتھد المخطی وھذا قول المحققین من علماء الامۃ احتیاطًا۔ فی شرح العقائد العضدیۃ اما المعتزلۃ فالمختار انھم لا یکفرون — وقد سئل الامام ابوالقاسم الانصاری وھو من افاضل تلامذۃ امام الحرمین عن تکفیرھم لانھم نزھوہ عما یشبہ الظلم والقبح ولا یلیق بالحکمۃ وما قال المحقق التفتازانی فی شرح العقاید النسفیۃ الجمع بین قولھم لا یکفر احد من اھل القبلۃ وقولھم بتکفیر من قال بخلق القرآن واستحالۃ الرؤیۃ وسبّ الشیخین او لعنھما وامثال ذلک مشکل فقد دفع بان الاول مذھب المحققین من الاشعری واتباعہ من المتکلمین واکثر الفقہاء وھو المروی من ابی حنیفۃؒ اما الثانی فانما قال بہ بعض الفقہاء والناقلون بتکفیر الشیعۃ والمعتزلۃ فالقائل مختلف فلا اشکال انتہیٰ من عن۔ شاید این مسئلہ بمذاق بعض اہل علم نخواہد آمد لکن الحق ان یتبع —

مکتوب (۲۰) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اما بعد رقعہ ایشان رسید از کوائف مندرجہ آگاہی حاصل گردید علاج امراض جسمانیہ سہل ست وچندان ضرور ہم نیست کہ کفارہ سیئات وارفع درجات ست ازالۂ امراض جبلیہ باطنیہ از بس متعذر ست و از ضروریات کہ حسن خاتمہ در رفع حجب بدون قمع آنہا از محالات ست۔ امراض ظاہریہ ثمرۂ آثار امراض باطنیہ اند وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم نص قاطع است سعی باید کرد و دست و پا باید زد استغفار و ندامت علی ما مضے شیوۂ خود باید ساخت وخود را اضعف من العنکبوت وانجس من الکلب باید شمرد شاید کہ باین حیلہ نجاست باطنی را دور نمایند ایمان حقیقی وبصارت تحقیقی عطا فرمایند وما ذٰلک علی اللہ بعزیز برخوردار احمد سعید بمرض طحال گرفتار شدہ بود و مدت متمادی باین بلا مبتلا ماند وبموجب مزاج طفلانہ بادویہ طبیہ یونانیہ وانگریزیہ

مستفتی گردید لیکن ہرگز بران فائدہ مرتب نشد روز بروز ترقی مرض بلکہ صورت یاس رومی نمود چنان ضعیف ونحیف شد کہ طاقت گفتار ورفتار نداشت چون مایوسی بحد غایت رسید متوجہ بجناب الٰہی شدم و پیران کبار را وسیلہ ساختم نحوی از تسلی عالم رؤیا حاصل شد پس مرض روز بروز رو در تنزل نہاد بالفعل برکت انفاس قدسیہ بزرگان وامداد توجہ پاکان صحت کاملہ رو نمود و نامے ونشانے از مرض باقی نماند۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

مکتوب (۲۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ مصدر الحسنات جامع الکمالات مولوی صاحب مولوی عبدالنبی صانہ اللہ عن شر کل غوی وعبی ۔فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ ۔بعد السلام علیکم طبنم میرساند۔ مکتوب شریف ایشان رسیدہ محظوظ الوقت ساخت ۔حسب تحریر ایشان مسئلہ وسمہ نوشتہ میشود اتفق المشائخ علی ان الخضاب فی حق الرجال سنۃ وانہ من سیما المسلمین واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلک من الغزات لیکون اہیب فی عین العدو فہو محمود منہ ومن فعل ذلک لیزین نفسہ للنساء ولیتحبب نفسہ الیہن فذلک مکروہ وعلیہ عامۃ المشائخ وبعضہم جوزوا ذلک من غیر کراہۃ کذا فی المحیط۔ عن حسان بن ابراہیم قال رایت محارب بن دینار یقضی فی المسجد ورأسہ مخضوب بالسواد وہذا مختلف بین السلف قال بعضہم یکرہ لان الشیب نور اللہ ویکرہ تغییر نور اللہ وعامۃ العلماء قالوا لا یکرہ لما روی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یخضب بالحناء والکتم وعن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال کما یعجبنی ان تتزین امرأتی یعجبہا ان اتزین لہا ۱۲ مطالب المومنین ۔ وقد صح عن الحسن والحسین رضی اللہ عنہما انہما کان یخضبان بالسواد ولہذا النقل عن عثمان بن عفان وعبد اللہ بن جعفر وسعد بن ابی وقاص وعتبہ بن عامر ومغیرۃ بن شعبہ وجریر بن عبد اللہ وعمر ابن العاص رضی اللہ عنہم اجمعین وہکذا روی عن جماعۃ من التابعین منہم عمر بن عثمان وعلی بن عبد اللہ وابو سلمہ بن عبد الرحمٰن وعبد الرحمٰن بن اسود وموسیٰ بن طلحۃ وزہری وایوب واسماعیل بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۱۲ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد۔ اگر تحقیق زاید منظور باشد تا از فتاوی قاضی خان وفتاوی عالمگیری وہدایہ جلد اخیر از باب الکراہۃ بعد باب الذبائح باید جست۔ فقط والدعاء۔

مکتوب (۲۲)

منبع البرکات پیر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکاتیب ایشان بطریقہ تواتر د توالی رسیدہ اند۔ محبت آنجناب بطائفہ فقراء معلوم گردید الحمد للہ علیٰ ذلک ۔محبت این طائفہ نعمتیست کبرے وعطیہ ایست بس عظمے۔ کسی فقرا را بہ از ہمنشینی اغنیا تا یار کرا باشد ومیلش بکہ باشد ۔لیکن شناخت ولی کامل نہایت متعذر ست ولی را ولی می شناسد

شنیده باشند صاحب دولتے را باین نعمت مشرف می سازند. بزرگے فرموده الٰہی چیست اینکه اولیائے خود را کردی که باطن ایشان زلال خضر ست هر که قطره ازان چشید حیات ابدی یافت وظاهر ایشان سم قاتل ست هر که آن نگریست بموت ابدی گرفتار آمد. ایشانند که باطن ایشان رحمت ست وظاهر ایشان زحمت باطن بین ایشان از ایشان ست وظاهر بین ایشان از بدکیشان بصورت جونما اند وبحقیقت گندم. بظاهر از عوام بشر اند وبباطن از خواص ملک بصورت برزمین اند وبمعنے بر فلک جلیس ایشان از شقاوت رسته وانیس ایشان بسعادت پیوسته اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ این فقیر را شے محض ست البته مدتے در صحبت اولیاء کامل نشسته ام وکمالات وکرامات ایشان بچشم خود دیده ام وملفوظات ایشان شنیده ام ومطالعه کتب صوفیه صافیه می نمایم. دیگر نزد فقیر هیچ نیست. وسبحانه جلشانه ما را وشما را از مقبولان ومحبوبان خود گرداند ومحبت ذاتیه خویش عطا فرماید بمنه وکمال کرمه فقط۔

مکتوب (۲۳) بسم الله الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ بخدمت میان صاحب میاں امام بخش سلمه ربه اولا قدره فقیر غلام مرتضٰے کان الله له بعد سلام میرساند. معذرات نامه ایشان رسید خوشوقت ساخت فقیر از شما راضی ست وبدیدن این رقعه رضا برضا حاصل شد. اگر سخنے ناملائم از ایشان صادر شده تاهم معاف کرده شد. فی الحدیث من استغضب فلم یغضب فهو حمار ومن استرضی فلم یرض فهو شیطان۔ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ فقیر در اصل قطره آب ست ودر آخر مشت خاک او سبحانه جلشانه بفضل خویش وبطفیل پیران صفا اندیش این لاشے را مشهور ساخته مرجع خاص وعوام نمود فاختلف الناس فی بعضے مردم بحسب علو فطرت خویش این نالائق را از اولیاء الله می شمارند وبعضے دیگر موافق خلقت خود زبان بشکوه وشکایت می کشایند. هر کسے را بهر کارے ساختند میل آن اندر دلش انداختند. هر کسے بر خلقت خود می تند. معلوم نیست که در روز جزا خدا جل وعلا با این بنده چه معامله خواهد نمود اگر از زمره مقبولان کرده داخل جنت ساخت وبلقائے خود مشرف فرمود حسودان خود بخود از کرده خویش نادم خواهند شد واگر معامله برعکس شد مداحان فقیر شرمنده خواهند گردید ولا ادری من ای الحزبین انا فقیر را با مدح وذم کسے کارے نیست وفکر قبر وقیامت هر وقت لاحق حال ست حق سبحانه وتعالٰے ما را وشما را از مقبولان ومحبوبان خود نماید بمنه وکمال کرمه۔

مکتوب (۲۴) برخوردار محبت آثار مولوی صاحب مولوی عطا محمد سلمه الصمد

Marfat.com

فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد السلام علیکم و اشتیاق الیکم میرساند خط فرحت نمط مخلص بے غلط رسیدہ
خوشوقت ساخت از کثرت نمازیان و رجوع خلائق کہ نوشتہ بودند فرحت بر فرحت نمود اللّٰھم
زد فزد ولا تنقص شکر این نعمت عظمیٰ بجا باید آورد و شکر پیران کبار کہ واسطہ فیوضات الٰہی
اند بر ذمہ خود لازم باید شناخت ؎

بے عنایات حق و خاصان حق — گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق

و ہرگز برین رجوعات غرہ نباید شد در تہذیب نفس کوشش باید نمود و در یاد الٰہی اوقات خود را صرف
باید ساخت مطالعہ کتب فقہ و کتب صوفیہ بر ذمہ خود لازم باید شمرد کار این ست و دیگر ہمہ ہیچ ؎

ہرچہ جز ذکر خدائے احسن ست — گر شکر خوردن بود جان کندن ست

اللّٰھم اعطنی حبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الی حبک

نماز قضاء عمر کہ در مریدان مشہور ست چہار رکعت ست در ہر رکعت بعد فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و
سورہ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر پانزدہ بار بقرائت آہستہ قبل ادائے جمعہ میخوانند و مسئلہ حرمت مصاہرۃ
بعد الوقت نوشتہ آید والحمد للہ اولاً و آخراً ۔

مکتوب (۲۵) برخوردار محبت آثار مولوی عطاء محمد سلمہ الصمد۔ فقیر غلام مرتضیٰ
کان اللہ لہ بعد السلام علیکم و اشتیاق الیکم میرساند خط فرحت نمط ایشان رسیدہ خوشوقت ساخت
قبل ازین یک رقعہ بدست حافظ جان محمد صاحب بخدمت ایشان روانہ نمودہ بودیم شاید بنظر ایشان
گذرانیدہ باشند بالحال جواب اسولہ مسئولہ می نویسیم۔ قرأۃ سورہ الم احسب الناس
در شب بست و سیوم ۲۳ ماہ مبارک رمضان در حدیث صحیح بنظر فقیر نرسیدہ البتہ از اعمال مشائخ است و ما
راہ المؤمنون حسناً فہو عند اللہ حسن و تحصیل علم باطنی از ضروریات ست لیکن حالا تا چند
در تعلیم علم ظاہر کوشش نمایند انشاء اللہ تعالیٰ علم باطن نیز بتانی حاصل خواہد شد ؎

چوں بیاری طہارت ظاہرے — باطنت نیز حق کند طاہر

والسلام و بہ تم الکلام ۔

مکتوب (۲۶) مقبول رب العلمین مولوی صاحب مولوی قمر الدین جعلہ اللہ من
الائمۃ الہادین المہدیین۔ از فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد السلام علیکم و علی من لدیکم آنکہ نمیقہ انیقہ
ایشان رسیدہ ما فیہا مفہوم گردید۔ از تشتتات دنیاویہ چندان دلتنگ نشوند کہ ازین شبہائے
آبستن چہ زاید۔ و بتضرع والحاح بخدا جل و علا رجوع نمایند لعل اللہ یجعل بعد عسر یسراً و رأیت
ربی فی سکک المدینۃ فی رداء احمر باین ترکیب خاص بیادم نیست کہ در ہیچ

ف بر رجوع خلق مغرور نباید شد و در تہذیب نفس کوشش باید
ف نماز قضاء عمر
ف خواندن سورۃ الم احسب الناس در شب ۲۳ رمضان مبارک
ف تحقیق رأیت ربی فی سکک المدینۃ

کتاب بنظر فقیر رسیدہ باشد لیکن رأیت ربّی علی صورۃ شاب امرد۔ و رأیت ربّی وعلیہ
حلۃ حمراء اگرچہ در صحاح ستہ موجود نیست لیکن در بعضے کتب سلوک بنظر فقیر رسیدہ است۔ علماء باطن
معانی این چنین احادیث سامی فہمند و علمائے ظاہر را درین باب تردد ست بعضے حکم بوضع نمودہ اند و بعضے
درباب توجیہ ولکل وجھۃ ھو مولیھا آنچہ قرار داد علماء راسخین ست اینکہ بر تقدیر
صحت مراد ازین رؤیت رؤیت در خواب ست و پیداست کہ بدن خدا جل و علا چنانچہ اوست فی حد ذاتہ متعذر ست
پس لابد در صورتے جمیلہ متجلی خواہد شد وھو اظھر من ان یخفی از امام صاحب منقول ست
رأیت رب العزۃ فی المنام تسعًا وتسعین مرّۃ و از دیگر اولیاء اللہ نیز درین باب این
چنین منقول و حکم خواب دیگر ست بر رؤیت بصری قیاس نتوان کرد و استحضار صورت مرشد جائز ست
نزد فقیر درین باب رسالہ مستقل است ہر کہ راطلبے باشد دران رجوع نماید و رسالہ حضرت
مرسل بعد فراغ ابلاغ فرمایند۔ فقط ؛

مکتوب (۲۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ مجمع الفضائل منبع الفواضل مولوی صاحب
مولوی قمر الدین سلمہ رب العلمین از فقیر غلام مرتضی کان اللہ لہ۔ بعد السلام علیکم طبتم انجلائے رائے آنکہ
خط فرحت نمط شما رسیدہ خوشوقت ساخت۔ درین شب یعنی شب برأت شریف فیوضات و برکات بسیار
نازل شدند۔ ذاق من ذاق ومن لم یذق لم یدر۔ طالبان مولیٰ را مرتبہ عبادت فہمانیدہ
بودم ہر یک حسب حوصلہ خویش بجا آورد ھنیئًا لھم حضرت شاہ صاحب و مولوی شیخ احمد صاحب اٹاری والا
ومیاں محمد عظیم صاحب بہکہ والا و مولوی عطاء محمد نلے والا وغیر محبان حاضر الوقت اند در حق ایشان و در حق
شما و فرزندان شما دعا نمودہ شد مستجاب باد۔ مولوی نور الحق مرزا قادیان والا را در چند مسائل لاجواب ساخت
جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

مکتوب (۲۸) الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ سے محمد شفیع

است لاریب فیہ ؛ ایزد تقدس و تعالیٰ بصیر و سمیع مخلصی خلصی حافظ محمد شفیع را از آنچہ نباید
محفوظ و بانچہ شاید محظوظ داراد بالنبی و آلہ الامجاد۔ از فقیر غلام مرتضی کان اللہ لہ بعد تادیہ مراتب سنت
و دعوات مقرون باجابت مشہود رائے محبت پیرائے آنکہ ہر دو خط محبت نمط مرسلہ آن مخلص بے غلط در
احسن الاوقات رسیدہ فرحت بخشاد کاشف حالات گردید۔ طبیعت فقیر تا حال قدرے علیل ست صحت کلی
عائد نگردیدہ۔ وقتیکہ شفاء کاملہ دست داد ایشان را اطلاع دادہ طلب نمودہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ و

اگر فی الحال بیایند تاہم مبارک ست در اتمام سلوک ایشان کوشش بلیغ نمودہ آید لیکن تا دست داد ملاقات خود را از ذکر و فکر معطل ندارند بلکہ شاغل و سرگرم باشند زیراکہ کار اینست و دیگر ہمہ ہیچ ہر جاکہ باشی باخدا باش۔ دست در کار و دل با یار طریقہ انیقہ این خاندان مبارک ست۔ برائے اتفاق برادران و دیگر خاندان ایشان دعا کردہ خواہد شد اللہ تعالیٰ کہ مجیب الدعوات ست مقبول فرماید از غصہ برادران و دیگر تکلیفات دل تنگ نشود کہ سالکان را این چنین عوارض در پیش می آیند باقی خیریت ست۔

مکتوب (۲۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من یرد اللہ بہ خیراً یصیب منہ

ست ۔ ما بلا را بکس عطا نکنیم ۔ تاکہ نامش ز اولیا نہ کنیم

جامع الکمالات منبع کمالات مقبول بارگاہ الٰہ حضرت سید محمد شاہ اوصلہ اللہ تعالیٰ الی ما یحب و یرضاہ۔ تراب اقدام الاولیاء غلام مرتضیٰ عفی عنہ بعد السلام علیکم و قلبی لدیکم میرساند مکتوب شریف ایشان رسید دل را نور و سینہ را سرور بخشید او سبحانہ جل شانہ آنجناب را از امراض و اوجاع نگہداشتہ واسطہ فیوضات و برکات خود کناد و ما ذلک علی اللہ بعزیز از شنیدن مرض ناصور ایشان خاطر مشوش شد خدا جل و علا بحرمت پیران کبار صفا کیش صحت کاملہ و شفاء عاجلہ عطا فرماید بمنہ و کمال کرمہ اسم مبارک یا شافی ہزار بار خواندہ بر موضع دم نمایند و اعوذ بعزۃ اللہ من شر ما اجد و احاذر نیز بعد از ہر نماز بخوانند و چند روز از علوبات و مالحات اجتناب فرمایند انشاء اللہ تعالیٰ صحت رونما خواہد شد و کثرت رجوع بحکمائے جسمانی چندان مناسب بحال اہل اللہ نیست۔ توکل بر خدا و اعراض از ماسوا طریقہ دوستان خدا ست۔ قال غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الخلق اقبالک علیہم لیس ینفعونک لیس بایدیہم ضر ولا نفع ولا عطاء ولا منع لا فرق بینہم وبین سائر الجمادات فی ما یرجع الی الضر والنفع۔ الملک واحد والضار والنافع واحد المعطی والمانع واحد ھو اللہ عز وجل ۔ از وے مگردانی تو رو گر سازدت شق جدل و قلم۔ وقال فی الموضع الآخر۔ لا تیئس من روح اللہ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ لا تہرب من البلاء فان البلاء مع الصبر اساس لکل خیر۔ اساس النبوۃ والرسالۃ والولایۃ والمعرفۃ والمحبۃ البلاء فاذا لم تصبر علی البلاء فلا اساس لک ۔ فی المثنوی المعنوی ۔

وصل پیدا گشت از عین بلا ۔ زان حلاوت شد عبارت ماقلی
رنج گنج آمد کہ رحمتہا درو ست ۔ مغز تازہ شد چو بخراشید پوست

Marfat.com

زیادہ چہ نوشتہ آید خدا جل و علا ایشان را ملکہ کاملہ عطا فرمودہ۔ مطالعہ کتب صوفیہ صافیہ باید نمود و دل خود را تسلی باید داد۔ قال اللہ تعالیٰ لنبیہ و حبیبہ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا۔ وقال اللہ تعالیٰ فی موضع آخر۔ واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وسبح بحمد ربک حین تقوم ۝ ومن اللیل فسبحہ و ادبار النجوم ۝ مولوی صاحب نثی والا بجانہ خود تشریف بردہ اند و پیر صاحب در بیجاپور برائے ادائے اربعین مقیم بلکہ در تراویح پیش امام نیز ایشان مقرر کردہ شدند و ہر سہ فقیرزادہ ہا در نوافل قرآن مجید می شنوانند و میان شاہ عالم در کار خود سرگردان ست ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند — میل او را در دلش انداختند

رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

مکتوب (۳۰) رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین۔

بخدمت بابرکت مولوی صاحب مولوی کرامت اللہ و شیخ رحمت اللہ سلمکم اللہ عن مصائب الدنیا والآخرۃ فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد سلام مسنون و ادعیہ مغفرت میرساند۔ ہر دو مکتوب ایشان رسید باعث قلق و اضطراب گردیدند ان الانسان خلق ہلوعا اذا مسہ الشر جزوعا واذا مسہ الخیر منوعا امسال بر جمیع مخلصان این معدن عصیان مصائب گوناگون و بلیات بوقلمون نازل فرمودہ اند گویا این عام عام الحزن گردید ولعل فی ذلک حکمۃ لا نطلع علیہا و سبحانہ گاہی گاہی با دوستان و محبوبان خود نیز این چنین معاملہ میفرماید و بر وجود باجود ایشان بلیات صعبہ نازل میفرماید۔ نظر در احوال حضرت آدم صفی و نوح نبی و یوسف ذکی باید انداخت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ و نیز حق تعالیٰ میفرماید الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون و جائے دیگر میفرماید ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین آمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب پس در مصیبت نازلہ صبر باید نمود و استقامت باید ورزید ضرب الحبیب زبیب چہ خوش گفت آنکہ گفت ؎

عزت از و ذلت از و صحت از و علت از و
از دست نگردانی تو رو گر سازدت شق چون قلم

Marfat.com

دُعائے حضرت یونس علیہ السلام برائے دفع این چنین مصائب تریاق مجرب است لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ دوازدہ روز دوازدہ صد بار ہر روز بالتضرع و اخلاص تمام بخوانند امید کہ عسر ایشان بہ یسر مبدل خواہد شد ؎

بسا قفل کہ آنرا نباشد کلید کشایندہ ناگاہ آید پدید

و اگر متعلقان شما سوا لکھ اسم مبارک یَا سَلَامُ بخوانند نور علیٰ نور خواہد شد رزقنا اللہ تعالیٰ وایاکم الاستقامۃ والصبر فان اللہ مع الصابرین و ان مع العسر یسرا ؎

الا لا تحزن اخا البلیہ فللرحمٰن الطاف خفیہ

مکتوب (۳۱) بجانب صاحبزادہ عزیز الدین و نصیر الدین بمقام چاچڑ شریف۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برخوردار مولوی عزیز الدین و مولوی نصیر الدین سلمہا جاعل الانسان من الطین بعد سلام مسنون الاسلام آنکہ شنیدہ شد کہ امسال قوالان شما نہایت جرأت نمودہ اند بحرکات ناشائستہ پا از شریعت بیرون نہادہ اند و جمیع آلاتِ محرمہ روبرو اکابر حاضر آوردہ اند و نمودند آنچہ نمودند ثُمَّ نَبَّأَ لَهُمْ ثُمَّ نَبَّأَ لَهُمْ ؎

پری نہفتہ رُخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبیست

وعجب تر آنکہ صاحبزادہ صاحب و شما ہر دو برادر رعایت مطربان مقدم داشتند و قول خدا جل و علا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پشت انداختند و رعایت فقیر ہم ہیچ نہ نمودند اُفٍّ لَكُمْ ثُمَّ اُفٍّ لَكُمْ۔ تاحال رعایت شما می نمودیم حالا چون پا از شریعت بیرون نہادہ اند انشاء اللہ تعالیٰ بخوبی بند و بست شما خواہیم نمود غرض کہ قوالان را از حرکات نامشروعہ منع نمائند والا اسماء آن ملحدان برنگارند کہ موافق شرع شریف ایشان را بسزا رسانیدہ آید وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ دیگر نامہ ہمین مضمون بموضع سیال شریف نیز خواہیم فرستاد۔ فقط وبہ تم الکلام و جمیع اہل حق را سلام۔ منجانب فقیر غلام مرتضےٰ ۔

مکتوب (۳۲) بجانب حضرت صاحبزادہ محمد الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا بخدمت بابرکت حضرت صاحبزادہ والا مناقب سلمکم اللہ تعالیٰ فقیر غلام مرتضےٰ کان اللہ لہ اسلمہ مسنونہ اشواق مشحونہ میرساند زبان زد خلائق شدہ کہ

آن صاحبان بمقام چاچڑ تشریف آوردہ بودند و در روز عرس سماع بمزامیر و جمیع آلات لهو برملا بے تحاشا
شنیدہ اند و راہِ ضلالت بر عوام مفتوح ساختہ اند حیف صد حیف کہ سنتِ سیئہ و بدعت تازہ بعد وفات
حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ از ایشان سرزد شدہ کاشکی کہ این فقیر را اطلاع نشدہ الا بہر کیف ایشان را منع ساختنی
کہ این ملک شریعت است قبل ازین گاہی از علماء و صلحا این چنین حرکتِ نامشروعہ سرزد نشدہ معلوم نیست کہ
آن جناب این چنین سماع نامشروع بچہ تقریب شنیدہ اند اگر بطور عوام کالانعام شنیدہ اند تا از مبحث خارج اند
و اگر بطور صوفیہ شنیدہ اند و لحاظ شریعت ہم دارند تا از علماء و فضلا کہ مرید آن جناب اند تحقیق این مسئلہ
نمودہ و مواہیر ایشان بر آن ثبت کردہ بطرف فقیر ارسال نمایند کہ بر آن عمل نمودہ آید غرض کہ اگر
این چنین سماع مخالفِ شریعت است تا آن صاحبان ترک نمایند و اگر موافق شریعت است تا از
علمائے متدین فتوائے نویسانیدہ بطرف فقیر ارسال نمایند کہ ما ہم شنویم و ازین نعمت محروم نمانیم
زیادہ چہ تحریر نمایم اللّٰهم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلاً و
ارزقنا اجتنابہ بحرمۃ سید البشر المبعوث الی الاسود و الاحمر۔
غرضکہ قوالان را ازین حرکتِ شنیع منع نمایند و الا موافق شریعت غرا ایشان را تعذیر نمودہ آید و از
اہلِ شریعت باید ترسید و قصہ شہ منصور یاد باید آورد۔ فقط والسلام و بہ تم الکلام

مکتوب (۳۳) بوقت وفات والد ماجد صاحبزادہ عزیز الدین و نصیر الدین بمقام چاچڑ شریف۔

برخوردار عزیزہ وغیرہ اہلِ تمیز بعد از سلام اعلام آنکہ در اطراف و جوانب معروف و مشہور و نامزد خلائق شدہ
کہ مردمانِ موضع چاچڑ وفات مولوی صاحب مرحوم خرابیٔ بے مزہ ساختہ اند و در یک مجلس و یک محفل مردان
و زنان مجتمع و مختلط شدہ حرکاتِ ناشائستہ و افعالِ نامشروعہ برملا بظہور می آرند نعوذ باللہ من
ذالک اگر این خبر کاذب است فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ و اگر صادق است فویل
لکم ثم ویل لکم شمہ از خدا و رسول شرم باید داشت و طریقۂ فقر را بدنام نباید ساخت و بنظر
عقل و قیاس باید دید کہ از اجتماع مردان و زنان چہ فساد برپا می شود الحذر ثم الحذر
ثم الحذر الحیاء شعبۃ من الایمان بل جزء کلہ و فی الحدیث
اذا لم تستحی فافعل ما شئت غیرت نیز جزو ایمان است فی الحدیث انہ
لغیور و انی لاغیر منہ و ان اللہ لاغیر منی و من غیرتہ حرم الفواحش ما ظہر منہا
و ما بطن این چند حرف حسبۃً للہ و رفع مداہنت از نفس خود نوشتہ شد فالا کُلُّ حزبٍ بما
لدیہم فرحون۔ والسلام اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً! منجانب فقیر غلام مرتضی۔

نقل بعض مقامات قدسیہ و عبارات مفیدہ از مکتوبات طیبہ

چونکہ حضرت قبلہ روحی فداہ کے تمام مکتوبات کا نقل کرنا دشوار تھا اس لئے گذشتہ باب میں چند مکتوبات بعینہٖ نقل کیے گئے اور اس باب میں باقی مکاتیب سے بعض کلماتِ قدسیہ اور عباراتِ مفیدہ جو نصائح اور فوائد پر مشتمل ہیں نقل کیے جاتے ہیں تاکہ سالکانِ راہِ خدا ان کے مطالعہ سے محظوظ ہو کر شرف دارین حاصل کریں یہ باب گو باب مکاتیب کا ضمیمہ ہے اور انشاءاللہ نہایت ہی مفید ہو گا۔ ہر عبارت کے اوپر مکتوب الیہ کا نام توضیح تمام کے لیے تحریر کیا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ و ما توفیقی الا باللہ۔

بجانب میاں محمد یار صاحب ساکن مکیوال

محبت ذاتیہ مصروف محبوب حقیقی نمایند و از افراطِ محبت محبوبانِ مجازی اجتناب ورزند چراکہ سلطان محبوبان غیور است۔ مقصود از خلقت انسان ضعیف البنیان ادائے لوازم عبودیت و افتقار است پس ہر کہ درین معنی بیشتر است عنایت الٰہی برو زیادہ تر فطوبیٰ لعبد ادّٰی حق اللہ و حق مولاہ۔

بہ مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی

ہر جائیکہ قلب آدم گیرد نفس از قلق و اضطراب باز آید در آنجا استقامت نماید مع ہٰذا از منعم حقیقی غافل نباشند و اوقات را اہمول دارند و در اہم امور صرف نمایند و در سر و علانیہ بخوف و تقویٰ باشند و قوتِ حیوانی مصرف طاعات سازند و مہما امکن عمل سنت را از دست ندہند و از صحبت اہلِ بدعت و اغنیاء مجتنب و محترز باشند و بطالبانِ صادق اتی طالبکان توجہ دادہ باشند و سعی نمایند کہ دوام حضور مع اللہ سبحانہ بے مزاحمت اغیار حاصل کنند و گوشہ را مغتنم دانند والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ و آلہ التحیۃ والثناء

ایضاً بجانب مولوی صاحب مذکور

نوشتہ بودند کہ قبل ازین وصف تو در مجالس و محافل مے نمودیم والحال این طریقہ مرضیہ را بکلی ترک نمودہ ام الحمد للہ علیٰ ذٰلک مدح کسے کہ مستحق مدح نباشد زیادہ است ہم مادح را وہم ممدوح را احثوا التراب فی وجوہ المداحین البتہ خواندہ باشند و قطعت عنق اخیک شاید شنیدہ باشند فقیر

مستحق ہزاران ہزار تحسین است در عمر خود عملی نکردہ کہ شایان او سبحانہ جلشانہ باشد یحسرتی علی ما
فرطت فی جنب اللہ مدح و توصیف کہ اللّٰھم افعل بنا ما انت لہ اھل و لا
تفعل بنا ما نحن لہ اھل وہم نوشتہ اند کہ پیش ازین اگر کسے بفقیر رجوع نمودے یا ثنا گفتے فقیر را
فرحت و نضارت حاصل شدے الحال ہر چند کسے مبالغہ در وصف نماید و عجز و انکسار بظہور مے آید سعادت
آثار این صفت اگر رسوخ پیدا نماید و ملکہ گردد البتہ قابل اعتبار است خود را باید عجیب اگر کسی افراط در مدح
نماید بر جہالت مادح حمل باید نمود و اگر کسے تفریط نماید ہم غم نباید خورد ظل اللہ کسے دو رطل گوید احمق حقانیت و یکی نیم رطل
گوید سفیہ محض فرحت قبل از دخول جنت غیر مناسب مے نماید من زحزح عن النار وادخل
الجنۃ فقد فاز و نیز نوشتہ بودند کہ بفضل اللہ قدمے در توکل راسخ شدہ مبرہنا این صفت
این عمدہ است سعادتمندی باشد کہ این صفت موصوف گردد بے طمع راسہ حرف است و سر ما تہی
مع ہا است نے نہ ہر کس تا نہا ندترا۔ وہم نوشتہ اند کہ از شورش طالبان بیزاری حاصل مے شود و
قبل ازین حالہ بالعکس بود مہربانا حالت کاذبہ را بجوے نخرند اینجا صدق در صدق در کار است۔
الا للہ الدین الخالص دل میخواست کہ چیزی دیگر ہم تحریر نمایم اما چون از تقاریر فقیر بخوبی
واقف اند حاجت تحریر نیست بالفعل آنچہ لابدیست نوشتہ میشود بیعت نمودن کار بس عظیم است۔
حضرت مولانا و مولی الکل حضرت صاحب قبلہ والد بعد حصول خلافت نامہ بعد چند سال بعد استخارہا ے
عدیدہ مرتکب این امر شدند آن صاحبان را کہ تا حال باجازت و سطی ہم نرسیدہ اند تحرز ازین امر اولی و انسب
مے نماید البتہ اگر کسے باخلاص درست آید توجہ دادن باو ممنوع نیست۔

ایضاً بطرف مولوی صاحب موصوف

۹ [illegible] لا یعدل بالمحبۃ الصادقۃ
شئ کائنا ما کان فبالحب ینال القرب والمحبۃ و بالحب ینکشف اسرار
الصمدیۃ و بالحب یحصل الفنا و بالحب یشاھد البقاء و بالحب
یجذب المرید الصادق من کمالات شیخہ و معاینۃ الخفیۃ و بالحب
یتحقق بانوارہ الجلیۃ و اسرارہ العلیۃ لا زلت فی بحر ھذا الحب غواصا
و من جذبات الشوق الوجد رقاصا او سبحانہ جلشانہ مارا و شمارا محبت حقیقیہ عطا
فرماید بمنہ و کرمہ باید دانست کہ محبت فرع ظل محبت اصل است یحبھم و یحبونہ اشارت ست
باین معنی و حدیث شریف قدسی الا طال شوق الابرار الی و انا الیھم لاشد شوقا

Marfat.com

رمزیست باین ماجرا شوق فرع را با شوق و محبت اصل چه نسبت و کدام مساوات ست

اگر نہد بلطف خود قدم پیش　　شود زدودرئے ما دم بدم بیش

نوشته اند که در شنیدن اشعار بلہا شاه صاحب شاغل و سرگرم مے باشیم مبارک است اما کثرت سماع مستحسن نیست بلکه موجب قسادت قلب ست وقد جربنا ذلك مرارًا مقصود و مطلوب و ارادہ اولی است در طلب اصل کوشش نمایند دست و پا زنند و در نفی مرادات کوشش نمایند خدا کند که بحقیقت ست کار رسند ۔

ایضاً لطرف معزی الیہ محبت خدا اصل و علا سرمایۂ جمیع سعادات ست و بدون خرط القتاد دل چو لعبہ است چہ مسجد چہ دیر ۔ درین اثنا قصه یاد آمده افادةً نوشته میشود که شخصے دہقانے عالمی ربانی را دعوت نمود چون طعام تیار شد ایشان را درخانه که منقش بنقوش عجیبه مشتمل بر صور حیوانات غریبه بود بنشاند چون ایشان متناول طعام شدند شخصے سوال نمود که رسول مقبول صلی الله علیه وسلم فرموده که درخانۂ که صور د تماثیل باشند ملائکه رحمت در آن داخل نمے شوند شما درین چنین خانه که محل نزول رحمت الٰہی نیست چرا تجویز طعام خوردن فرمودید ۔ فرمودند که حدیث صحیح ست د مراد از خانه خانۂ دل واز صور و تماثیل صور اغیار هر دل که محل صور اغیار است رحمت الٰہی در آن داخل نمے شود انتہی سبحان الله چه سخن بلند گفته د چه در معنی گفته ماشغلك عن الحق فهو صنمك موافق این مذاق است او سبحانه جلشانه قلبہائے ما را دشما را بمحبت خود د محبت حبیب خود مملو سازد بلطفه و کماله کرمه یا رب این آرزوئے من چه خوش ست ۔ تو بدین آرزو مرا برسان استعداد خود را از قوۃ بفعل آرند و مس خود را زر نمایند حضرت شاه صاحب نوشته اند که اگر بقوت قلب سنگ د کلوخ را توجه نمائم متاثر خواهد شد این سخن از اولیاء الله که دوستان خدا اند و مقربان درگاه مستبعد نباید شمرد خلوص اعتقاد و محبت تام شرط این راه است اللّٰهم اعطنی حبك وحب من یحبك وحب عمل یقربنی الی حبك

ایضاً لطرف معزی الیہ باید که در تدریس و تسلیک شغل تمام دارند و هیچ وقت را ذہمل و عبث نگذارند و از کثرت مجالست و معاشرت و ممارست دنیا داران محترز و مجتنب باشند و بجز تعلق ظاهر ضروری چیزے درمیان نیارند که محبت ایشان دل را میرانند فر من صحبتهم کما تفر من الاسد اما معامله ظاهری برائی کاروبار دنیاوی لابدی چندان ممنوع نیست باید که این نصیحت را

Marfat.com

یاد دارند و وقر و وقار خود را ضائع نسازند ظاہر را بظاہر شریعت غرا و باطن را ہمواره باحق سبحانه دانستن کار عظیم تا کدام صاحب دولت را باین دو نعمت مشرف سازند امروز جمع این دو نسبت بلکه استقامت بر ظاہر شریعت تنہا بسیار عزیز الوجود بلکه اعز من الکبریت الاحمر حق سبحانه وتعالی از کمال کرم خود استقامت بر متابعت سید الاولین والآخرین ظاہراً و باطناً کرامت فرماید انه علی کل شیئ قدیر بعد از نماز فجر بقرائت قرآن مجید ہر قدر که توانند اشتغال دارند به ترتیل تمام و تعظیم مالا کلام و وظیفه حزب البحر بعد از نماز فجر و ظہر و عشا نیز از دست ندہند و بوظائف و اعمال اوقات را معمور دارند و پاس فنا امیدی از ماسوی و توقع از خدا سبحانه و خلوت وا نزوا شعار خود و سرمایه عزت و آبروی خویش نمایند از اقرار و انکار بروانکنند۔ اقرار از نعمتہای الہی است و انکار از اعمالی ماست۔

ایضاً بطرف مومی الیه

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد فان اصدق الکلام کلام الله واحسن السنن سنة رسول الله ورأس الحکمة مخافة الله وخیر العلم ما نفع وخیر الہدی ما اتبع وخیر الغنی غنی النفس وخیر الزاد التقوی وخیر ما القی فی النفس الیقین وشر العمی عمی القلب وشر الندامة ندامة القیامة وسباب المومن فسوق وقتاله کفر واکل لحمه من معاصی الله وحرمة ماله کحرمته ومن یستغفر یغفر الله له ومن یعف یغفره الله ومن یکظم الغیظ یاجره وما قل وکفی خیر مما کثر والہی وما عند الله خیر وابقی للذین آمنوا وعلی ربہم یتوکلون فاتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔

بطرف مولوی شمس الدین صاحب مرحوم ساکن سیہرہ ضلع گجرات

مخلصاً خلاصه مواعظ و زبده نصائح اختلاط و انبساط است با اہل تدین و تشرع مربوط بسلوک طریقه حقه اہل سنت که فرق ناجیه اند درمیان سائر فرق اسلامیه نجات بے متابعت اینہا محال است پس باید که صحبت علمائی صالحین شعار خود سازند و از عالمان بے عمل که لصوص دین اند اجتناب و احتراز لازم شمارند و در اعمال صالحه ہر قدر که توانند کوشش نمایند که کار این سنت دیگر ہمه ہیچ۔

ایضاً بطرف مذکور

خلاصه اینکه موت بر سر میزند نقارهٔ ازف الرحیل پس باید که توشه آخرت تیار نمایند سستی و کاہلی و تسویف درینجا مناسب نیست ہلک المسوفون شنیده باشند

چه خوش گفت آنکه گفت ؎

اعمال صالحه پیشه کن بر پائے دنیا تیشه کن　　هردم ز مرگ اندیشه کن در حالت صحت وسقم

گر نیک گردد خاتمه آنگه شوی روشن چو مه　　اینست مقصود همه از خالق ارض و دیم

برائے دفع حوادث عظیمه ختم مبارک **یَا سَلَامُ** یکصد و بیست و پنج هزار بار یعنی سوا لکھ بس مجرب ست

و یا غیاثی عند کل کربة و یا معاذی عند کل شدة و یا رجائی حین تنقطع

حیلتی برائے دفع مصائب تریاق اکبر ست چند بار بتضرع و تخشع بخوانند و فیض آن آماده باشند۔

ف ختم یا سلام برای دفع حوادث　　ف کلام برای دفع مصائب ۱۲

بطرف مولوی محمد نور الدین صاحب مرحوم ساکن دہله ضلع گجرات

امداد ایشان بایں حد چنداں ضرور نیست البته محبت قلبی و روحی دریں جا در کار است المرء مع من احب اگرچه لاحق ابداں را تاثیرے و برکتے دیگر و رنگے علیحده است لهذا حضرت اویس قرنی علیه الرحمة باوجود علو شان بدرجه ادنیٰ صحابی نمی رسد لیکن اگر ایں دولت میسر نشود چاره چیست زر غبًا تزدد حبًّا نیز دافع است بهر حال استقامت را که فوق الکرامت است از دست ندہند و تنبیه از علائق فراغت کلی دست دہد عازم ایں حد دشوند۔

ایضاً بطرف مذکور

ختم الله لنا و لکم بالخیر بعد سلام و دعا مطالعه نمایند همه عزت و دولت بنده در طاعت است و همه ذل و خسارت در معصیت هر کرا افگندند از راه معصیت افگنده اند و هر کرا بر داشتند از راه طاعت برداشتند معتکف صومعه قدس را که هفصد هزار سال تسبیح و تقدیس در دست داشت بترک سجده افگندند چنانچه هرگز بر نخاستند و سگ اصحاب کهف را که نجاست و خساست صفت داشت بچند گامی که بموافقت صدیقان برفت برداشتند چنانکه هرگز نیفتاد ذلک تقدیر العزیز العلیم اوقات را بذکر الٰهی معمور باید داشت هیچ وقت را مهمل و معطل نباید گذاشت که فرصت عزیز است و الوقت سیف ـ و در کارخانه الٰهی دست اندازی نباید نمود (حافظ میفرماید ؎

رموز مصلحت ملک پادشه داند　　گدائی گوشه نشینی تو حافظا مخروش

بطرف مولوی محمد حسین صاحب ساکن ٹھٹھ علیسے ضلع لاہور

آیت فیض ہدایت ما ودعک ربک و ما قلی یاد آرند گاہی جمال را در جلال ملاحظه نمایند و گاہی جلال را از جمال مترشح مے سازند ؎

Marfat.com

گر چنین بنماید و گہ ضد این   جز کہ حیرانی نباشد کار دین
تا نگرید طفل کے جوشد لبن   تا نگرید ابر کے خندد چمن
تا نگرید کودکے حلوا فروش   ابر رحمت کے ہمی آید بجوش

حضرت خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ بطرف خواجہ قطب الدین صاحب مینویسند کہ عاقل ترین مردمان فقیرانند کہ باختیار درویشی و نامرادی اختیار کردہ اند زیرانکہ در ہر مرادے نامرادی ہست و در ہر نامرادی مرادے ہست بخلاف اہل غفلت کہ ایشان غلط فہمید صحت را زحمت و زحمت را صحت دانستہ اند پس دانا آن باشد کہ مراد دنیا را ترک دہد و نامرادی فقر اختیار کند و از مراد خود گذشتہ با نامراد بہا بسازد ؎ نامرادے "تا نگردی بامرادے کے رسی" - ثانیاً آنکہ فقیر را شوق مرید ساختن چندان نیست برائے ضرورت شدیدہ بیعت مے نمایم و الا فما انا الا کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً۔ فان لم یکن وابل فطل -

بطرف حکیم محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس ضلع گوجرانوالہ

اما بعد فاصبر ولا تستعجل فان الرزق مقسوم والحریص محروم ؎ رزق کم ناید تو بر درگاہ باش - ویجب علیک ان تعلم ان احداً منہم لا ینفعک ولا یضرک فقیرہم وغنیہم وعزیزہم وذلیلہم فی ذالک. وایضاً فعلیک باللہ عز وجل لا تتکل علی الخلق ولا علی الکسب اتکل علی فضل اللہ عز وجل اذا خرقت شبکۃ السبب وصلت الی المسبب اذا خرقت العادۃ خرقت لک العادۃ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب واعلم ان من خدم یخدم ومن اطاع یطاع ومن اکرم یکرم ومن تواضع رفع ومن حسن الادب قرب حسن الادب یقربک وسوء الادب یبعدک حسن الادب طاعۃ اللہ تعالیٰ بالمحبۃ والاخلاص وسوء الادب معصیۃ اللہ تعالیٰ واعلم ایضاً الظفر مع الصبر وان مع العسر یسراً والسلام

؎ طوبیٰ لمن قلبہ باللہ مشتغل   یبکی النہار وطول اللیل یبتہل
؎ دادیم ترا از گنج مقصود نشان   گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

~

بطرف مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن سیہرہ ضلع گجرات

من اضعف عباد اللہ الی حبیب اللہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ خط فرحت نمط الیشان بسیار از متانت عبارت رسائی ذہن و قوت استعداد شما معلوم گردید اللہم زد فزد ثم لاتنقص لیکن این ہمہ کمالات ظاہریہ اند والمقصود الاصلی وراء الوری ثم وراء الوری سعی نمایند و دست و پا زنند کہ بمقصد اصلی رسند ؎

ہیچ کس را تا نگردد او فنا　　　　نیست رہ در بارگاہِ کبریا

افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ زیادہ چہ تحریر نمایم العاقل یکفیہ الاشارۃ۔

بصوب مولوی شیخ احمد صاحب ساکن ٹاری ضلع منٹگمری

صبر بر بلا و شکر بر نعماء طریقہ دوستان خدا است ؎

در حقیقت ہر عدو داروئے تست　　　　کیمیائے نافع دلجوئے تست
کہ ازو اندر گریزی در بلا　　　　استعانت جوئی از فضل خدا
در حقیقت دوستانت دشمن اند　　　　کہ ز حق مشغول و ہم دورت کنند

برائے دفع اعدائے غافل از خدا۔ اللّٰھم اکفنا شرھم بما شئت سہ روز بلحاظ صور ایشان قبل از نماز وتر یکصد و سیزدہ بار از مجربات است۔ او سبحانہ جلشانہ مارا و شمارا از شر اعدا محفوظ و بیاد خود محظوظ داراد بالنبی و آلہ الامجاد۔ ارادہ سفر تا بعرس معراج شریف ملتوی است بعد دیدہ آید کہ در ارادہ الٰہی چیست یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ربنا لاتجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ونجنا برحمتک من القوم الکافرین۔

بطرف شیخ رحمت اللہ صاحب و مولوی کرامت اللہ صاحب ساکن پٹیالہ ریاست پٹیالہ

ان الانسان خلق ھلوعا اذا مسہ الشر جزوعا و اذا مسہ الخیر منوعا امسال بر جمیع مخلصان این معدن عصیان مصائب گوناگون و بلیات بوقلمون نازل فرمودہ اند گویا این عام عام الحزن گردید و لعل فی ذلک حکمۃ لا نطلع علیھا او سبحانہ جلشانہ گاہے گاہے با دوستان و محبوبان خود نیز این چنین معاملہ مے فرماید و بر وجود باجود ایشان بلیات صعبہ نازل مے نماید نظر در احوال

Marfat.com

حضرت آدم صفی و نوح نبی و یوسف ذکی باید انداخت لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ
ونیز او سبحانہٗ فرماید الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا
یفتنون وجای دیگری فرماید ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین
خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین
اٰمنوا معہ متی نصر اللّٰہ الا ان نصر اللّٰہ قریب پس در مصیبت نا زلہ صبر باید فرمود و تمسک
باید ورزید ضرب الحبیب زبیب - چہ خوش گفت آنکہ گفت ے

عزت از و ذلت از و صحت از و علت از و
از وی نگردانی تو رو گر سازدت شق چون قلم

دعای حضرت یونس علیہ السلام برای دفع این چنین مصائب تریاق مجرب است لا الٰہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین دوازدہ روز دوازدہ صد بار بالتضرع و اخلاص تمام بخوانند امید کہ عسر ایشان
بیسر مبدل خواہد شد ے

بسا قفل کان را نباشد کلید
کشا ئیندہ ناگاہ آید پدید

اگر متعلقان شما سوا الکہ اسم مبارک یا سلام بخوانند نور علی نور خواہد شد۔ رزقنا اللّٰہ و ایاکم الاستقامۃ
والصبر فان اللّٰہ مع الصابرین وان مع العسر یسرا ے

الا لا تحزن اخا البلیہ
فللرحمٰن الطاف خفیہ

بطرف پیر سلطان سکندر صاحب ساکن خوشاب

پیر صاحب۔ السلام علیکم۔ خط فرحت
نمط الشان رسیدہ خوشوقت ساخت۔ بہمین طریقہ اینقدر گاہے گاہے یاد و شاد فرمودہ باشند و
از ذکر خفی و جلی پہلوتہی نسازند کار این است باقی ہمہ ہیچ فقط والسلام۔

بہ قاضی سعید الدین صاحب ہندوستانی ملازم محکمہ نمک کھیوڑہ

عزیزا گلبن معاش
دنیا بے خار تردد و آزار حوادث کمیاب است ے

درین چمن گل بے خار کس نچید آری
چراغ مصطفوی با شرار بولہبیست

مدار کار بر تسہیل معاد است و اشتغال بما سوی ذلک خرط القتاد
امر معاش بہر نہجیکہ گذرد صابر و شاکر باشند و ہمت اصلی در تہیاً اسباب معاد مصروف دارند خدا کند کہ
کار بحسن خاتمہ انجامد ے غم دنیای دنی چند خوری بادہ بنوش ٭ حیف باشد دل دانا کہ مشوش گردد

بطرف سید محمد شاہ صاحب ساکن شاہپور

فقیر از دعاء گوئی شما غافل نیست انشاء اللہ تعالیٰ روز بروز ترقی در کار شما خواہد شد لیکن بشرطیکہ بر امور مفروضہ مداومت نمایند و اجتناب از فواحش ظاہریہ و باطنیہ بر ذمہ خود لازم شناسند و ضعفاء و مساکین را بہ نرمی و دلجوئی پیش آیند و تا توانند بر احدے از بنی آدم ظلم و تعدی نہ نمایند فی الحدیث اتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہ و بین اللہ حجاب ہے بترس از آہ مظلومان کہ در وقت دعا کردن ؛ اجابت از در حق بہر استقبال می آید -

بطرف مولوی عطاء محمد صاحب ساکن بہک احمد یار ضلع گوجرانوالہ

از حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال نمودہ اند اعلم ان ہذہ المسالۃ من ادق المسائل لا یفہمہا ولا یسمعہا الا من کان لہ قلب صاف و ذہن سلیم و طبع مستقیم و لہ نوع مناسبۃ مع عالم الارواح و اما غلیظ القلب و الطبع فلا یسمع الا دعاء و نداء صم بکم عمی فہم لا یعقلون اعلم ان العلماء الراسخین و العقلاء الربانیین ایضا اختلفوا فی ہذہ المسئلۃ فقال بعضہم ان الانبیاء علیہم السلام بعد ما انتقلوا من ہذہ الدار الفانیۃ الی عالم البرزخ یکون حالہم کحال الملائکۃ و یعطی لارواحہم قوۃ الاجساد فیذہبون الی ما شاء اللہ و یتصورون فی ایما صورۃ شاؤا کما ان جبرائیل علیہ السلام یاتی الی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احیانا فی صورتہ و احیانا فی صورۃ الدحیۃ الکلبی و احیانا فی غیر تلک الصورۃ و قال بعضہم ان الانبیاء علیہم احیاء فی قبورہم یصلون و یحجون و یلبون و استدلوا علی ذلک بآیات و احادیث مشہورۃ اما الآیات فقولہ تعالیٰ و اسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا نزلت فی لیلۃ المعراج فی بیت المقدس و قولہ تعالیٰ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الآیۃ اذا کان حال الشہداء فما بال الانبیاء علیہم السلام و ہم اعلیٰ و ارفع شانا من الشہداء و اما الاحادیث فقولہ علیہ السلام اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ و غیر ذلک لما سنبین و نحن نذکر فی ہذا المقام عبارت المواہب و التفسیر المظہری و غیرہما لیحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون صاحب مواہب کہ از کبار محدثین است و از عاشقان سید المرسلین در باب خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم می نویسد و منہا انہ حی فی قبرہ یصلی فیہ باذان و اقامۃ و کذا الانبیاء و لہذا قیل لا عدۃ علی ازواجہ و قد حکی ابن زبالۃ و ابن النجار ان الاذان ترک فی ایام الحرۃ ثلثۃ ایام و خرج الناس و سعید بن المسیب جالس فی المسجد قال سعید فاستوحشت فدنوت الی القبر فلما حضرت الظہر سمعت الاذان

في القبر فصليت الظهر ثم مضى ذلك الاذان والاقامة في القبر لكل صلوة حتى مضت ثلث ليال ورجع الناس و
عاد المؤذنون فسمعت اذانهم كما سمعت الاذان في قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم انتهى وقد ثبت ان الانبياء
يحجون ويلبون فالذي يدل على انهم يحجون ما جاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم بين مكة والمدينة فمررنا بواد فقال اي واد هذا فقالوا وادي الازرق فقال صلى الله عليه وآله وسلم
كاني انظر الى موسى عليه الصلوة والسلام واضعا اصبعيه في اذنيه له جؤار الى الله تعالى بالتلبية مارا بهذا الوادي
ثم سرنا حتى على ثنية فقال صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر الى يونس عليه الصلوة والسلام على ناقة حمراء عليه جبة صوف
مارا بهذا الوادي ملبيا وقد جاء في موسى عليه الصلوة والسلام انه كان على بعير وفي رواية على ثور لا منافات في
في انه يكون تكرر حجه وركب البعير مرة والثور اخرى. ولا يخفى ان رزق الشهداء يصدق على الجماع لانه مما يتلذذ به
كالاكل والشرب وقد افتى الشمس الرملي ان الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم والشهداء رضي الله عنهم ياكلون و
يشربون ويصلون ويصومون ويحجون ورفع الخلاف هل ينكحون فقيل نعم وقيل لا وانهم يثابون على صلوتهم وصومهم و
حجهم ولا تكليف عليهم في ذلك لانقطاع التكليف بالموت بل من قبيل التكرمة ورفع الدرجات هذا كلامه
والحيات الانبياء عليهم السلام بعد موتهم شواهد من الاحاديث الصحيحة منها حديث مررت بموسى وهو قائم يصلي في
قبره وغيره من احاديث لقاء النبي صلعم بالانبياء ليلة المعراج وتقدم رواية الحافظ المنذري علمي بعد وفاتي كعلمي
في حياتي ولابن عدي في كامله وابي يعلى برجال ثقات عن انس رض مرفوعا الانبياء احياء في قبورهم يصلون صححه البيهقي
وقد تقدم حديث اوس بن اوس مرفوعا افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة فاكثروا على
من الصلاة فيه فان صلوتكم معروضة علي قالوا وكيف تعرض صلوتنا عليك وقد ارمت وبليت فقال
ان الله تعالى حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء عليهم السلام اخرجه ابن حبان في صحيحه والحاكم وصححه وذكر البيهقي له شواهد
ولابن ماجه باسناد جيد عن ابي الدرداء رضي الله عنه مرفوعا اكثروا الصلوة علي يوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملائكة
وان احدا لن يصلي علي الا عرضت علي صلاته حين يفرغ منها قال قلت وبعد الموت قال وبعد الموت ان الله
حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء عليهم السلام فنبي الله حي يرزق هذا اللفظ رواه ابن ماجه. ولابن عساكر
من طرق عن عمار بن ياسر مرفوعا ان الله اعطاني ملكا من الملائكة يقوم على قبري اذا انا مت فلا يصلي علي
احد صلاة الا قال يا احمد فلان بن فلان يصلي عليك يسميه باسمه واسم ابيه فيصلي الله عليه مكانها عشرا وفي
رواية اعطى ملكا اسمع الخلائق فهو قائم على قبري الى يوم القيامة الحديث والبزار برجال
الصحيح عن ابن مسعود رض مرفوعا ان لله تعالى ملائكة سياحين يبلغوني عن امتي قال وقال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حياتي خير لكم تحدثون ويحدث لكم ووفاتي خير لكم تعرض علي اعمالكم

Marfat.com

فما رایت من خیر حمدت الله علیه وما رایت من شر استغفرت الله لکم قال القطب الشعرانی عن صفوة الاولیاء سیدی محمد وفا نفعنا الله به قال رایت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال لی عن نفسه الشریفة لست بمیت وانما موتی عبارة عن تستری عمن لا یفقه عن الله واما من یفقه عن الله فها انا اراه ویرانی انتهی بلفظه من الطبقات الکبری جعلنا الله بجاهه من اهل وده ووداده الذائقین لذیذ وصال شرابه بجاه آله وصحبه واحبابه آمین فیا ایها الکئیب انظر ما اجمل صفات هذا الحبیب وما اکرمه علی الغریب المجیب تسلیم علیه من البعید الاقصی فیرد علیک السلام وتطلب شفاعته فیشفع لک عند الملک العلام وتنقطع عن زیارة قبره فیتشوق الیک علی الدوام وتقعد عن المسیر الیه لاشتغالک بالدنیا وجمیع الحطام فیأتی الیک زائرا فی المنام فان عزمت علی المسیر الیه رکبت ظهور الانعام ولو انصفت لسعیت الیه علی الراس لا علی الاقدام وهو سا ترک فی الدنیا من الذنوب والآثام باستغفاره لک وشافعک غدا ووفائدک الی دار السلام فنحن نؤمن ونصدق بانه صلعم حی یرزق وان جسده الشریف لا تاکله الارض وکذا سائر الانبیاء علیهم السلام والاجماع علی هذا فان قلت القرآن ناطق بموته علیه السلام قال الله تعالی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ وقال علیه السلام انی امرء مقبوض وقال الصدیق رض فان محمدا قد مات واجمع المسلمون علی اطلاق ذلک فاجاب الشیخ تقی الدین السبکی بان ذلک الموت غیر مستمر وانه صلی الله علیه وسلم احیی بعد الموت ویکون نقل الملک ونحوه مشروطا بالموت المستمر والا فالحیوة الثانیة حیوة اخرویة ولا شک انها اعلی واکمل من حیوة الشهداء وهی ثابتة للروح بلا اشکال وقد ثبت ان اجساد الانبیاء لا تبلی وعود الروح الی الجسد ثابت فی الصحیح لسائر الموتی فضلا عن الشهداء فضلا عن الانبیاء وانما النظر فی استمرارها فی البدن وفی ان البدن یصیر حیا کحالته فی الدنیا او حیا بدونها ای حیث شاء الله تعالی فان ملازمة الروح للحیات امر عادی لا عقلی فهذا مما یجوزه العقل فان صح به سمع اتبع وقد ذکره جماعة من العلماء ویشهد له صلوة موسی علیه السلام فی قبره فان الصلوة تستدعی جسدا حیا وکذلک الصفات المذکورة للانبیاء فی لیلة الاسراء کلها صفات الاجسام ولا یلزم من کونها حیوة حقیقة ان تکون الابدان معها کما کانت فی الدنیا من الاحتیاج الی الطعام والشراب وغیر ذلک من صفات الاجسام التی نشاهدها بل یکون لها حکم آخر فلیس فی العقل ما یمنع من اثبات الحیات الحقیقیة لهم واما الادراکات کالعلم والسماع فلا شک ان ذلک ثابت لهم بل لسائر الموتی حکاه الشیخ زین الدین المراغی هذا خلاصة المواهب ونفحات الرضا وبقی اشیاء فالان تذکر عبارة التفسیر المظهری قال الله تعالی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ یعنی ان الله تعالی اعطی لارواحهم قوة الاجساد فیذهبون من الارض والسماء والجنة حیث یشاؤن وینصرون

اولیاءہم ویدمرون اعداءہم انشاء اللہ تعالیٰ ومن اجل تلک الحیوۃ لا تاکل الارض اجسادہم ولا اکفانہم قال البغوی قیل ان ارواحہم ترکع وتسجد کل لیلۃ تحت العرش الی یوم القیامۃ قال علیہ السلام ان الشہداء اذا استشہد وانزل اللہ جسداً کاحسن جسد ثم یقال لروحہ ادخل فیہ فینظر الی جسدہ الاول مایفعل بہ ویتکلم فیظن انہم یسمعون کلامہ وینظر الیہم فیظن انہم یرونہ حتی تاتیہ ازواجہ من الحور العین فیذہبن بہ رواہ ابن مندۃ مرسلاً وفی الصحیح لمسلم عن ابن مسعود مرفوعاً ارواح الشہداء عند اللہ فی طیر خضر تسرح فی الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی الی قنادیل تحت العرش فذہب جماعۃ من العلماء الی ان ہذہ الحیوۃ مختصۃ بالشہداء والحق عندی عدم اختصاصہا بہم بل حیوۃ الانبیاء اقوی منہم واشد ظہوراً آثارہا فی الخارج حتی لا یجوز النکاح بازواج النبی صلعم بعد وفاتہ بخلاف الشہداء والصدیقون ایضاً اعلیٰ درجۃ من الشہداء والصالحون یعنی الاولیاء ملحقون بہم کما یدل علیہ الترتیب فی قولہ تعالیٰ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ولذلک قالت الصوفیۃ العلیۃ ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا وقد تواتر عن کثیر من الاولیاء انہم ینصرون اولیاءہم ویدمرون اعداءہم ویہدون الی اللہ من یشاء اللہ تعالیٰ وقد ذکر المجدد رحمہ ان ارباب کمالات النبوۃ بالوراثۃ قلت وہم الصدیقون المقربون فی لسان الشرع یعطی لہم من اللہ تعالیٰ وجوداً موہوباً ویدل علی اجساد الانبیاء والشہداء وبعض الصالحین لا یاکلہا الارض اخرجہ الحاکم وابو داؤد عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلعم اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاۗءِ واخرج ابن ماجہ عن ابی الدرداء نحوہ واخرج عن عبد الرحمن بن صعصعۃ انہ بلغہ ان عمرو بن الجموح وعبد اللہ بن جبیر الانصاری کان قد حفر السیل قبرہما مما یلی السیل وکانا فی قبر واحد وہما من استشہد یوم احد فحفر لیغیر مکانہما فوجدا لم یتغیر کانہما ماتا بالامس وکان بین احد وبین حفر عنہما ست واربعون سنۃ واخرج البیہقی ان معاویۃ لما اراد ان یجری کظامۃ نادی من کان لہ قتیل باحد فلیشہد فخرج الناس الی قتلاہم فوجدوہم رطاباً یتثنون فاصابت المسحات رجلا رجلا منہم فانبعث دماً ولقد کانوا یحفرون التراب فحفروا انشرۃ من تراب فاح علیہم ریح المسک ہکذا اخرج الواقدی وصاحب مواہب در باب زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می نویسد وینبغی ان یقف عند محاذاۃ اربعۃ اذرع ویلازم الادب والخشوع والتواضع بغض البصر فی مقام الہیبۃ کما کان یفعل بین یدیہ فی حیاتہ اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک عندہ جلی لا خفاء بہ قال مولنا ؎ احول آتش ہمہ معلوم باب بیک ٭ من شک فیہ ضل ومن الیقن اہتدے ٭

Marfat.com

ولنقتصر علی ہذا القدر فانہ بحر عمیق لا یدرک ساحلہا ؛

بطرف مولوی غلام محمد صاحب ساکن کوٹ بھائیخان

زیارت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر سہل نیست کہ ہر کس و ناکس را باین نعمت بنوازند سعی باید نمود و دست و پا باید زد تصفیہ قلب و قالب باید نمود شاید کہ باین نعمت مشرف شوند علمائے امت و حامیان ملت برائے حصول این نعمت عظمی و سعادت کبرائے طریقہا نوشتہ اند۔ اشہر و اسہل و انفع آنہا صلوۃ الصلوۃ است ترتیب آن بعینہ ترتیب نماز تسبیح است لیکن بجائے کلمہ تمجید این درود شریف بخوانند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تا ہفتہ این عمل بعمل آرند امید قوی کہ باین نعمت مشرف خواہند شد وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ؎

تو مگو ما را بدان شہ بار نیست ‖ با کریمان کارہا دشوار نیست

بطرف صاحبزادہ اعظم مولانا و بالفضل اولانا حضرت احمد سعید صاحب قبلہ مدظلہ

بر شما لازم کہ منزل قرآن مجید با ترتیل ہرگز ناغہ نکنند و اسم مبارک یا سلام ہزار بار خوانند بر وجود خود دم نمایند و ختم خواجگان علیہم الرضوان و ختم امام ربانی مجدد الف ثانی ہر روز بلا ناغہ بر ذمہ خود لازم شناسند و در تعلیم و تفہیم طلاب نیز کوشش بلیغ نمایند امور آخرت را بر امور دنیاوی اختیار نمایند کہ دنیا گذران ست و عاقبت کار با یمان و عظ زنان پس پردہ نشستہ بروز جمعہ یا شب جمعہ نیز از ضروریات ست ؛

بطرف مولوی سلطان محمود صاحب ساکن میانوال ضلع گجرات

از شنیدن بیماری شما نخوی از قلق و اضطراب حاصل گردید حق سبحانہ و تعالیٰ شفا عطاء فرماید ؎

حق تعالی گرم و سرد و رنج و درد ‖ بر سر ما می نہد اے شیر مرد
خوف و جوع و نقص اموال و بدن ‖ جملہ بہر نقد جان ظاہر شدن
داد مر فرعون را صد ملک و مال ‖ تا بکرد او دعوی عز و جلال
در ہمہ عمرش ندید او درد سر ‖ تا نالد با خدا آن بد گہر
تو ز تلخی چونکہ دل پر خون شوی ‖ پس ز تلخیہا ہمہ بیرون شوی
حفت الجنۃ بمکروہاتہا ‖ حفت النیران من شہواتہا

Marfat.com

هرکه در زندان قرین محنت ست | آن جزائے لقمہائے شہوت ست

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم نص قاطع است ؛

بطرف مولوی غلام محمّد صاحب ساکن میانوال

از شنیدن وفات فرزند ارجمند شما خاطر محزون گردید لیکن صابر وشاکر باشند ودم از چون وچرا نزنند ؏

همچو اسمٰعیلؑ پیشش سر بنه | شاد خندان باش حکمش جان بنه
تا بماند جانت خندان تا ابد | همچو جانِ پاک احمد با احد
عاشقان جام فرح انگه کشند | که بدست خویش خوبان شان کشند
ناخوشِ او خوش بود بر جانِ من | جان فدائے یار دل رنجان من
اے جفائے تو ز دولت خوب تر | و انتقام تو ز جان محبوب تر

بطرف چودھری شرف ساکن مانگٹ ضلع گجرات

امّا بعد فاتّقوا الله ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا واحسنوا فانّ الله تعالیٰ یحبّ المحسنین والصّلوٰة والسّلام علیٰ سیّد الاوّلین والاٰخرین ـ ؛

بطرف سیادت پناہ فضیلت دستگاہ حضرت صاحبزادہ سیّد محمّد شاہ صاحب سجادہ نشین قصور زلف

آنجناب را لازم وواجب بر اوراد ووظائف ومطالعہ کتب صوفیہ صافیہ مواظبت نمایند وبہ اعمال خیر اوقات را معمور دارند وشیوۂ امر معروف ونہی عن المنکر را نیز از دست ندہند وہر قدر کہ توانند تدریس علم ظاہر نمایند وبطالبان صادق توجہ بوقت صبح وشام نمودہ باشند وشاہ صاحب خود را نیز بلطائف الحیل بہ برکت تحصیل عبور کنانند انشاء اللہ تعالیٰ برکت در تدریس وتسلیک ایشان خواہد شد استعداد ایشان بزعم این ناقص نہایت بلندست خدا کند کہ بقوت مجاہدہ از قوت بفعل آید قال غوث الاعظم رضی انّ فیك عبودیّۃ الحقّ عزّ وجلّ هات حقیقة العبودیة وخذ الکفایة فی جمیع امورك ارجع الیه وذلّ له وتواضع لامره بالامتثال والنهیه بالانتهاء ولقضائه بالصبر والموافقة اذا تمّت لك هذه تمّت عبودیتك لسیّدك وجاءتك منه الکفایة قال الله عزّ وجلّ الیس الله

Marfat.com

بکافِ عبدہ ۔ اگر گاہے گاہے قبض رونماید بعد غسل بآب سرد تلاوت قرآن کریم مزیل اوست عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہٖ الْقُلُوْبَ لَتَصْدَءُ کَمَا یَصْدَءُ الْحَدِیْدُ وَاِنَّ جِلَاءَھَا قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرُ الْمَوْتِ وَحُضُوْرُ مَجَالِسِ النَّاسِ ؁

ایضاً بطرف شاہ صاحب موصوف

قوت نسبت باطن بدون کثرت ذکر و فکر از بس متعذرت حضرت شاہ صاحب قبلہ بطالبان ارشاد می فرمودند کہ کثرت ذکر درین رہ از ضروریات ست چہ قلب بے ذکر کثیر نمی کشاید پس اگر صاحبزادہ سید احمد شاہ صاحب در نزاویح قرآن مجید بخوانند و آنجناب خود را در اربعین باشغال و اوراد مشغول دارند از بس مناسب می نماید ست چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ؁ معمول چنین است کہ ۲۴ ہزار اسم ذات و سہ ہزار بار نفی و اثبات و چند صد درود شریف درین چلہ بر ذمہ خود مقرر کردہ شود لیکن ایشان را این قدر ضروری نیست ہر قدر کہ بے تکلف طبیعت برداشت نماید بعمل باید آورد ما جعل اللہ علیکم من الدین من حرج ۔ مقصود باخدا بودن ست و بس و سبحانہ جل شانہ آن صاحبان را از کاملین و مکملین گرداند و طریقہ علیہ نقشبندیہ را بسبب آن ذوات جامع الصفات رونق تازہ عطا فرماید انہ علی کل شئی قدیر و بالاجابۃ جدیر ؁

بطرف حکیم غلام قادر صاحب مرحوم ساکن بہک احمد یار ضلع گوجرانوالہ

باچنین اعذار ہا کہ نوشتہ اند در اینجا آمدن ضروری نیست رعایت اعیال و اطفال صغیر بر ذمہ شما لازم ست الصلیحات مرسلہ کہ فرستادہ اند اگر چہ بسبب عفوصت و یبوست و برودت مزاج و قلت صحبت مع مربی خویش چندان متاثر نشدہ بودند و سورت دانانیت ایشان بخوبی منکسر نگردیدہ و مرتبہ فنا و بقا و کمال و تکمیل حاصل نگشتہ بود لیکن بمقتضائے الصحبۃ موثرۃ ولا یعدل بالصحبۃ شی کائن ما کان لہذا لا یعدل الاویس القرنی مع ادنی من الصحابی باندک فیضیکہ حاصل نمودہ بودند فقیر را فائدہ عظیم بخشیدند چند عوارض لازمہ بدنی ببرکت ایشان مندفع شدند اگر چہ علتہائے فقیر اصلی و جبلی ہستند نہ عارضی و طاری لیکن بموجب ؎ از سبب سازیش من سودائیم ؁ و از سبب سوزیش سوفسطائیم ؁ گاہی گاہی قدری علاج ظاہری نمودہ میشود ۔

بطرف مولوی محمد عالم صاحب مرحوم ساکن سبہرہ ضلع گوجرانوالہ

درمطالعہ کتب و اوراد و وظائف خود را مصروف دارند و کار خود را بخدا جل و علا بسپارند لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ۔ و بزبان حال و قال بگویند کہ ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را ۔ تو دانی حساب کم و بیش را

Marfat.com

وبیقین داند کہ رزقک لا یاکل غیرک وما لم یقسم لک لم یصل الیک فافہم و
کن من العابدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین والصلوٰۃ والسلام علی سید
الاولین والآخرین ؎

بطرف مولوی فضل الدین صاحب ساکن منڈھر علاقہ پنڈ دادن خان

رمضان شریف برسر رسید پس باید کہ در اعمال صالحہ اوقات خود را بسر برند و اگر سوا لکھ نفی اثبات یعنی
کلمہ طیبہ در رمضان مبارک بخوانند از بس مفید خواہد بود رزقنا اللہ وایاکم الاستقامۃ علی
الشریعۃ الغراء بحرمۃ سید البشر المبعوث الی الاسود والاحمر۔

بطرف کسے مخلص

ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ
للمتقین خود میداند کہ مالک الملک حق تعالیٰ است سب ہر چہ خواہد میکند در عرصۂ کون و مکان ؎
فقیر لاشی محض است ہرگز کسے طالب الدنیا را ترغیب دادہ نزد فقیر نباید فرستاد لا املک لنفسی ضرا و
لا نفعا الا ما شاء اللہ حامل رقعہ را تکلیف مالایطاق دادہ اند عفی اللہ عنکم۔ ہاں کسے کہ طالب المولیٰ باشد و
محبت صادق دارد اگر او را بفرستید مضائقہ نیست۔

بطرف مولوی محمد حسین صاحب ساکن ٹھٹے عیسیٰ ضلع لاہور

از تصور
اسم ذات و مطالعہ کتب صوفیہ صافیہ و کثرت نوافل دل را نوری و قلب را جمعیتے حاصل میشود ؎

فاذکرہ ذکرا دائما جذبا فقودا اقائما | فی حبہ صرہا نما فی دینہ ثابت قدم

ذکر گو ذکر تا ترا جانست | پاکیٔ دل ز ذکر رحمٰن ست

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس صحبت اغنیا و محبت دنیا دل را بمیراند اللہ تعالیٰ مارا و شمارا ازین آفت محفوظ
دارد و بمنہ کمال کرمہ والسلام و بہ تم الکلام ؎

بطرف مولوی عطا محمد صاحب مرحوم ساکن بہک احمد یار ضلع گوجرانوالہ

ترا از من اگر بر سینہ داغ ست | نہ پنداری کزان داغم فراغ ست

فی الحدیث القدسی اطال شوق الابرار الی وانا اشد شوقا الیہم۔ و ایضا

Marfat.com

فی الحدیث القدسی کما تکون لی اکون لک از محبت مستہاز میشود۔ مدار کار بر محبت ست کسے
راکہ محبت عطا فرمودہ اند گویا ہمہ عطایا بخشیدہ اند وان کان غائباً عن النظر الظاہر الی حال الاویس القرنی
کیف وصل مع انہ لم یری النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن لیس لہ حظ المحبۃ فہو لیس بشیئ وان کان علامۃ العصر او
سحبان الدہر وان کان ملازماً للشیخ مدت العمر ے

عشق آن بگزین کہ جملہ اولیاء — یافتند از عشق او کار و کیا

بطرف مولوی غلام حسن صاحب ساکن بہکٹ احمد یار ضلع گوجرانوالہ

المقصود الاصلی الاستقامۃ علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الف الف صلوات وتحیۃ وعلیک ان لا تتبع الہوی فیضلک
عن سبیل اللہ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لہم عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب و الحدیث المعلوم لیس فی الصحاح
الا ہو من الغرائب واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

بطرف میاں بدر الدین ساکن بڑ ضلع گوجرانوالہ

فقیر از دعا گوئی شما غافل نیست
شمارا لازم کہ از یاد الہی غافل نباشند وہرگز ازین امر پہلو تہی نسازند قال اللہ تعالی فاذکرونی اذکرکم
واشکروا لی ولا تکفرون۔

بجانب قاضی محبوب عالم صاحب ساکن جلالپور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

وظائف دفع خیالات فاسدہ و دفع ایذائے اعدا

در اوراد و وظائف خود را مشغول دارند وفی وقت من الاوقات از ذکر الہی پہلو تہی نسازند ے

ذکر گو ذکر تا ترا جان ست — پاکیٔ دل ز ذکر رحمٰن ست

انشاء اللہ برکت در اوقات شما خواہد شد تسلی دارند وظائف دفعہ خیالات فاسدہ سہ صد مرتبہ کلمہ توحید بوقت سحر
خواندہ باشند باین طرز کہ بوقت لا الہ خیال کنند کہ خیالات فاسدہ از من دفع شوند بوقت الا اللہ خیال
نمایند کہ یا الہی محبت خود در دل من راسخ گردان۔ انشاء اللہ تعالی وساوس شیطانی رفع دفع خواہند شد۔ وبرائے
دفع ایذائے اعداء غافل از خدا سہ صد سیزدہ بار اللہم اکفنی شرہم بما شئت قبل از نماز وتر
سہ روز بخوانند امید کہ از شر آنہا محفوظ خواہند شد سورۂ مزمل اگر یازدہ بار ہر روز بخوانند نافع النفع خواہد شد۔

بصوب جناب قاضی عطا محمد صاحب ساکن تلی تحصیل خوشاب

صبر و استقامت ورزند وہرگز دم از

Marfat.com

چون و چرا زبندست ہر چہ ساقیٔ ما ریخت عین الطاف ست ۔ اشد الناس بلاً الانبیاء ثم الامثل فالامثل ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

قال اللہ تعالیٰ لحبیبہ و قریبہ واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وسبح بحمد ربک حین تقوم ۝ ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم ؎

چند روزے صبر کن باقی بخند ۔

بصوب جناب والد ماجد بندہ حضرت مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ ساکن بکھر ضلع شاہ پور

بر ہموم و غموم زمانہ صبر گزینند و اینہا را خالی از حکمتے ندانند عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم نص قطعی ست ہمیشہ امیدوار باشند کہ ناامیدی کفرست ؎

ہر کجا پستی ست آب آنجا رود
ہر کجا دردے دوا آنجا رود

انا عند ظن عبدی فلیظن بی ما شاء ۔

ایضاً بجانب والد ماجد بندہ

وما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ۔

بہر حال رضاء بقضاء از ہمہ اولےٰ است ؎

عاشقم بر لطف و بر قہرش بجد
اے عجب من عاشق این ہر دو ضد

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرمودہ ؎

ہر چہ رود بر سرم چون توپسندی رواست
بندہ چہ دعوی کند حکم خداوند راست

او سبحانہ جلشانہ ما را و شما را از مصائب غیر مترقبہ نگاہداشتہ بیاد خود محظوظ دارد بالنبی و آلہ الامجاد ۔

فی المثنوی المعنوی ؎

من ترا گریان و نالان زان کنم
تا کت از چشم بدت پنہاں کنم

تلخ گردانم ز غمہا خوئے تو
تا نگردد چشم بد در روئے تو

شاد از غم شو کہ غم دام لقاست
اندرین رہ سوئے پستی ارتقاست

بطرف صاحبزادہ محمد شفیع صاحب سجادہ نشین حضرت اسماعیل صاحب سہروردی مشہور میاں وڈا صاحب دربار لاہور

او سبحانہ جلّ شانہ مارا و شمارا غریق محبت خویش گرداناد بمنہ و کمالِ کرمہ۔ سہ صد بار کلمہ طیبہ بوقت صبح بعد از نماز فجر و سہ صد بار درود شریف بوقت عشاء بعد نماز و سہ بار سورۂ مزمل و یازدہ صد بار اسم مبارک یَا مُغْنِی بوقت سحر بعد نماز تہجد وظیفہ مقرر نمایند انشاء اللہ تعالیٰ جمیع مشکلات دینی و دنیوی حل خواہند شد سے معہ تو جملہ میسر شود۔

بطرف حضرت صاحبزادہ سید احمد حسن صاحب خلف الرشید سید محمد حسن شاہ صاحب سجادہ نشین و مجاور روضہ مطہرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہند شریف

امسال عزم مصمم بود کہ بر عرس مبارک حضرت امام ربانی محبوب سبحانی حاضر شدہ شرف اندوزی دارین و اقتباس انوار مزار مطلع الانوار نمودہ خواہد آمد الا بسبب بعضے عوارض و لواحق اتفاق نیفتاد انشاء اللہ تعالیٰ بعد انقضاے ایام حرارت عازم آن حوالی خواہم شد دائماً در ذکر و فکر و مراقبہ اشتغال باید داشت و اوقات عزیزہ را مہمل نباید گذاشت ؛

~ ~ ~ ~ ✤ ~ ~ ~ ~

وظائف حل مشکلات

Marfat.com

اعمال اور تعویذات کا بیان

حضرت قبلہ قدس سرہ کی نظر مبارک کیمیا تھی جس کی طرف مہربانی کی نگاہ مبذول فرمائی اس کے دلی مقاصد حاصل ہو گئے اور مشکلات و معضلات کے حل ہونے میں ذرا دیر نہ ہوئی۔ بعض ظاہر میں اعمال اور تعویذات کے خواہاں ہوتے تھے تو آپ ان کے مقتضائے قلبی کے موافق اعمال کا ملہ ارشاد فرماتے اور تعویذات مجرب لکھ دینے میں بھی فرق نہ کرتے تھے۔ چند ان میں سے منفعت رسانی مخلوق کے لیے تحریر کیے جاتے ہیں۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو آپ نے مکاتیب طیبہ میں اہل حوائج کو تحریر فرمائے اور بعض وہ جو خاکسار راقم الحروف کو حضرت ملکوت منزلت نے خود ارشاد فرمائے اور بعض وہ جو اور مخلصوں اور مریدوں کو ارشاد کیے اور انہوں نے بعد تجربہ خاکسار کو بتائے ؛

واسطے توسیع رزق اور دفع تنگی معاش کے

اسم مبارک یَا مُغْنِی باعداد حروف یعنی گیارہ سو گیارہ دفعہ بعد سورہ مزمل شریف درجہ اول تین دفعہ اور درجہ متوسط گیارہ دفعہ اور درجہ زائد چالیس دفعہ بوقت شب بلاناغہ پڑھے لیکن اول آخر سات سات دفعہ درود شریف پڑھ لیا کرے۔

دفع شب مصائب اور بلیات سے امن میں رہنے کے واسطے

آیۃ الکرسی ایک دفعہ پڑھ کر شمال کی طرف دم کرے پھر پڑھ کر جنوب کی طرف پھر مغرب کی طرف پھر مشرق کی طرف پھر نیچے زمین کی طرف پھر آسمان کی طرف پھر ساتویں دفعہ پڑھ کر اپنے جسم پہ دم کرے انشاء اللہ تعالے خطرناک بلیات سے امان میں رہے گا۔

واسطے عورت عقیمہ کے اور اس عورت کے جس کا بچہ زندہ نہ رہے

منقول از مکتوب شریف برائے زنیکہ حاملہ نشود بنویسد اسم مبارک یَا مُبْدِیُ بر ۳۱ پارچہ کاغذ از اول ماہ تا ۳۱ روز یک یک بخورد و آیت مبارک اللّٰہ یعلم ما تحمل کل انثی تا متعال نوشتہ در کمر بندد بفضل الٰہی بار گیرد۔

و برائے زنیکہ پسرش زندہ نماند

بگیرد اجوائن و فلفل سیاہ و بخواند بر ہر دو قریب ظہر در روز دوشنبہ سورۃ والشمس چہل مرتبہ بایدکہ ابتدا و اختتام بر درود شریف نماید پس بخورد اندک اندک از اول ظہور حمل تا آخر برسیدن طفل از شیر معمر گردد بعونہ تعالیٰ۔

Marfat.com

ایضاً: ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الی قولہ احسن الخالقین هذہ الآیات للحمل وحفظ الجنین فی بطن امّہ والقبول والزینۃ فی اعین النّاس۔ فمن اراد ذلک فلیکتب للحمل فی سبع ورقات من ریحان اترجی ثم یامر المرئۃ تبلعها ورقۃ بعد ورقۃ وتشرب مع کل ورقۃ جرعۃ من لبن بقرۃ صفراء تفعل ذالک ثلثۃ ایام فانها تحمل باذن اللہ تعالیٰ۔ ومن ارادها للقبول والزینۃ فی اعین النّاس فلیکتب فی خرقۃ قطن رقیقۃ بماء تون ثم یجعلها الرجل تحت عمامتہ والمرئۃ تحت عصابتها فانہ یکون ذالک باذن اللہ تعالیٰ۔ قل یا اهل الکتٰب هل تنقمون منا الی قولہ سواء السبیل هذہ الآیات لتشویہ وجہ العدو وتسویدہ وتبلید ذهنہ فان کان لک عدوّ یقصد اذیتک بکثرۃ المکارۃ عند الناس والتمرد وانت غیر ظالم وصابر علی اذیتہ فصم یوم الخمیس وصل المغرب والعشاء الاخیرۃ وقل بعد فراغک من الصلٰوۃ یا قدیم الازل یا ازلیّ لم یزل یا من یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور خذ فلان بن فلان اخذ عزیز مقتدر تفعل ذالک ثلث مرات ثم اقرء الآیۃ علی کف تراب من دار موتوفۃ ثلثین مرۃ ثم رش التراب فی دارہ تری العجب والعجاب فی مالہ ونفسہ ولا یعمل الا المستحق۔ **قولہ تعالیٰ** ولقد مکنٰکم فی الارض وجعلنا لکم فیها معایش قلیلاً ما تشکرون ہذہ الآیۃ للکثیر الرزق وادرار المعیشۃ تکتب یوم الجمعۃ عند فراغ الناس من الصلٰوۃ ویجعل فی البیت والحانوت او المکان کیشف رزقہ۔

واسطے گم ہوئے چیز پانے کے منقول از مکتوب شریف در محل جستن او ۳ بار اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن و ۳ بار سورہ یٰس و ۳ بار یا هادی الضال اردد علیّ ضالتی بخواند انشاء اللہ دستیاب خواهد شد۔

واسطے قضا حوائج کے منقول از مکتوب شریف سورۃ یٰس بعد از نماز فجر و سورۃ واقعہ بعد از نماز شام برائے امور دینی و دنیوی بسیار نافع است اگر توانند بخوانند۔

واسطے ٹوٹ درد اور درد ہائے اعضائے کے اسم مبارک یَا لَطِیْفُ علی الصبح اور بوقت شام گیارہ دفعہ یک دم پڑھ کر چند ایام دم کرے۔ ساتھ ہی درد کی جگہ پر ہر دفعہ آہستہ آہستہ ہاتھ مارتا رہے۔

~ ~ ~ ❖ ~ ~ ~

تعویذ واسطے دفع چیچک کے

منقول از مکتوب شریف
این تعویذ بر کاغذ نوشته

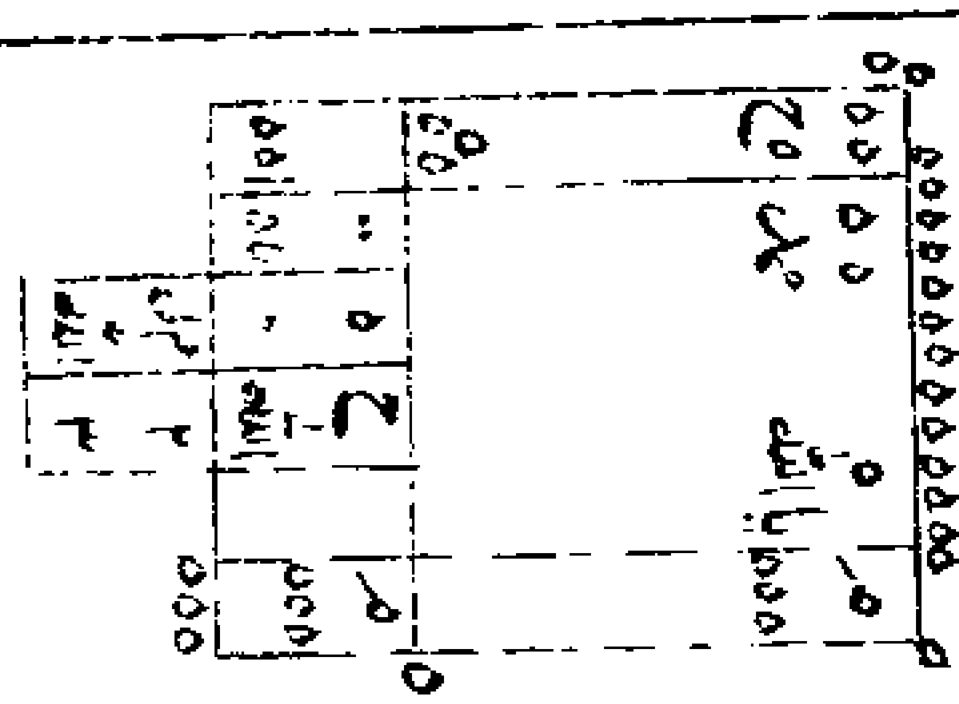

در گلو بندد و دیگر چهار ده بار آیت الکرسی خوانده بر هفت دانه نخود سیاه دم نموده در پارچه سرخ دوخته در گلوی طفل آویزد نیز بسیار مفید است۔

واسطے خنازیر کے

منقول از مکتوب فیض اسلوب ولمن به الخنازیر یعقد علی کاذنہ علی مقدار طول المریض احدی واربعین عقدۃ ینفث فی کل عقدۃ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ وقدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرہان اللہ و سلطان اللہ ونفا اللہ وجوار اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ و بہاء اللہ وجلال اللہ وکمال اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد۔

برائے جملہ آفات زراعت

منقول از مکتوب طیب برائے دفع کرم و ملخ و موش و ہمہ آفت کہ زراعت را ضرر رساند این تعویذ نوشته نے شگافته بر سر آن نے بہ بندد و یک در میان زراعت بدارند و چهار دیگر در هر چهار گوشه زراعت بدارند مجرب است

ا ۱۱۱ ۲ ۹ ۱۱۱ ۲ ۱ ۳ ۵ ۱۱۱ ۲ ۱۲ ۱۲ اللہ
صہ ٥٩٩٩٩ ١٢ و و ہ

دفع امراض کے لیئے

منقول از مکتوب شریف اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر ہفت بار بعد ہر نماز بلا ناغہ خوانده باشد انشاء اللہ مرض دفع رفع خواہد شد۔

اصابت عین کے لیئے

چار پایہ وغیرہ کو اگر اصابت عین یعنی نظر کا خلل ہو گیا ہو تو یہ تعویذ لکھکر اس کے گلے میں ڈالے۔

هو	٨٠	٥٩	٥٩
٣	هو	٢	٥٩
٣	هو	٢	٥٩
٣	هو	٢	٥٩

بحق ببا بد وح

جرب اور قوبا کے لیے

منقول از مکتوب شریف علاج طب جسمانی و روحانی نوشته میشود۔ اما الجسمانی فاذا اخذ من حب النیل ثلثۃ دراہم مع ستۃ دراہم سکر ابیض و شرب زال الجرب ای نوع کان فی ثلث شربات وقد جربنا ذلک فوجدنا احسن التاثیر فی جمیع انواع الجرب کذا فی بحر الجواہر اما الروحانی فآیات الشفاء و ہذہ الآیۃ الشریفۃ فکسونا العظام لحماً ثم انشأناہ خلقاً آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

دفع مصائب اور وسعت رزق کیواسطے

آیۃ کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بارہ دن ہر روز بوقت معین بارہ سو (١٢٠٠) دفعہ پڑھے ایام مذکورہ میں صائم ہونا شرط ہے بعد ازاں ہر روز ایک سو دفعہ پڑھے۔

دفع مصائب اور امراض کیواسطے

اسم مبارک یا سلام سوا لاکھ یعنی ایک لاکھ پچیس ہزار بار چند آدمی مل کر بطور ختم پڑھیں اور مریض کو دم کریں یا پانی دم کرکے پلا دیں۔

Marfat.com

سایہ یعنی خلل جن کیواسطے

یہ نقش لکھ کر بازوئے چپ پر باندھے۔

۴	ع	ع	س	حی	و
۲	د	ل	م	۲	ی

اور یہ نقش پنج عدد لکھ کر مریض کے ناک میں یکے بعد دیگری دھوئاں دیوے ۔

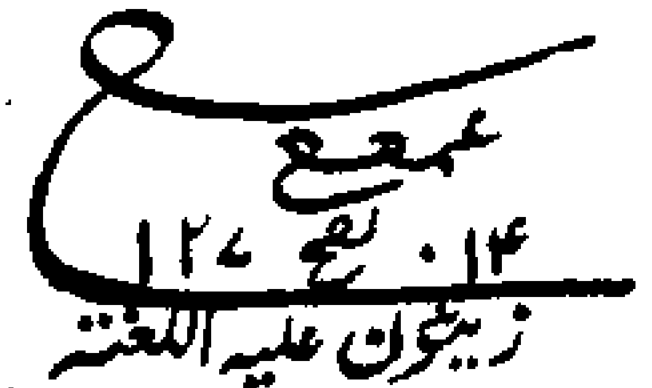

گریہ اطفال کیواسطے

یہ تعویذ لکھ کر لڑکے کے گلے یا بازو میں باندھے ۔

یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

یاکریم	خبیر ۲	حی ۹	احد ۴	یاغفور
یاکریم	کبیر ۷	بصیر ۵	لطیف ۳	یاغفور
یاکریم	باری ۶	واحد ۱	قدیر ۸	یاغفور

یارحیم یارحیم یارحیم یارحیم

آیات شفا

جو لکھ کر پلانے سے ہر مرض میں فائدہ ہوتا ہے فیہ شفاء للناس ویشف صدور قوم مومنین الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا الھکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ؕ

درد سر اور درد شقیقہ کیواسطے

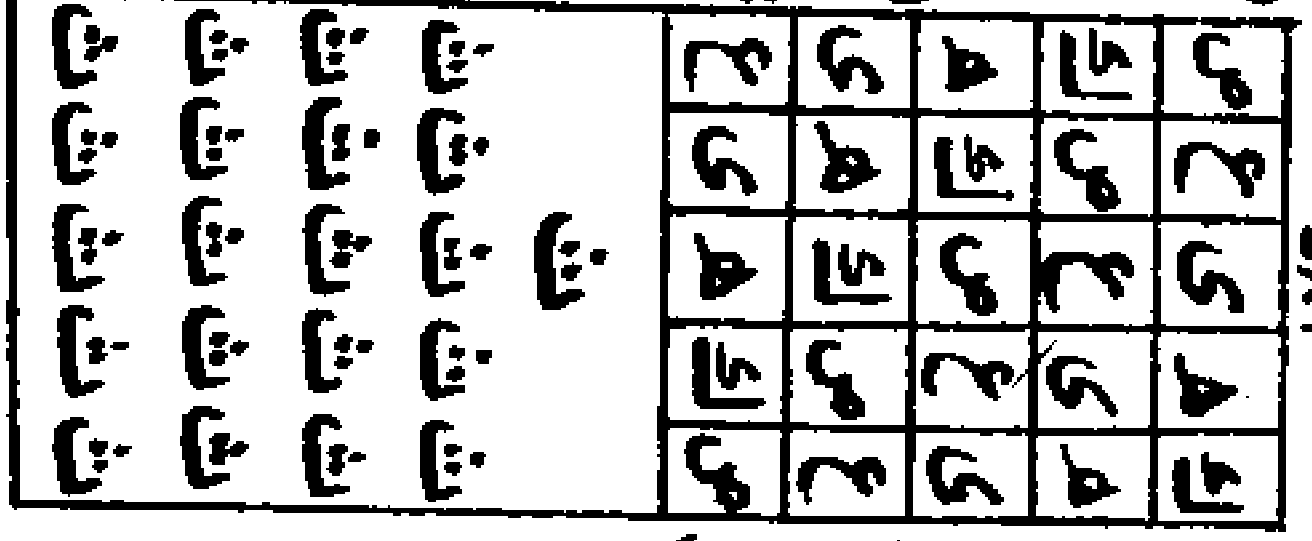

یہ تعویذ لکھ کر جائے درد پر باندھے۔

دنبل اور زنبور کیواسطے

یہ آیت سات دفعہ پڑھ کر دم کرے ۔

وبالحق انزلناہ وبالحق نزل ۔

ایضاً

یہ الفاظ پڑھ کر دم کرتا ہے (کرکرونی تر بر بنی اے دنبل خشک شو خدا تعالے بزرگ است تو بزرگ مشو اللہ اکبر وانت لا تکبر اللہ یبقی وانت لا تبقی کل شیٔ ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون۔) سات سات دفعہ پڑھ کر تین بار دم کرے یا کلوخ پاک پر دم کر کے اوپر پھیرتا رہے ۔

دھرن یعنی بیجا ہونے ناف کیواسطے

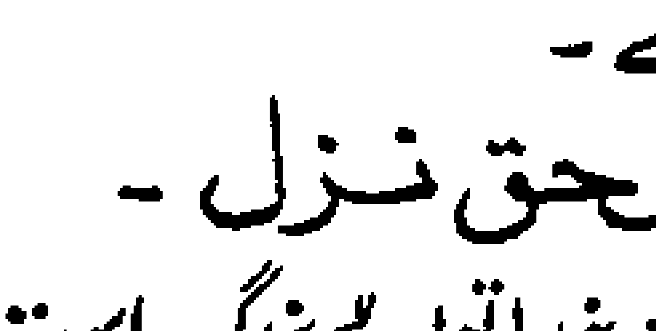

یہ تعویذ لکھ کر مریض کے ساعد پر باندھنا چاہیئے

شر اعدا

سے محفوظ رہنے کے واسطے اکسویں بار اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا شَرَّھُمْ بِمَا شِئْتَ نماز وتر سے پہلے دشمنوں کی صورت حاضر رکھ کر چند ایام پڑھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

بحق یا بدوح

جملہ امراض کے واسطے

یہ تعویذ لکھ کر مریض کے گلے میں باندھے اور آیاتِ شفا لکھ کر پلاتا رہے۔

فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

زہر مار کے واسطے

جس کو سانپ نے کاٹا ہو پہلے اس کو اکتالیس دفعہ الحمد شریف پڑھ کر پانی دم کرکے پلاوے اور پھر سات سلام جو قرآن شریف میں ہیں یعنی سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ۔ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ۔ سلام علیٰ ابراھیمؑ۔ سلام علیٰ موسیٰؑ وھارونؑ۔ سلام علیٰ الیاسین۔ سلام علیٰ المرسلین۔ سلام ھی حتیٰ مطلع الفجر پڑھتا ہے اور زہر اوپر سے کسی چیز کے ساتھ نیچے اتارتا ہے تین دفعہ پڑھ کر دم کرے اسی طرح تین تین بار پڑھ کر تین دفعہ دم کرے۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ پہلے سورہ فاتحہ کی زکوٰۃ ادا کرے اسی طرح پر کہ چہار شنبہ ماہِ نو کی نماز شام سے شروع کرکے پنجشنبہ آئندہ کی نماز شام تک اکتالیس نمازوں کے ساتھ ہر نماز کے پیچھے اکتالیس اکتالیس دفعہ پڑھا کرے۔

بواسیر کے واسطے

ایک شاخ سبز کھجور کی بقدر ایک گز کے قبل از طلوع آفتاب بروز یکشنبہ لے کر کہے کہ جیسا میں نے ایک شاخ کو قطع کیا ہے اسی طرح بواسیر فلاں بن فلاں کی قطع ہو اور قبل از طلوع آفتاب کے یہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا فیذرھا قاعا صفصفا لا تری فیھا عوجا ولا امتا صنع اللہ صنع اللہ صنع اللہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا صنع اللہ صنع اللہ صنع اللہ ۱۱۱ ص ص ص د د د ۷ ۷ ۷۔ اس شاخ پر لکھ کر سایہ میں لٹکا دے پس جس طرح وہ شاخ خشک ہوتی جائے گی باسور بھی خشک ہوتی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

محبت کے واسطے

آیت مبارک عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منھم مودۃ واللہ قدیر واللہ غفور رحیم معہ نام طالب و پدرش و مطلوب و پدرش لکھ کر طالب اپنے پاس رکھے

جملہ اقسام تپ کیواسطے

قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علیٰ ابراھیم وسلاما وسلاما۔ تین پرچہ کاغذ پر لکھ کر تین دن مریض کو پلاوے۔

شر ظالم اور معاند سے بچنے کیواسطے

جب اسکو مقابل ہونا چاہے کھیعص حمعسق پڑھے اور ایک ایک حرف پر ہر دو ہاتھ کی ایک ایک انگلی خنصر سے شروع کرکے عقد کرتا جائے پھر سورہ الم ترکیف پڑھنا شروع کرے جب ترمیھم پہنچے تو اسکو دس بار تکرار کرے اور ہر دفعہ ایک ایک انگلی کھولتا جائے جو انگلی کہ اخیر میں عقد کی تھی اس سے کھولنا شروع کرے پھر سورہ ختم کرکے مقابل کیطرف دم کرے انشاء اللہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

Marfat.com

تپ نوبت کے واسطے یہ الفاظ لکھ کر بازوئے راست پر باندھے ھارزوا دھارزوا اور اس کا عکس مارزوا دھارزوا لکھ کر بازوئے چپ پر قبل از نوبت باندھے اگر نوبت نہ آوے تو ٹھیک ہے اور نہ دوسری نوبت سے پہلے بازوئے چپ کا تعویذ بازوئے راست پر اور بازوئے راست کا تعویذ بازوئے چپ پر باندھے اسی طرح تیسری نوبت کو بھی تبدیل کرے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ کے بعض مکشوفات اور کرامات کا بیان

مقربانِ بارگاہِ الٰہی یعنی اولیاء کرام کی ذات بابرکات کو اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ان کا کوئی فعل کرامت سے خالی نہیں ہوتا۔ خاص کر غلبہ محبت شاہد حقیقی اور اتباع سنت سرورِ عالم صلعم پر کمال استقامت اور ہدایت خلق اللہ اور طالبان حق کو مراتب قربِ الٰہی تک پہنچانا مردہ دلوں کو زندہ کرنا۔ عبادتِ الٰہی میں بکمال خلوص و حضور مشغول رہنا خلوت و جلوت میں ذات باری عز اسمہ سے تعلق نہ توڑنا۔ ہر فن ہر کام میں رضا مولیٰ کو مدنظر رکھنا۔ اپنے خالق کے آداب کی رعایت رکھنا۔ اپنی تمام عمر کو رضائے الٰہی میں صرف کر دینا ایسی بھاری کرامتیں ہیں کہ جن کا پایا جانا غیر ولی کامل میں بالکل دشوار ہے۔ یہ سب باتیں جو بطور اجمال تحریر کی گئی ہیں ہمارے حضرت قبلہ روحی لہ الفداء کی ذات مجمع برکات میں اعلیٰ درجہ پر تھیں اکثر یہ الفاظ زیب زبان مقدس ہوتے تھے۔ الٰہی فقیر کو اپنے خاص بندوں کے زمرہ میں داخل کر۔ الٰہی اس فقیر کو اپنے قرب کے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچا۔ اتباع سنت سرورِ عالم دین و دنیا میں اس قدر ملحوظ تھا کہ رات کو آنکھ میں سرمہ لگانا جو سنت عادی ہے آخیر عمر تک ترک نہ فرمایا۔ پانی پینے میں بھی رعایت سنت پیش نظر رہتی تھی۔ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم نے ایک پنجابی رسالہ میں حضرت کی اتباع سنت کو بہت اچھے پیرایہ میں بیان کیا ہے ؎

پیغمبر دی محبت ایسی رکھے | سوا سنت دے پانی بھی نہ چکھے

ہدایت خلق اللہ اور تصرف باطن مریدوں میں اور ان کے دلوں میں الفاظ فیض کرنا آپ کی ذات مقدس سے اس قدر ظہور میں آیا کہ حیطہ تحریر میں اس کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ ہزار ہا غافل صحبت شریف کے فیض سے الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے مصداق ہو گئے بلکہ جذبات اور کیفیات باطنی سے بہرہ ور ہوئے اور کئی درجات عالیہ اور مقامات رفیعہ سے سرفراز ہوئے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت غوث الاعظم قدس سرہ نے چوروں کو ولی بنایا تھا آپ نے بھی کسی کو بنایا ہے۔ فرمایا کہ فقیر کے پاس بھی اکثر چور اور بدکردار ہی آتے ہیں اور فضل الٰہی سے ہدایت پاتے ہیں۔ حل مشکلات اور قضاء حاجات اہل حوائج کیا حاضر اور کیا غائب

Marfat.com

آپ کی دعا اور انفاس فیض اساس کی برکت سے اس قدر دفروغ میں آئے کہ حد احصا سے باہر ہیں بلکہ اکثر خلقت کی مطلب برآری ذات اقدس کی دعا سے وابستہ تھی۔ مکونات عالم میں تصرف اور احوال مغیبات بہ لطافت موہوب الٰہی خبر دینا جس کو عوام بڑی کرامات خیال کرتے ہیں وہ بھی آپ سے بہت ظاہر ہوتے مگر نہ بطور کرامت نمائی اور نہ کسی دعویٰ کے ساتھ اور نہ آپ ایسی باتوں کو شطحیات جانتے تھے۔ چند ان میں سے تبرکاً حوالہ قلم کیے جاتے ہیں۔

کرامت (۱) منشی رجب علی خان صاحب نے جبکہ آپ گجرات رونق افروز تھے عرض کی کہ حضرت میرا ایک ضروری کاغذ گم ہو گیا ہے جس کے فقد سے بڑے نقصان کا اندیشہ ہے دعا فرمایئے کہ دستیاب ہو جاوے۔ حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک ولی اللہ کی خدمت میں کسی مقرب بادشاہ نے آ کر عرض کی کہ میری دستاویز شاہی گم ہو گئی ہے جس سے مجھے زوال منصب کا اندیشہ ہے آپ دعا کیجئے۔ فرمایا کہ میرا حلوا کھانے کو جی چاہتا ہے۔ مقرب بادشاہی فوراً بتعمیل ارشاد بازار میں حلوا خریدنے کے واسطے گیا۔ حلوائی نے حلوا تول کر ایک ردی کاغذ حلوا ڈالنے کے واسطے نکالا اس نے دیکھا تو وہی کاغذ مطلوب تھا خوش ہوا اور وہ کاغذ حلوائی سے لے لیا اور دوسرے کاغذ میں حلوا ڈال کر ولی اللہ کی خدمت میں خوش خوشاں لایا۔ منشی موصوف نے عرض کی کہ میں حضور کو کیا کھلاؤں فرمایا کہ میرا چائے کو جی چاہتا ہے۔ منشی صاحب گھر جا کر فوراً سامان تیاری چائے میں مشغول ہوئے اسی اثنا میں ان کو ایک دوست کا خط آگیا کہ آپ کا فلاں کاغذ یعنی کاغذ مطلوب میرے اسباب میں چلا آیا ہے آپ فکر نہ کریں عنقریب بھیج دوں گا۔ منشی صاحب چائے تیار کرا کر بطیب خاطر حضرت قبلہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور ماجرا بیان کیا۔

کرامت (۲) میاں ذاکر اول سائیں بیرزل شریف نے بیان کیا کہ میرے کنوئیں پر چند کتے آنے جانے والوں کو بھونکتے تھے اور دور تک پیچھے پڑ کر تنگ کرتے تھے ایک دن بوقت صبح صادق حضرت قبلہ قدس سرہ کا گذر ہوا۔ ایک کتا بھونکتا ہوا حضور کو مقابل ہو کر دوڑا جب قریب حضور کے گیا تو آپ نے اس کی طرف تیز نظر سے دیکھا فوراً چپ ہو کر واپس چلا آیا اور بیٹھ گیا۔ بعد ازاں پھر کبھی وہ کتا عمر بھر کسی کو نہ بھونکا ہمیشہ چپ چاپ رہتا تھا یہاں تک کہ اسی حالت خاموشی میں مر گیا۔

کرامت (۳) ایک دفعہ آپ بالحاح مخلصین بھیک احمد یار تشریف لے گئے اور چند ایام وہاں اقامت فرمائی۔ مسجد کے قریب جہاں آپ کا قیام تھا بت کدہ میں ایک مشرک بوقت سحر جو آپ کی عبادت خاص اور شغل مع اللہ کا وقت تھا ناقوس بجانا شروع کر دیتا تھا۔ جس سے اس کی غرض ایذا رسانی کی تھی۔ آپ کو اس کے اس فعل سے نہایت تکلیف ہوتی تھی۔ ایک دن بوقت صبح صادق

آپ باہر تشریف لے جا رہے تھے۔ بتکدہ کے دروازے سے گذرتے ہوئے ایک مخلص کو جو ساتھ تھا فرمایا کہ وہ کون شخص ہے جو ناقوس بجا کر اہلِ حق کو ایذا پہنچاتا ہے۔ خادم نے اشارہ کیا کہ حضرت وہ بتکدہ میں بیٹھا ہے۔ آپ نے اس کی طرف تیز نظر سے دیکھا اور فرمایا کہ انشاء اللہ پھر ناقوس نہ بجائے گا۔ خدا کی قدرت سے وہ اسی دن بیمار ہو گیا اور دوسری رات کو ناقوس بجانے کے وقت سے پہلے مر گیا۔

کرامت (۴) کوٹ بھائیخان میں غیر مقلدوں نے آپ کے ساتھ بحث چھیڑی جس میں ان کو زک ہوئی اور بھاگ گئے مگر پھر بھی اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے۔ ان کے پیشوا کے حق میں آپ نے فرمایا کہ یہ عنقریب اس ضلع سے نکل جائے گا اور پھر اس کی اقامت اس ضلع میں نہ ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اکثر اس کے پیروؤں نے حضرت قبلہ کے سامنے آکر عقائد باطلہ سے توبہ کر لی اور جنہوں نے توبہ نہ کی وہ ذلیل اور منقطع النسل ہو کر مر گئے۔ غرضیکہ آپ کی کرامت سے حق جل شانہ نے اس ضلع سے اکثر غیر مقلدوں کا قلع قمع کر دیا۔

کرامت (۵) ایک غیر مقلد نے بمقام کٹھہ آپ کے ساتھ بحث کی۔ اگرچہ مسائل متنازعہ فیہ میں لاجواب ہو کر شرمندہ ہوا اور بظاہر اکثر باتوں سے توبہ بھی کر لی مگر بمقتضائے خبث باطن پیچھے پھر وہی باتیں شروع کر دیں اور حضرت قبلہ کے حق میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے لگا۔ آپ کو جب خبر ہوئی تو فرمایا کہ حق تعالیٰ عنقریب اس کا وہاں سے فیصلہ کر دے گا۔ تھوڑے ہی دن گذرے کہ بوقت شب ایک ہمسایہ عورت کی چارپائی پر بغرض بدفعلی بیٹھ گیا اس نے بیدار ہو کر واویلا مچایا اور اس کو پکڑ لیا۔ لوگ جمع ہو گئے خوب زدوکوب کیا اور ذلیل کرنے کا کوئی درجہ باقی نہ چھوڑا۔ اسی رات ذلیل ہو کر کہیں چلا گیا اور آج تک اُس کا کوئی پتہ نہ چلا۔

کرامت (۶) آپ کے والد بزرگوار کو بمقام کدلٹھی جو بیربل شریف کے قریب ایک گاؤں ہے۔ ایک شخص لاولد نے کچھ زمین ہبہ کی تھی جو مدت تک غیر آباد پڑی رہی۔ حضور پرنور کو خدام نے عرض کی کہ زمین میں کنواں کھودوا کر اس کو آباد کیا جاوے تاکہ اخراجات طلباء اور نفقہ مساکین میں وسعت ہو جاوے۔ آپ نے اجازت دے دی۔ جب طلباء اور خدام کنواں کھودنے کے واسطے گئے تو وارثان واہب نے روکنا چاہا۔ جب روک نہ سکے تو سلسلہ خصومت ہلانا شروع کر دیا۔ حضور قبلہ کے حق میں ناشائستہ الفاظ استعمال کیے اور بہت شور مچایا۔ اسی رات ان کی ایک گھوڑی مر گئی اور ایک لائق آدمی بھی ضائع ہو گیا۔ مگر پھر بھی اُن کو سمجھ نہ آئی۔ زمین متصلہ ملکیہ خود میں ایک کنواں بایں ارادہ کھودنا شروع کیا کہ حضرت کی زراعت وغیرہ کو نقصان پہنچائیں گے اور مزارعان کو

تنگ کرکے نکال دیا کریں گے۔ اس بات کی خبر کسی نے حضور میں عرض کر دی۔ فرمایا کہ انشاء اللہ ان کے کنوئیں سے ریت نہ آئے گی۔ ہر چند انہوں نے کوشش کی کہ اصلی ریت یعنی ریگ آجاوے جس سے ہمیشہ پانی جاری رہتا ہے مگر نہ آئی۔ اس چاہ کے اخراجات میں مفلس بھی ہو گئے۔ جو پانی کافی دور پر نمودار ہوا تھا اس کے نکالنے کے واسطے سامان آب برآری نصب کیا۔ جب کنواں چلایا تو اتنا پانی بھی نہ نکلا جس سے ایک مرلہ زمین سیراب ہو سکے۔ پھر اس کنوئیں کو چھوڑ دیا اور نسو کرم کے فاصلہ پر ایک اور کنواں کھدوایا اس سے بھی ریت نہ آئی اور بے کار رہا۔ پھر تیسرا کھدوایا وہ بھی بے کار رہا۔ ان متواتر کرامات کے دیکھنے سے ان کو یقین ہو گیا کہ یہ حضرت صاحب بیربل شریف والوں کو ایذا رسانی کے ارادہ کا نتیجہ ہے۔ حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے اور اپنی بے دقوفی سے توبہ کی اور عذر تقصیرات پیش کر کے بے ادبی کی معافی چاہی وہ ہر سہ کنوئیں بیکار اب تک موجود ہیں لوگ دیکھنے کے واسطے جاتے ہیں۔

کرامت (۷)

مالکان اراضی بیربل شریف سے ایک شخص کو اس کے ایک غیر مشروع کام پر اصرار کرنے سے حضرت قبلہ نے بطور ہدایت روکنا چاہا اس نے بے ادبی سے کہا کہ شہر کے مالک ہم ہیں۔ آپ کی طبیعت مبارک اس کا یہ لفظ سن کر جلالیت میں آگئی اور فرمایا کہ شہر کا مالک خدا ہے اور پھر ہم ہیں تم بے دینوں کی کیا ہستی ہے اگر ہم چاہیں تو تجھے شہر میں پاؤں بھی نہ رکھنے دیویں۔ یہ بات سن کر مرعوب ہوا اور چلا گیا۔ رات کو شہر میں ایک نقب لگ گئی۔ اسی پر شبہ کیا گیا اور حکام کی طرف سے ماخوذ ہو کر سات سال قید کی سزا سے سزایاب ہوا۔ جب وہ قید گذار کر گھر آیا تو پھر کسی اور الزام سے پانچ سال قید ہوا۔ غرض کہ پندرہ سال قید میں رہا۔ اب اس نے ایک اور شہر میں سکونت اختیار کی ہے اور کہتا ہے کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر ہم چاہیں تو تجھے اس شہر میں پاؤں نہ رکھنے دیں یہ انہیں کی بددعا کا نتیجہ ہے اگر وہاں جاؤں تو پھر قید ہو جاؤں گا۔

کرامت (۸)

ایک دفعہ آپ بالنجاء مولوی محبوب عالم صاحب و حکیم نیک عالم صاحب وغیرہ مخلصان بمقام مکیوال ضلع گجرات رونق افروز ہوئے۔ مالکان دیہہ سے ایک شخص آپکی تشریف آوری سن کر بسبب عونت بے ادبانہ کلمات زبان پر لایا اور کہا کہ یہ لوگ فقیر نہیں ہوتے محض مصنوعی دکان بنا لے ہیں۔ جب آپ تشریف لے گئے تو اس کو خیال پیدا ہوا کہ خواہ کیسے ہیں دیکھ تو لینا چاہیئے۔ زیارت کے واسطے مسجد میں جہاں آپ کا قیام تھا آیا۔ حکیم نیک عالم صاحب نے حضرت قبلہ کی خدمت میں پوشیدہ عرض کی کہ یہ شخص آپکے حالات اور کمالات کا سخت منکر ہے آپ نے تیز نظر سے اس کی طرف دیکھا۔ اسی دیکھنے سے اس کو ایسی تاثیر ہوئی کہ اس کا قلب ذکر میں جاری ہو گیا اور بیخود ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب ہوش

میں آیا تو قدموں میں گرا اور شرفِ بیعت سے مشرف ہوا۔

کرامت (۹)

شہر پلودان میں جو ساحل دریائے جہلم پر ہے صدمہ دریا سے انہدام شروع ہو گیا۔ اس جگہ کے اکثر لوگ حضرت قبلہ روحی و قلبی فداہ کے خادم ہیں۔ آپ کو ان کے حالات پر نہایت مہربانی کی نظر تھی۔ اسلئے کہ نہایت ہی سادہ لوح صادق الاعتقاد آدمی ہیں۔ انہدام دریا کی مصیبت کے آنے پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کے لیے عرض کی۔ اُن میں سے ایک بیوہ بڑھیا نے نہایت انکسار اور عجز کے ساتھ کہا کہ حضرت دریا میرے گھر کے قریب ہو گیا ہے یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ دیواروں میں شقوق پڑ گئے ہیں جو قبل از انہدام ظہور میں آتے ہیں اور میرا بجز خدا تعالےٰ اور کوئی والی وارث نہیں جو مجھے کسی اور جگہ کوٹھہ بنا دیوے گا۔ دعا فرمائیے کہ میری زندگانی تک میرا کوٹھہ نہ گرے۔ آپنے عام دعا فرمائی اور اُس کو ایک تعویذ لکھ کر عطا فرمایا کہ اس تعویذ کو دیوار مکان کی کسی شق میں رکھ دینا۔ اسی دن دریا کا رخ اور طرف ہو گیا اور شہر انہدام سے بچ گیا۔ وہ بڑھیا بارہ سال زندہ رہی اس کا مکان مشقوق الحیطان اس کی زندگی تک برابر قائم کھڑا رہا۔ اُس کے مرجانے کے بعد ایک شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے حق میں کچھ سوءِ ادبی کے کلمات کہے جس کی خبر گوش گذار قبلہ ابرار ہوئی پھر دریا کا رخ اسی طرف ہو گیا اور شہر کو منہدم کرنا شروع کیا۔ مولوی روم علیہ الرحمۃ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

از خدا جوئیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم ماند از لطفِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را ساخت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

کرامت (۱۰)

مقام پنڈی لالہ ضلع گجرات میں جبکہ آپ سرہند شریف تشریف لے جا رہے تھے اور بالتجاء مخلصین دو تین روز اس جگہ اقامت فرمائی ایک شخص نے دعوت کی۔ اُس وقت آپکے ساتھ تخمیناً پندرہ بیس آدمی تھے اسلئے اتنی ہی اندازہ پر طعام اور نانخورش تیار کیا۔ چونکہ اس روز جمعہ تھا بہت سی مخلوقات حضرت قبلہ روحی فداہ کی زیارت فیض بشارت اور آپ کے پیچھے جمعہ پڑھنے کے واسطے جمع ہو گئی۔ تقریباً ایک سَو سے زیادہ آدمی دعوت میں شامل ہوئے۔ صاحبِ دعوت کو دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ کھانا تیار شدہ پورا نہ ہو گا۔ میاں احمد بخش صاحب کو اندر لے گیا اور حال بیان کیا۔ میاں صاحب موصوف نے خفیہ طور پر حضرت کی خدمت میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ جو طعام تیار ہے وہ لاکر فقیر کے پاس رکھ دو ما حضر حضور کے پاس رکھا گیا آپ نے طعام پر ہاتھ مبارک لگایا اور میاں احمد بخش صاحب کو فرمایا کہ طعام کو کپڑے سے ڈھانپ دو اور تقسیم کرو۔ تمام حاضرین شکم سیر ہو کر اُٹھے اور بہت سا طعام باقی بچ بھی رہا۔ حاضرین یہ کرامت دیکھ کر متحیر ہوئے۔ خاکسار راقم الحروف اس سفر میں حضرت کے ہمرکاب تھا

Marfat.com

اور یہ چشم دید واقعہ ہے۔ ایسے اور بہت سے واقعات ہیں جن میں حق تعالےٰ شانہ نے آپ کی برکت سے طعام قلیل سے بہت سے آدمیوں کو سیر کیا مگر بخوفِ طوالت اسی پر اکتفا کیا گیا ہے۔

کرامت (۱۱) والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب مرحوم کو ایک دفعہ ایک مقدمہ پیش آیا جو نہایت خطرناک تھا۔ حضرت قبلہ و کعبہ روحی فداہ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آپ نے دعائے خیر فرمائی۔ حاکم اُن ایام میں کوہ سکیسر پر تھا۔ والد ماجد وہاں جاکر حاضر ہوئے حاکم نے دیکھتے ہی کہا کہ تم بری الذمہ ہو تم چلے جاؤ۔ اُس وقت مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی بمقام بیربل شریف حضور اقدس حضرت قبلہ میں حاضر تھے۔ آپ نے اُن کو فرمایا کہ ہمارے مخلص مولوی قمر الدین پر ایک حادثہ تھا جو بفضلہ تعالیٰ اس وقت رفع دفع ہو گیا ہے۔ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم نے وہ وقت لکھ لیا جب ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ کس وقت حاکم نے آپ کو بری الذمہ کر کے رخصت کیا تھا۔ والد ماجد نے جو وقت بیان کیا بعینہٖ وہی وقت تھا جو حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا تھا۔

کرامت (۱۲) والد ماجد بندہ کے ساتھ ایامِ ملازمت میں جو حاکم یا افسر زندگانیٔ حضرت قبلہ قدس سرہ میں تشدد یا مخالفت کرتا تھا آپ حضور حضرت قبلہ قدس سرہ میں جاکر عرض کر دیتے تھے عرض کرنے کے بعد فوراً اُس کی تبدیلی ہو جاتی تھی۔ اگر تبدیل نہ ہوتا تو بیمار ہو کر نکل جاتا تھا یہ معاملہ سینکڑوں کے ساتھ ہوا۔ اکثر مان جاتے تھے کہ مولوی صاحب کی مخالفت کے سبب سے یہ واقعہ ہوا ہے۔

کرامت (۱۳) میاں محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس کے ساتھ ایک شخص مالکانِ قریب سے مخالف ہو گیا اور ایذا رسانی شروع کر دی۔ ان کی مسجد میں ایک تونت کا درخت تھا وہ بھی کاٹ لیا میاں صاحب موصوف نے عریضہ بطور استغاثہ حضور اقدس حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت میں ارسال کیا اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ من قطع تونتک فقد قطع اللّٰہ عرقہ تھوڑے ہی دن گذرے کہ وہ شخص بیمار ہو کر چند ایام میں بعد برداشت مصائب شدیدہ کے بحکم الٰہی مر گیا۔

کرامت (۱۴) سردار حاجی فتح خاں صاحب کے گھر اولاد نہ تھی۔ ایک دفعہ حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمتِ اقدس میں نہایت عجز و انکسار کے ساتھ عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ تم کو لڑکا عطا کرے گا۔ چنانچہ ایک سال کے بعد ان کا ایک لڑکا پیدا ہوا اور جلدی ہی فوت ہو گیا۔ حاجی صاحب نے کسی کے آگے کہا کہ حضرت صاحب نے مجھے لڑکے کے بارے میں بشارت فرمائی تھی اور لڑکا

Marfat.com

فوت ہوگیا ہے تعجب کی بات ہے کہ اس طرح واقعہ کیوں ہوا۔ جب یہ بات گوش گذار حضرت قبلۂ ابرار ہوئی تو فرمایا کہ وہ بشارت اس لڑکے کی بابت نہ تھی وہ لڑکا پھر پیدا ہوگا۔ چنانچہ موافق ارشادِ گرامی محمد یوسف پیدا ہوا۔ حضور کو جب خبر ولادت پہنچی تو اس کے واسطے ایک ٹوپی اور کچھ تبرکات عطا فرمائے۔ مطلب اور اشارہ یہ تھا کہ یہ لڑکا زندہ رہے گا اور برخوردار ہوگا۔ محمد یوسف خاں اب سن ترعرع میں ہے۔ قرآن شریف حفظ کر لیا ہے نہایت ہونہار ہے۔ خدا عمر دراز کرے۔ حضرت قبلہ نے اس کی تعلیم قرآن کے لیے حافظ غلام نبی صاحب ساکن بکھر کو اتالیق مقرر فرمایا تھا۔ حافظ صاحب موصوف نہایت سرگرمی سے تعمیلِ ارشاد حضرت مرشد قبلہ میں مشغول رہے۔ الحمد للہ کہ برخوردار نے قرآن کریم باحسن الوجوہ حفظ کر لیا ہے۔

کرامت (۱۵) حضرت صاحبزادۂ والاتبار مولانا سید محمد شاہ صاحب مسند آرائے قصور شریف کے دولت خانہ عالیہ میں فرزند نہ تھا۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ زیارت فیض بشارت مزار مطلع الانوار مرشد اعلیٰ حضرت قصوری حضوری رحمہ اللہ کے واسطے قصور شریف لے گئے۔ مستورات کی طرف سے کسی نے عرض کی کہ آپ دعا فرماویں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح کو حق تعالیٰ فرزند عطا فرماوے۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر پھر قصور شریف تب آویگا جب اُن کے گھر فرزند ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ اسی سال برخوردار منظور احسن پیدا ہوا خدا تعالیٰ عمر دراز کرے۔ اے عزیز اس قسم کے کرامات جو حضرت قبلہ کی ذات بابرکات سے معرض ظہور میں آئیں بے شمار ہیں۔ صدہا بے اولاد آپ کے یمن توجہات سے صاحبِ اولاد ہوئے۔ بالتفصیل لکھنے کی تو طاقت ہی کہاں ہے۔ ہاں کچھ نہ کچھ لطور مشت نمونہ خروار تحریر کرتا ہوں۔

کرامت (۱۶) برادرم حافظ حاجی نور الدین صاحب ساکن حضوری پور کے گھر اولاد نہ تھی لڑکے پیدا ہوتے اور مر جاتے تھے۔ اور اُن کے ہر دو برادراں کا بھی کوئی بیٹا نہ تھا۔ مومی الیہ نے بارہا عرض کی۔ آخر ایک دفعہ بتوسل والد ماجد بندہ نہایت عجز و انکسار سے عرض کی کہ ہمارا گھر خالی نظر آرہا ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ سب کو اولاد عطا فرماوے گا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد ان کے ہاں عزیز حافظ عبد الرحمٰن پیدا ہوا جو نہایت ذکی اور شریف لڑکا ہے۔ پھر اس سے چھوٹا بیدا ہوا۔ حافظ صاحب کے برادران حافظ سراج الدین و حافظ غلام محی الدین کے گھر بھی لڑکے پیدا ہوئے۔ خدا سب کی حیات میں طوالت بخشے اور برکت کرے۔

کرامت (۱۷)

حضرت ملکوت منزلت صاحبزادہ مکرم مولانا احمد سعید صاحب سجادہ نشین ایک دفعہ بمرض ورم طحال و ورم جگر بیمار ہوئے اطبائے نامدار نے جن میں اکثر خادم اور غلام دلی خیرخواہ تھے بڑے زور شور سے معالجے کیے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم نیک عالم صاحب نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے حضور میں عرض کی کہ صاحبزادہ صاحب کی مرض معالجات سے اچھی نہیں ہوتی۔ آپ کی دعا سے اگر شفا ہو جائے تو عجب نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم لوگ عاجز آ گئے ہو حکیم صاحب نے عرض کی کہ حضور ہم عاجز آ گئے ہیں اب مرض اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ہماری دانست میں علاج کارگر نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی دوا مت دینا انشاء اللہ تعالےٰ جلدی شفا ہو جائے گی۔ بعد ازاں حضرت صاحبزادہ صاحب کی مرض دن بدن گھٹنی شروع ہو گئی اور تھوڑے ہی دن کے بعد شفا کلی حاصل ہوئی۔

کرامت (۱۸)

میاں دائم گوندل جو نہایت صاحب اخلاص بلکہ حضرت کی ذات اقدس پر عاشق تھا۔ ایک دفعہ مرض جرب میں مبتلا ہوا۔ بہت علاج کیا فائدہ نہ ہوا۔ حضرت کی خدمت میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کنوئیں پر (یعنی چاہ فیض عام پر جو انہی ایام میں آپ نے جاری کرایا تھا) جا کر غسل کر۔ اس نے حسب الارشاد جا کر غسل کیا مرض بالکل چلی گئی۔ چند اور بیماروں نے یہ بات سن کر میاں دائم کو کہا کہ ہمارے لیے بھی اجازت طلب کر آپ نے اجازت فرمائی وہ شفایاب ہوئے۔ پھر عام اجازت ہو گئی کہ جو اس مرض میں مبتلا ہو ہمیشہ چاہ مبارک پر غسل کرنے سے بفضلہ تعالیٰ شفایاب ہو جائیگا چنانچہ اب تک یہ تاثیر باقی ہے۔

کرامت (۱۹)

حکیم امام الدین نے بیان کیا کہ تین آدمی مجذوم میرے پاس علاج کے واسطے آئے۔ میں نے ان کو لاعلاج سمجھ کر کہا کہ کسی بزرگ کامل کے پاس جاؤ اور دعا کراؤ شاید خدا تعالیٰ فضل کر دیوے تم دوا سے اچھے نہیں ہو سکتے۔ وہ تینوں حضرت صاحب قبلہ قدس سرہ ساکن بیربل شریف کی خدمت میں جاتے رہے پروردگار نے حضرت کی برکت سے ہر سہ کو شفا بخشی۔ اے عزیز! صدہا لاعلاج بیماروں کو آپ کی دعا کی برکت سے اور آپ کی سلب امراض کی توجہ سے حق جل وعلا شانہٗ نے شفا عاجل اور صحت کامل عطا فرمائی۔ صدہا مردہ دل آپ کی توجہات گرامی سے زندہ ہوئے۔ آپ کی ذات مبارک الشیخ یحیی ویمیت کا اعلیٰ مصداق تھی۔

کرامت (۲۰)

آپ کے قریبی رشتہ داروں سے ایک شخص کو ایک مقدمہ پیش آیا۔ چونکہ قریبی رشتہ دار نہایت بے تکلفی کرتے ہیں اور جیسی کہ چاہیے آدمی کی وقعت ان کے دل میں نہیں ہوتی۔ حضرت قبلہ قدس سرہ کے حضور میں آیا اور کہا کہ آپ کا آج کل بڑا لحاظ ہے آپ بمقام

Marfat.com

صدرشاہ پور میرے ساتھ تشریف لے چلیں اور حکام کے اہل کاروں کو سفارش کریں۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر کبھی کسی کے پاس ایسے معاملات کے واسطے نہیں گیا۔ یہ کام فقیر کی عادت کے برخلاف ہے۔ اس میں فقیر معذور ہے۔ اس نے بہت اصرار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم فقیر کو اس امر کی تکلیف نہ دو ہم دعا کریں گے خدا تعالیٰ تم کو مقدمہ میں فتح نصیب کرے گا۔ اس نے کہا کہ فتح یابی کا پورا ذمہ اٹھاؤ بلکہ ذمہ داری کا ایک پرچہ لکھ دو تب یقین کروں گا اور تب آپ کا پیچھا چھوڑوں گا۔ آپ نے ایک پرچہ تحریر فرما دیا کہ خدا تعالیٰ تم کو اس مقدمہ میں فتح نصیب ہووے گا۔ بعدازاں اس نے مقدمہ کے واسطے کوئی حیلہ ظاہری نہ کیا آخر خدا تعالیٰ نے فتح نصیب کر دی اور مقدمہ اس کے حق میں ہوا۔

کرامت (۲۱) برادران حاجی فتح خان صاحب مقدمہ قتل میں گرفتار ہوئے۔ حاجی صاحب نے حضرت قبلہ روحی وقلبی فداہ کی خدمت بابرکت میں نہایت عجز و انکسار سے عرض کی کہ بڑی سخت مصیبت آگئی ہے بجز مہربانی حق جلشانہ اور سوائے امداد ذات عالی متعالی کے اور کوئی صورت خلاصی کی نظر نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالےٰ بالکل رہا ہو جائیں گے اور حق تعالیٰ اس مصیبت کو ہباءً منثوراً کر دے گا۔ ہر چند کہ وارث مقتول کی طرف سے کوشش بلیغ کی گئی اور روپیہ بیشمار وکلاء وغیرہ پر خرچ کیا گیا اور تین چار دفعہ مقدمہ مختلف حکام کے پاس اپیل در اپیل کر کر مرّۃ بعد آخری دائر کرایا گیا۔ اور اس طرف سے بالکل معمولی کوشش برائے نام عمل میں آئی مگر پھر بھی حق تعالیٰ نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی دعاء کی برکت سے ان کو کلی رہائی بخشی اور مقدمہ سے صاف بری ہو گئے۔ جس روز مقدمہ کی آخری تاریخ تھی اس روز حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا عالم دنیا سے انتقال ہو گیا اور ہنوز ملزمان کو کوئی حکم نہیں سنایا گیا تھا۔ گل محمد خان برادر فتح خان جو منجملہ ماخوذ شدگان تھا کہتا ہے میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ افسوس آج حضرت کا جنازہ پڑھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ آپ نے تو ہم کو قطعاً تسلی دی ہوئی تھی دیکھئے آج اپنا جنازہ بھی ہم سے پڑھاتے ہیں یا نہیں یہی اندیشہ دل میں تھا کہ فوراً حاکم نے بلایا اور بلاتے ہی حکم رہائی کا دے کر رخصت کر دیا حکم سنتے ہی فوراً سوار ہوئے اور نماز جنازہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔

مکاشفہ ۲۲:۔ قاضی عطا محمد صاحب ساکن نلی کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ روحی فداہ ارشاد فرماتے تھے کہ جب سویرے ہم حجرہ سے نکلتے ہیں تو سلطان الاشجار کے اوپر سے ایک جلوہ پڑتا ہے جس سے اس روز کے تمام شانی امور یعنے وہ صورت جو اس دن واقعہ ہونے والے ہوں تمام ہمکو معلوم ہو جاتے ہیں۔

مکاشفہ ۲۳:۔ آپ فرماتے تھے کہ مخلصوں اور مریدوں سے جس کی نماز قضا ہوئی ہو جب وہ

Marfat.com

فقیر کے پاس آوے تو فقیر کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے نماز قضا کی ہے۔ ایک دن خاکسار کے سامنے ایک خاص مرید کو خدمت میں حاضر ہوتے ہی فرمایا کہ آج تم نے فجر کی نماز نہیں پڑھی۔

مکاشفہ ۲۴:۔ جب کوئی شخص بداعتقاد رافضی یا وہابی حاضر خدمت ہوتا تو آپ اس کا چہرہ دیکھتے ہی معلوم کر لیتے کہ یہ وہابی یا رافضی ہے۔ اس کے چلے جانے کے بعد آپ فرما دیتے تھے کہ یہ رافضی تھا یا وہابی باوجودیکہ اس بارہ میں کوئی ذکر ہی نہ آتا تھا اور نہ ہی کسی طریق سے وہ اپنے عقاید ظاہر کرتا تھا حالانکہ فی الحقیقت وہ ویسا ہی ہوتا تھا۔

مکاشفہ ۲۵:۔ ایک دفعہ خاکسار راقم الحروف اور میرا چھوٹا بھائی فیض رسول مرحوم حالت لڑکپن میں بیمار ہو گئے مجھے سخت بیماری تھی اور چھوٹے بھائی کو معمولی بخار تھا۔ والد بزرگوار نے حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ آپ نے جواب میں یہ عبارت تحریر فرمائی۔ ''برخوردار عبدالرسول شفا خواہد یافت امابہ نسبت برخوردار ثانی تاحال تسلی کلی نیست۔'' والد بزرگوار یہ عبارت دیکھ کر نہایت متعجب ہوئے کیونکہ میں سخت بیمار تھا اور اس کو معمولی بخار تھا آخر مجھے شفا ہو گئی اور برادر مرحوم کی بیماری دن بدن بڑھتی گئی جس سے اس کا اس عالم فانی سے انتقال ہو گیا۔

مکاشفہ ۲۶:۔ حکیم فیض احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بمقام بکھر میں حضور کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک میاں صاحب آئے آپ اُن سے بے تکلفی فرماتے تھے انہوں نے آکر چند ظرافت آمیز باتیں آپ کو سُنائیں جس سے آپ دیر تک ہنستے رہے۔ اگرچہ آپ کا ہنسنا بھی تبسم ہوتا تھا اور اگر زیادہ ہوتا تو آپ منہ بند کر کے نہایت دھیمی آواز کے ساتھ ہنستے تھے مگر پھر بھی مجھے بسبب خفت عقل یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ ولی اللہ ہیں اور پھر اس قدر ہنس رہے ہیں۔ جب وہ میاں صاحب چلے گئے تو حضرت قبلہ نے والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب کو ایک کتاب دی اور فرمایا کہ اس کو دیکھو۔ اس میں ایک مسئلہ دیکھا گیا کہ اگر پیر کہیں جاوے تو اس کے ساتھ مرید راسخ الاعتقاد ہونا چاہیئے کیونکہ پیر سے بمقتضائے بشریت اگر کوئی ایسا فعل سرزد ہو جس کا صدور اضطراری ہو مثلاً پیر کو اگر ہنسی ہی آجاوے تو اس کا اعتقاد درست رہے بے اعتقادی کے خیالات اس کے دل میں پیدا نہ ہو جاویں۔ حکیم صاحب کہتے ہیں کہ آپ کی اس تقریر سے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ہمارے خطرات قلبی سے واقف ہیں میں اپنے اس خیال سے سخت نادم ہوا اور توبہ کی۔

مکاشفہ ۲۷:۔ اکثر مقربان بارگاہ عالی سے سُنا گیا کہ ہمیں اظہار حاجات کے لیے زبانی عرض کرنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی جس امر کے عرض کرنے کی ضرورت ہوتی اس کو خیال میں رکھ کر حضور میں بیٹھ جانے سے

Marfat.com

آپ اس کے جواب سے مطمئن فرما دیتے تھے۔

مکاشفہ ۲۸:۔ بوقت حلقہ جس شخص کے دل میں خیال دنیوی گذر جاتا بعد از حلقہ آپ اس کو کنایۃً سمجھا کر عموماً ایسے خیالات سے منع کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس وقت ذات پاک عز اسمہٗ کی طرف پوری یکسوئی ہونی چاہیئے۔ نزول فیضان الٰہی حضور دل پر موقوف ہے۔

مکاشفہ ۲۹:۔ حکیم فیض احمد صاحب نے بیان کیا کہ حضرت قبلہ کی حویلی کی عمارت شروع تھی ان ایام میں ایک دن بوقت حلقہ مجھے خیال آیا کہ کاش میں زور آور ہوتا اور حضرت کے کام میں بدنی امداد کرتا یا زردار ہوتا اور مالی خدمت سے اعانت کرتا تاکہ حضرت کی طبیعت مبارک خوش ہوتی اور آپ مجھ پر نظر عنایت مبذول فرماتے آپ نے بعد از ختم حلقہ یہ مصرع پڑھا ع۔ بزور و زر میسر نیست این کار۔ مطلب یہ تھا کہ یہاں اخلاص اور صدق عقیدت ضروری ہے زر اور زور کیساتھ یہ کام میسر نہیں ہوتا۔

مکاشفہ ۳۰:۔ والد ماجد بندہ مدظلہ نے ایک شخص اہل ثروت مسمی جوایا نمبردار کے واسطے جو بیمار تھا اس کی استدعا سے عریضہ مرسل خدمت اقدس کیا کہ اس کی شفایابی کے لیے تعویذات اور دعا فرمائی جاوے کیونکہ وہ ہمیشہ سال بسال حضور کی خدمت کرتا تھا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے تعویذات ارسال فرمائے اور جواب خط میں تحریر فرمایا کہ حسب التحریر تعویذ بھیجے گئے ہیں لیکن جوایا سات روز تک فوت ہو جائیگا آپ اکثر ایسے امورات ظاہر کرنے سے اجتناب فرماتے تھے اس لیے اس بات کو رمزاً کر کے تحریر فرمایا۔ والد ماجد مدظلہ نے رمز سمجھ کر یقین کر لیا کہ مسمی جوایا ہفتہ تک فوت ہو جائے گا۔ آخر اسی طرح ہوا اور جوایا ساتویں دن بقضاء الٰہی فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکاشفہ ۳۱ و کرامت موضع چاچڑ کے ایک مخلص کو زمین کا مقدمہ تھا حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ حق میری جانب ہے دعا فرمائیے کہ خدا تعالیٰ میرا حق ضائع نہ کرے۔ آپ نے دعاء خیر فرمائی حق سبحانہ تعالیٰ کی مہربانی سے مقدمہ اسی کے حق میں ہوا۔ فریق ثانی نے اپیل کی اور اپنے پیر کے پاس جو ان ایام میں اچھے اور کامل بزرگ مانے جاتے تھے دعا اور استمداد کے واسطے گئے۔ یہ بات سن کر اس کا ایک خیر خواہ حاضر خدمت حضرت قبلہ ہوا اور عرض کی کہ آپ کے فلاں مخلص کا مقدمہ آپ کی دعا سے فتح ہوا تھا لیکن فریق ثانی نے اپیل کی ہے اور فلاں بزرگ کے پاس دعا کے واسطے گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فضل کرے گا۔ چونکہ وہ شخص حضور کے روبرو بے باکانہ کلام کر لیتا تھا پھر عرض کی کہ کہیں اس بزرگ کی دعا آپ کی دعا سے غالب نہ ہو جائے۔ آپ نے جلالیت میں آ کر فرمایا کہ اگر تمام جہان کے اولیاء زور لگائیں تو بھی یہ مقدمہ برعکس نہیں ہو سکتا

چنانچہ ایسا ہی ہؤا کہ فریق ثانی کی اپیل غیر مسموع ہو کر خارج کی گئی۔

مکاشفہ ۳۲:۔ میاں فیض احمد صاحب نے بیان کیا کہ ایک روز آپ ایک جنازہ کے واسطے قبرستان تشریف لے گئے میں ساتھ تھا۔ مجھے خیال آیا کہ حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ میرے والد کی قبر پر جو نزدیک ہی تھی تشریف لا کر فاتحہ خوانی فرما کر اس کے لیے دعا مغفرت کریں۔ لیکن حضور کی ہیبت کے سبب سے عرض نہ کر سکا۔ آپ جب فارغ ہو گئے تو سیدھا میرے والد کی قبر کی طرف رخ کیا قبر کے نزدیک جا کر فرمایا کہ یہی تمہارے والد کی قبر ہے۔ میں نے حیران ہو کر عرض کیا کہ ہاں حضور یہی ہے۔ آپ نے کچھ دیر ٹھہر کر فاتحہ پڑھا پھر واپس تشریف لے چلے راستہ میں دوبارہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ آپ کسی طرح میرے والد کا حال ظاہر فرماتے تو اطمینان ہو جاتا لیکن اس بات کی عرض کرنے کی بھی مجھے جرأت نہ ہوئی۔ آپ نے اسی وقت فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے والد کو بخش دیا ہے۔ پھر مجھے یہ خلجان ہؤا کہ اگر آپ یہ بھی فرما دیتے کہ کس عمل سے خدا تعالیٰ نے ان کی مغفرت عطا فرمائی تو بہت اچھا تھا۔ میں خیال میں تھا کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے والد کو قرآن شریف کے ساتھ زیادہ محبت تھی ہمیشہ قرآن شریف لکھتا اور پڑھتا تھا اس واسطے خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا ہے۔ میاں فیض احمد کہتے ہیں کہ میں آپکی روشن ضمیری دیکھ کر نہایت متحیر ہؤا میں نے یقین کر لیا کہ اصحاب القلوب اسی طرح ہوتے ہیں۔

مکاشفہ ۳۳:۔ مولوی الٰہی بخش صاحب ساکن ڈھاک کے پاس صحیح بخاری شریف کا ایک قلمی نایاب حاشیہ تھا حضرت قبلہ قدس سرہ نے چند ایام مطالعہ کے واسطے طلب فرمایا مولوی صاحب مذکور نے بیان کیا کہ جب میں حسب ارشاد گرامی خدمت میں پیش کرنے کے واسطے لے چلا تو راستہ میں مجھے خیال آیا کہ کتاب نایاب اور بڑوں کی نشانی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت قبلہ عالم کو واپس کرنی یاد نہ رہے۔ جب میں حاضر خدمت ہؤا اور کتاب پیش کی تو حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب یہ کتاب تو نایاب اور تمہارے بڑوں کی نشانی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کو یاد نہ رہے اور آپ کو دل میں افسوس پیدا ہو جائے۔ آپ بوقت رخصت یاد کر کے ساتھ لیے جائیں۔ رخصت کے وقت آپ نے پھر اسی بات کا اعادہ فرمایا اور کتاب واپس کرنی چاہی۔ میں نے نادم ہو کر اپنی خطا سے توبہ کی اور کتاب حضور کو ہبہ کر دی۔

کرامت (۳۴) حضرت قبلہ قدس سرہ بتقریب شادی کتخدائی حضرت ملکوت منزلت صاحبزادہ والا تبار خواجہ دوست محمد صاحب مرحوم بمقام للہ شریف تشریف لے گئے۔ پیر مرشد برحق اعلےٰ حضرت للہی نے تمام خلفاء اور مخلصوں کے ذمہ کوئی نہ کوئی کام لگایا۔ حضرت مولانا

کو ارشاد فرمایا کہ آپ کے ذمہ کونسا کام کیا جائے۔ آپ نے عرض کی کہ جو حضور حکم دیں اسی کی امتثال کے لیے حاضر ہوں۔ اگر کوئی اور کام نہ ہو تو دعا کرتا رہوں گا۔ اعلیٰ حضرت نے بطور استہزاء فرمایا کہ صرف دعا کا کیا معنی ہے کوئی خاص دعا اپنے ذمہ کرو۔ حضرت مولانا نے عرض کی کہ جو آپ فرماویں اعلیحضرت نے فرمایا کہ چونکہ آج کل بارشیں کثرت سے ہو رہی ہیں اور اب بھی ابر کا ہجوم ہے جس سے بارش ہونے اور سامان و خیمہ وغیرہ میں نشست اور خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے آپ یہ دعا کریں کہ تا سر انجامی کار خیر اس جگہ بارش نہ ہووے اور یہ کام آپ کے ذمہ ہے آپ نے فرمایا کہ بہت اچھا۔ اور وہاں سے اٹھ کر ایک حجرے میں بیٹھ گئے۔ روایت کرنے والوں نے بیان کیا کہ کچھ دیر کے بعد بارش شروع ہونے لگی۔ اعلیٰ حضرت نے آدمی بھیجا کہ مولوی صاحب بیربل والوں کو خبر کرو۔ جب آدمی نے آکر کہا تو آپ حجرہ سے اُٹھ کر باہر نکلے اور آسمان کی طرف تیز نظر سے دیکھا بارش فوراً بند ہوگئی اور ابر پھیٹ گیا۔ جلد ہی آسمان ابر سے بالکل خالی ہو گیا۔ کار شادی باحسن الوجوہ سر انجام ہوا۔ بارش ایسی بند ہوئی کہ سال بھر پیچھے بھی ایک قطرہ آسمان سے زمین پر نہ گرا۔ للہ شریف کے لوگوں نے تنگ آکر اعلیحضرت کی خدمت میں دعا کے واسطے عرض کی۔ اعلیحضرت نے فرمایا کہ مولوی صاحب بیربل والا کے پاس جاؤ اور ان سے دعا کراؤ چنانچہ حسب فرمودہ عالی لوگ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کرائی۔ انہیں ایام میں بفضلہ تعالیٰ حسب دلخواہ بارش ہوئی۔

کرامت (۳۵)

ایک شاہ صاحب رسمی پیر ماہ رمضان شریف میں بمقام نلی تشریف لائے چونکہ شریعت کے پابند نہ تھے حقہ نوشی و شرابخوری علانیہ شروع کر دی۔ اکثر جہال ان کے مرید اور معتقد تھے۔ امورات مذکورہ میں ان کی پیروی کرنے لگے۔ جناب قاضی عطا محمد صاحب نے پہلے لوگوں کو رمضان مبارک کی بے حرمتی کرنے اور علانیہ حقہ نوشی وغیرہ سے سخت ممانعت کی ہوئی تھی۔ جاہل شریر برخلاف حکم شریعت رسمی پیر کی پیروی میں رمضان مبارک کی بے عزتی کے درپے ہوئے۔ قاضی صاحب موصوف نے حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت اقدس میں عریضہ لکھا حضور انور نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ شاہ صاحب اگر مخالف شریعت اند من بعد در نلی نخواہند آمد الحق یعلو ولا یعلی۔ ہو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شہیدا جس دن یہ مکتوب قاضی صاحب کو پہنچا اسی دن شاہ صاحب نلی سے چلے گئے اور ایک ایسی مصیبت میں گرفتار ہوئے کہ جس سے ان کی سخت ذلت ہوئی بلکہ چند ایام میں اسیر ہونے تک نوبت پہنچی پھر حضرت قبلہ کی زندگانی تک نلی میں نہ آئے۔

Marfat.com

کرامت (۳۶) جس شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ یا کسی آپ کے مخلص کے ساتھ مقابلہ کیا یا دل آزاری کا ارادہ کیا۔ جب اس کی کارروائی میں اصرار ہُوا تو بفضلہٖ تعالیٰ وہ آدمی بعید از وطن پھینکا گیا اس قسم کی بہت نظیریں خاکسار کو معلوم ہیں۔ مگر بخوف تطویل ان کی تفصیل کو زاویہ تعطیل میں چھوڑا گیا۔

مکاشفہ ۳۷:- مولوی محمد نور الدین صاحب مرحوم دہلوی جب آخری دفعہ زیارت فیض بشارت حضرت قبلہ کے واسطے بمقام پیر بل شریف حاضر ہوئے اور چند ایام فیض صحبت سے مشرف ہو کر رخصت کا ارادہ کیا تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہذا فراق بینی و بینک۔ اس وقت تو مولوی صاحب کو اس فقرہ کا ٹھیک معنی سمجھ میں نہ آیا مگر گھر جاتے ہی مرض الموت میں گرفتار ہوئے متعلقین نے جب علاج معالجہ کی تجویز کی تو ان کو کہا کہ اس دفعہ میرا علاج عبث اور بے سُود ہے کیونکہ حضرت قبلہ نے مجھے بوقت رخصت ایسا کلمہ ارشاد فرمایا ہے جس میں میری موت کا اشارہ تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ مولوی صاحب نے اسی مرض سے انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مکاشفہ ۳۸:- میاں اللہ جوایا صاحب مرحوم حویلی والا جو قادری طریقہ میں کامل بزرگ گذرے ہیں ان کو حضرت قبلۂ عالم بزرگوار سے شاگردی کا علاقہ تھا اور ہر سال استاد مرحوم کے مزار پر بروز عاشورہ حاضر ہوتے تھے پھر فاتحہ سے فارغ ہو کر حضرت قبلہ کی خدمت میں کچھ دیر بیٹھ کر رخصت ہو جاتے تھے۔ جب آخری دفعہ آئے تو حضرت قبلہ بوقت رخصت انکے ساتھ بطور تشییع شہر کے باہر تشریف لائے۔ بعد مراجعت ایک شخص نے عرض کی کہ آپ پہلے تو کبھی اس طرح ان کے ساتھ تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ آج برخلاف عادت ساتھ بیرون شہر تک تشریف لے جانے کا کیا باعث تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میاں صاحب کا آخری بار یہاں آنا تھا پھر یہاں نہ آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ میاں صاحب مرحوم اسی سال فوت ہو گئے۔

مکاشفہ و کرامت (۳۹) میاں غلام محمد صاحب ساکن شاہ پور کے ایک رشتہ دار نے حضرت قبلہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی تھی۔ وہ کسی اتفاق سے شہر ملتان کی طرف گیا۔ وہاں کسی صاحب استدراج سے ملا اور اس کی شعبدہ بازی اور ما فی الضمیر بیان کر دینے پر اس کا معتقد ہو گیا۔ انہی ایام میں میاں غلام محمد صاحب حضرت قبلہ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تمہارا کوئی رشتہ دار ملتان گیا ہُوا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ حضرت فلاں آدمی گیا ہُوا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ کسی بے دین کا معتقد ہو کر بے دین ہونے کو تیار

ہے میاں صاحب نے عرض کی کہ حضرت وہ تو آپ کا مرید ہے برائے خدا اس کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ اس کو راہِ راست پر لائے - آپ چپ ہو گئے - رات کے وقت اس شخص کی بی بی نے حضرت صاحب قبلہ کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تو بھی اپنے خاوند کو نہیں روکتی وہ بے دین ہو رہا ہے - اور اس شخص کو بھی ملتان میں ایسی کشش ہوئی کہ فوراً گھر چلا آیا - بی بی نے اس کو خواب سنائی اور میاں غلام محمد صاحب نے بھی حضرت کا ارشاد گوش گذار کیا - سخت نادم ہوا اور فوراً حضرت کے حضور میں حاضر ہو کر توبہ کی اور کلمہ توحید پڑھا -

مکاشفہ ۴۰ :- حافظ میاں فیض احمد ساکنہ بکھر نے جبکہ حضور انور بمقام بکھر رونق افروز تھے بذریعہ حضرت والد ماجد بندہ مدظلہ عرض کی کہ میرا جوان لڑکا فوت ہو گیا ہے اور میرا کوئی اور لڑکا نہیں دعا فرمائیے کہ حق تعالیٰ مجھے فرزند عطا فرمادے - آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرزند تو عطا کرے گا مگر موجودہ بی بی سے جو ان کی منکوحہ ہے نہیں ہو گا - حافظ مذکور نے چند ایام کے بعد دوسرا نکاح کیا - حسب فرمودہ حضرت صاحب قبلہ پروردگار جل شانہ نے اس کو دوسری بی بی سے فرزند عطا کیا -

اے عزیز، اس قسم کے مکاشفات اور کرامات جو حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی ذات بابرکات سے ظہور میں آئے بیشمار ہیں جن کا بالاستیعاب لکھنا دشوار بلکہ ناممکن ہے اس جگہ بغرض اختصار صرف چالیس پر اکتفا کیا گیا - بہت سے اہلِ محبت سے سنا گیا کہ حضور والا اکثر عرائض کا جواب قبل از اظہار صرف خیال کرنے سے ارشاد فرما دیتے تھے - بہت کم ایسے مرید اور واقف ہوں گے جنھوں نے حضرت قبلہ کے خوارق اور کرامات نہ دیکھے یا نہ سنے ہوں - سبحان اللہ آپ کی ذات اقدس خود کرامت ہی کرامت تھی ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیلت باید از وی رو متاب

میرے خیال میں ایسے امورات کا ذکر حضرت قبلہ قدس سرہ کی نسبت سراسر عیب ہے مگر چونکہ عوام کی نظر ایسی ہی باتوں پر ہوتی ہے اس لیے ان کے لحاظ سے بامید عفو دلیری کی گئی -

~~~ کثر ~~~

Marfat.com
~~~

حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی آخری مرض اور وفات کا بیان

ہمارے حضرت قبلہ روحی وقلبی فداہ کو حسب مقتضائے حدیث مبارک اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل ضرور کوئی نہ کوئی مرض لاحق رہتی تھی۔ اگرچہ آپ بسبب فرط صبر ظاہر نہ فرماتے تھے مگر قرائن سے حال معلوم ہوجاتا تھا۔ اخیر عمر مبارک میں حضور کو فالج کا مرض ہوگیا جس کا اثر سال بھر ایام وفات تک رہا۔ ابتداً مرض مذکور بڑی شدت سے شروع ہوئی۔ خدام نے اس حالت میں قیام مکان حویلی مبارک میں بسبب وسعت مکان تجویز کی۔ شدت مرض کا یہ حال تھا کہ اکثر غنودگی اور بے خودی طاری ہوجاتی تھی۔ تیسرے دن سبات کی کیفیت اس حد تک پہنچ گئی کہ دیکھنے والوں کو قرب وفات کا خیال پیدا ہوگیا۔ کسی وقت افاقہ ہوجاتا اور کسی وقت پھر غنودگی طاری ہوجاتی تھی۔ بوقت افاقہ فرمایا کہ ہم کو مسجد میں لے جاؤ۔ حسب ارشاد گرامی فوراً تعمیل کی گئی کچھ ساعت آرام فرماکر فرمایا کہ ہماری چارپائی اپنی نشستگاہ پر سلطان الاشجار کے نیچے لے جاؤ۔ اس وقت کا اضطراب اور قلق جو خدام کے دلوں میں جاگزیں ہوگیا تھا بیان نہیں ہوسکتا۔ ہر ایک کے رخسارے آنسوؤں سے تر تھے۔ مسجد مبارک میں آدمیوں کا اس قدر ہجوم ہوگیا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ خاکسار راقم الحروف نے اس اضطراب کی حالت میں چند اشعار بسرعت فہقری املا کیے اور حضور میں کھڑے ہوکر پڑھے اشعار یہ ہیں:

آپ کا سایہ ہے ہم پر سایۂ نور خدا
آپ کے صدقے ہمیں اللہ کا رستہ ملا
آفتاب علم دین روشن ہوا ہے آپ سے
آپ ہیں ابر کرامت آپ ہیں کان سخا
آپ کے فیضوں سے بحر و بر ہیں سارے فیضیاب
آپ سا کوئی نہیں ہے اس زمان میں دوسرا
صفحۂ عالم اندھیرا ہے سبھی جز آپ کے
ہے ہمیں دو نو جہاں میں آپ کا ہی آسرا
آپ سا منظور درگاہ خدا اب کون ہے
ایک اپنے صدقہ سے کرتے ہیں ہم یہ التجا
اے خدا ہم عاجزوں کی عاجزی منظور کر

آپ سے چمکا ہے ہم پر سورج فیض وہدیٰ
آپ نے جاری زباں میں نام رب پر کیں ہزار
آپ کے لطف و کرم سے غنچۂ رحمت کھلا
ضو شمس فیض حق ہے آپ کا سارا وجود
جن و انسانوں و ملائک ساکن ارض وسما
غمگسار بیکساں و عاجزاں ہو آپ ہی
روشنی سے آپ کی آفاق ہیں سب پر ضیا
آپ کی تکلیف سے جن و بشر نالاں ہیں
آپ ہی اپنے لئے فرمائیے اب تو دعا
سینکڑوں بیچارے بے پرتوں کے جز آپ کے
اے جناب قادر بخشندۂ جرم و خطا

آپ سے حاصل ہمیں ہوئی سعادت سربسر
دنیا میں باغ شریعت آپ سے ہی ہے ہرا
شہسوار عرصۂ فیض و طریقت آپ ہیں
آپ کی ہے ذات اطہر مایۂ صدق و صفا
جملہ عالم میں نہیں اب آپ کی کوئی نظیر
ڈوبی کشتی غریبوں کے ہو حضرت کہ خدا
باغ دین کا ہے نہیں مالی کوئی جز آپ کے
با الم ہیں سب ملائک ساکن عرش علا
اب اگرچہ فرستادہ خدا پر ہیں صبور
لاکھوں جیسے ہوں گے بے جان اے شفیع تقا
اے خدا جلدی ہمارے پیشوا پر کر کرم

Marfat.com

اس ہمارے بادشاہ کو بخش دے جلدی شفا
اے خدا اس پاک بندے کی عبادت کے طفیل
صدقۂ زہراء وہم شاہ شہید کربلا
تیری بھیجی پر حضرت گرچہ صابر اور شکور
ہم بغیر اس کے ہیں اندھے اور بہرے بے رہنما

اس ہمارے پاک آقا پر عنایت کر ابھی
صدقۂ سرور عالم پیشوا انبیاء
عافیت اور صحت عاجل اتار اب غیب سے
پر ہماری جانوں پر آئی ہے تکلیف و بلا
از طفیل پیر پیراں غوث اعظم دستگیر

تا قیامت رکھ ہمارے رہنما کا تو بقا
صدقۂ حضرت ابوبکر و عمر عثمان علیؓ
دور کر یہ مرض کلفت دفع کر رنج و عنا
یہ وسیلہ ہے ہمارا دین و دنیا کا عجیب
از طفیل شاہ بہاؤالدین بخاری اولیا

از طفیل شاہ مجدد الف ثانی نور حق
تیرے آقا پر کرم ہووے گا اے عبدالرسول

رکھ ہمارے بادشاہ کو عافیت سے دائما
ہو نہ مضطر بے قرار اب ختم کر یہ التجا

یہ اشعار فراق نامہ میں جو حضور کی وفات کے بعد چھپوایا گیا تھا چھپ چکے ہیں۔ خاکسار ایک ایک مصرعہ پڑھتا تھا اور حاضرین زار زار روتے تھے۔ خواص میں سے میاں محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس اور قاضی غلام محمدؐ صاحب ساکن شاہ پور اور جناب قاضی عطا محمدؐ صاحب ساکن نلی حاضر تھے۔ ان کی حالت خصوصیت کے ساتھ کچھ ایسی تھی جس کا بیان مشکل ہے حضرت صاحب قبلہ نے اشعار مذکورہ سن کر فرمایا کہ اب ہماری طبیعت کو آرام ہو گیا ہے کچھ خیرات کرو۔ حضرت صاحبزادگان سلمہم السبحان نے ایک گوسپند ذبح کرایا اور بہت سا غلہ غرباء اور مساکین میں تقسیم فرمایا۔ بعد ازاں طبیعت مبارک میں نمایاں تخفیف شروع ہو گئی۔ ارشاد فرمایا کہ یہ مکان تنگ ہے پھر ہمیں حویلی میں لے جاؤ۔ دوسرے دن یہ حالت سن کر بہت سے غلام اور خادم دور دراز سے عیادت کے لیے حاضر ہو گئے۔ ارشاد فرمایا کہ سب کو کہہ دو کہ حویلی کے بیرونی صفہ میں جمع ہو کر بیٹھیں۔ خاکسار کو حکم ہوا کہ پھر وہی اشعار مجمع میں کھڑے ہو کر پڑھے۔ بتعمیل ارشاد پڑھے گئے۔ اس حالت میں اکثر خدام آبدیدہ تھے۔ خاکسار پڑھ کر اندر خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ تمہارے شعر مقبول ہو گئے ہیں اور ہماری زندگی کے ایام کچھ بڑھائے گئے ہیں اس ارشاد کو سن کر جملہ حاضرین خورسند ہوئے۔ القصہ سال بھر اس مرض کا اثر بدن مبارک میں رہا جس سے آپ اچھی طرح چل پھر نہ سکتے تھے۔ اثنائے مرض مذکور میں میاں احمد بخش صاحب کو عموماً اور خصوصاً بروز جمعہ ارشاد فرماتے تھے کہ لوگوں کو کہو کہ پروردگار عز وجل کی جناب میں عاجزی کریں صدقہ اور خیرات کی کثرت کریں۔ خدا تعالیٰ کا سخت عذاب یعنی مرض طاعون شامت اعمال اشرار سے آنے والا ہے۔ ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت ضلع جالندھر وغیرہ میں طاعون سنا جاتا ہے پہلے دور دور بمبئی میں سنا جاتا تھا اب قریب آتا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم زندہ ہیں اس خطہ میں نہیں آئے گا۔

ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ آپ کی مرض لمبی ہو گئی دعا فرمایئے کہ خدا تعالیٰ آپ کو فضل کرے۔ فرمایا کہ فقیر نے ملک کی بلا کو اپنے سر پر لیا ہوا ہے جب فقیر کا انتقال ہو گیا پھر اس ملک کا حال دیکھ لینا۔ سبحان اللہ آپ کا فرمانا نہایت سچا تھا۔ جب سے آپ کا انتقال ہو گیا اس ملک میں بلیات کا دروازہ کھل گیا۔ آپ کے انتقال کے بعد تقریباً چار سال گذر گئے ہیں۔ طاعون اور امراض وبائی نے ایسے ایسے حملے کیے ہیں کہ ملک کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون۔ اثنائے مرض مذکور میں ایک دفعہ یہ غلام حاضر ہوا اور کتاب ربیع الابرار سے ایک حدیث اور اس کی ملحقہ عبارت پیش کی۔ وعنہ صلی اللہ علیہ وسلم داء الانبیاء الفالج واللقوۃ قال الجاحظ ومن المفالیج ادریس النبی علیہ السلام وممن فلج من الکبراء ابان بن عثمان حضرت قبلہ قدس سرہ حدیث مذکور دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا الحمد للہ کہ دریں امر مشابہت بہ بعض انبیاء حاصل شد۔ بعد ازاں جو مکاتیب خلفا اور خدام کی طرف تحریر فرمائے۔ ان میں اکثر یہی فقرہ تحریر فرمایا۔ اس مرض میں اگرچہ ایک پہلو بالکل بے حس و حرکت تھا مگر آپ نے کوئی نماز قضا نہ فرمائی۔ اکثر ایک آدمی ساتھ کر کے باجماعت ادا فرماتے تھے۔ ہر چند طبیب لوگ وضو سے منع کرتے تھے مگر آپ اکثر وضو ہی فرمایا کرتے تھے بدن مبارک پر اگر نجاست کا شک پڑ جاتا تو غسل فرما لیتے تھے۔ عبادات الٰہی میں طب کی پابندی ہرگز نہ کی۔ پہلے بھی بڑی بڑی مرضیں آپ کو ہوئیں وضو اور نماز بدستور صحت ادا فرماتے رہے۔ ایک دفعہ ایسی مرض ہوئی کہ چالیس چالیس اسہال روزانہ آجاتے تھے دیکھنے سے خیال پڑتا کہ اب جسم مبارک میں کچھ طاقت نہ رہی ہو گی لیکن جب نماز کا وقت آتا تو آپ اٹھ کر غسل کرتے اور نماز باجماعت ادا فرماتے تھے۔ یہ حالت دیکھ کر ناظرین پر حیرانی طاری ہو جاتی تھی۔ ایک دفعہ والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ حسب وظیفہ معمولہ خود حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ عرض کی کہ کتاب نزہۃ المجالس میں رجب شریف کا بڑا شان لکھا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر بزرگوں نے آرزو کی تھی کہ خدا تعالیٰ ہماری وفات اس مہینے مبارک میں کرے۔ حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ شاید ہماری وفات بھی اسی مہینے رجب میں ہو گی۔ جب رجب کا چاند مبارک دیکھا گیا تو آپ نے مسجد خانقاہ کی تکمیل کے واسطے محمد دین معمار کی طرف قادر آباد ضلع گجرات میں آدمی بھیجا۔ چونکہ معمار مذکور نے ہی کام مسجد کا شروع کیا تھا، آپ چاہتے تھے کہ تمام کام اسی کے ہاتھ سے ختم ہو۔ فرستادہ واپس آیا۔ اور محمد دین کی زبانی عرض کی کہ میں عرس معراج شریف پر آؤں گا۔ فرمایا افسوس ہماری زندگانی میں آجاتا اور مسجد شروع ہو جاتی تو اچھا تھا۔ اس ارشاد سے اشارہ یہ تھا کہ معراج شریف سے پہلے ہماری زندگانی ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ معراج شریف سے بارہ دن پہلے آپ کا انتقال ہو گیا۔ مفصل واقعہ

اس طرح ہے کہ رجب کی پانچویں چھٹی تاریخ کو آپ مرض اسہال میں مبتلا ہوئے۔ میاں غلام محمد صاحب ساکن شاہ پور نے بیان کیا کہ میں اپنے گھر بمقام شاہ پور نفل اشراق پڑھ کر بیٹھا تھا اچانک حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا آواز مبارک کانوں میں آیا۔ آپ زور سے فرماتے ہیں کہ جلدی آجا۔ پہلے بھی مجھے آپ اسی طرح بوقت ضرورت جاذب روحی سے بُلا لیا کرتے تھے۔ میں اسی وقت تیار ہو کر اسی دن خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بس اب ہر وقت ہمارے پاس حاضر رہنا پھر فرمایا کہ میاں جوایا غواص ساکن میگھہ (بیربل شریف کے قریب ایک قریہ ہے) کو بلاؤ۔ میاں جوایا مذکور کو آپ کے فیضان اور توجہاتِ خاصہ کی برکت سے کشف القبور میں اعلیٰ پایہ حاصل تھا۔ حسب ارشاد گرامی اس کو بلوایا گیا۔ جب حاضر ہوا فرمایا کہ ہمارے والد ماجد رحمۃ اللہ کی مزار مبارک پہ جا کر مراقبہ کرو اور عرض کرو کہ اب ہمارا دل اس جہانِ فانی سے برداشتہ اور سرد ہو گیا ہے دعا فرمائیے کہ ہم اس جہان سے رحلت کریں۔ میاں جوایا مذکور سنبھل چلا گیا اور واپس آ کر عرض کی کہ والد ماجد آپ کے فرماتے ہیں کہ آپ کے ایام حیات پورے ہو گئے ہیں آپ عنقریب فوت ہونے والے ہیں ہم سب لوگ آپ کی ملاقات کے آرزومند ہیں آپ بہت جلدی ہمارے پاس آجائیں گے۔ میاں عبدالرزاق ساکن جلیانہ نے بیان کیا کہ جس دن آپ کو آخری بیماری شروع ہوئی۔ اس دن مجھے بھی اپنے گھر میں حضرت کا آواز آیا فرماتے ہیں کہ جلدی آجا جب میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ اب ہر وقت ہمارے پاس حاضر رہنا۔ پہلے بھی کبھی کبھی میری طبیعت خوش کرنے کے واسطے کوئی نہ کوئی بات بطور مزاح زبان مبارک پہ لاتے تھے اس وقت بھی فرمایا کہ اگر بی بی کی محبت غالب ہو تو اس کو بھی یہاں منگا لینا۔ پھر فرمایا کہ عرب شریف میں اکثر شہر ایسے ہیں جن کے سر پہ حرف میم ہے مثلاً مکہ۔ مدینہ۔ مسقط وغیرہ۔ ان میں سے ایک موصل بھی ہے اس کو خوب یاد رکھنا اور ہمارے پاس حاضر رہنا۔ مجھے کوتاہ اندیشی سے سمجھ نہ آئی کہ اس لفظ سے آپ اپنے انتقال اور وصالِ الٰہی کا اشارہ فرما رہے ہیں پیچھے یہ نکتہ سمجھ میں آیا جس وقت میاں اللہ جوایا نے اپنا مراقبہ سُنایا۔ اس وقت آپ نے لوگوں کے ساتھ کلام کرنی چھوڑ دی اور آنکھیں بند کر دیں انقطاع کلّی از خلق اور تبتل الی اللہ اختیار فرمایا۔ والد بزرگوار بندہ جناب مولوی قمر الدین صاحب ہمیشہ اور ہر ہفتہ بروز یکشنبہ حاضر خدمتِ اقدس ہوتے تھے اور دن بھر خدمت میں گذار کر بوقت عصر رخصت حاصل کر کے واپس آتے تھے حسب معمول خود ان ایام میں بھی حاضر ہوئے تمام دن خدمت میں حاضر رہے۔ عصر کے وقت رخصت چاہی آپ نے رخصت نہ فرمایا ہر چند عرض کی کہ کل پھر ملازمت سے رخصت حاصل کر کے حاضر ہو جاؤں گا مگر آپ نے رخصت نہ دی۔ یہی خیال شریف تھا کہ ہمارے آخری ایام میں اہلیں حاضر رہنا چاہیئے۔ والد بزرگوار

Marfat.com

نے افسروں کے پاس رخصت کی عرضی بھیج دی اور یوم وفات شریف تک حاضر خدمت اقدس رہے۔ ہر وقت حضور کے پاس بیٹھ کر قصیدہ بردہ اور قصیدہ محمدیہ پڑھتے رہتے تھے جس سے حضور کی طبیعت نہایت محظوظ ہوتی تھی۔ ایک دفعہ آپ کی طبیعت مبارک متوجہ دیکھ کر عرض کی کہ آپ مجھ پر راضی ہیں یا نہیں ارشاد فرمایا کہ نہایت راضی ہیں خدا تعالیٰ تم پر راضی ہو۔ پھر عرض کی کہ ہر سہ حضرات صاحبزادگان سلمہم السبحان کو اجازت عطا فرمائی جائے فرمایا کہ فقیر کی طرف سے اجازت ہے مقامات باطنی اکثر ان کے عبور ہو چکے ہیں پھر عرض کی کہ میرے اور میاں محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس کے مقامات بھی قریب الاختتام ہیں فرمایا کہ تم کو بھی توجہ کرنے اور بیعت کرنے کی اجازت ہے حضرت قبلہ روحی فداہ کا سکوت جو صرف بسبب انقطاع کلی از خلق تھا دیکھ کر لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ غشی یا سبات کی حالت میں ہیں مگر یہ وہم سراسر غلط تھا۔ وفات سے دو دن پہلے بوقت شب مستورات کی طرف سے عیادت کے لیے التجا کی گئی مردمان کو بٹھایا گیا اور مستورات حاضر ہوئیں۔ حضرت صاحبزادہ کی زبانی معلوم ہوا کہ مائی صاحبہ نے عرض کی کہ آپ کو کچھ آرام ہے فرمایا کہ کچھ آرام ہے۔ پھر عرض کی کہ آپ لوگوں کے ساتھ کلام نہیں فرماتے کیا بیہوشی تو نہیں۔ فرمایا بیہوشی تو کوئی نہیں اب لوگوں کے ساتھ بولنے کے واسطے جی نہیں چاہتا۔ مرض آپ کی دن بدن ترقی پکڑتی گئی اگرچہ پہلے بھی آپ بسبب فرط توکل علاج معالجہ کو چنداں پسند نہ فرماتے تھے چنانچہ مضمون مکتوب پنجم سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ حیلہ ظاہری کیا جاتا تھا اس دفعہ حضرت مولوی محمد اللہ جو بابا صاحب مرحوم خلیفہ اعلےٰ حضرت للّٰہی اور ان کے فرزند ارجمند حکیم مولوی نور الحق صاحب کو بلوا کر علاج کرایا گیا مگر کوئی صورت فائدہ کی نظر نہ آئی۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مرض آخری معلوم ہوتی ہے اس دفعہ فائدہ محسوس ہونا دشوار ہے ؎

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود — آں دوا در نفع خود گمراہ شود

حق سبحانہ وتعالےٰ نے چونکہ آپ کو شہادت باطنی جو عبارت فنا فی اللہ ہونے سے پہلے عطا فرمائی ہوئی تھی اور اب شہادت ظاہری عطا کرنی تھی اس لیے آخر میں مرض اسہال لاحق فرمائی۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "المبطون شہید" القصہ بتاریخ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۲۱ھ مقدس بوقت شب قمر ایسا منخسف ہوا کہ تمام سیاہ ہو گیا۔ پھر دن کو بروز چہار شنبہ قریب غروب آفتاب یعنی غروب ہونے سے پہلے اس شمس شریعت و طریقت و حقیقت کے روح مبارک کا نور اس جہان فانی سے مخفی ہو کر واصل بارگاہ قدس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ساتھ ہی آفتاب ظاہری مخفی ہو گیا۔ میاں فتح محمد گلکو جو ہمیشہ آپ کو مٹھیاں بھرتا تھا بیان کرتا ہے کہ میں اس وقت بھی آپ کو مٹھیاں بھر رہا تھا حضور کے قلب سے بڑے زور سے اسم ذات

Marfat.com

یعنی اللہ اللہ کا آواز سنائی دیتا تھا۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت صاحبزادہ سراج الدین صاحب سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف اس روز کوہ سکیسر ہیں بمقام کھٹوائی حلقہ خدام میں بیٹھے تھے۔ غروب آفتاب سے پہلے فرمایا کہ اس وقت کسی بڑے کامل ولی اللہ کے انتقال کا وقت ہے انوار اور برکات نازل ہو رہے ہیں خدام نے عرض کی کہ وہ کون سے بزرگ ہیں فرمایا عنقریب تم کو معلوم ہو جائیں گے۔ جب حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی وفات کی خبر مشہور ہوئی تو فرمایا کہ ہم نے انہی کی نسبت کہا تھا۔ اے عزیز اُس روز کی کیفیت کیا بیان کی جائے رنج و حزن اور غم و الم کا اندھیرا عالم پر چھا گیا۔ نوع انسان تک ہی اس مصیبت کا اثر محدود نہ تھا حیوانات غیر ذوی العقول میں بھی محسوس ہو رہا تھا۔ خدام اور احباب کی جمعیت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اکثر پر بے خودی طاری ہو گئی ؎ آنزماں گفت آسماں بہر زمیں گر قیامت را ندیدستی ببیں

وفات حسرت آیات حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خبر فوراً دُور دُور تک پہنچ گئی صدہا لوگ زیارت اور جنازہ کے لیے دوڑے۔ بوقت سحر خلفائے خاص و خدام قدیمی میاں غلام محمد صاحب ساکن شاہ پور و میاں محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس و والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب نے غسل دیا۔ صبح کے وقت مخلوقات کا اس قدر ہجوم ہوا کہ مشکل سے زیارت نصیب ہوتی تھی۔ ہندو مسلمان عورتیں بچے جوق جوق آتے اور زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ ہر ایک کی آنکھوں سے آنسوؤں کے پرنالے جاری تھے۔ ہر قوم کے لوگوں نے اس روز کاروبار بند کر دیئے۔ بوقت صبح جنازہ مبارک شہر سے خانقاہ شریف کے پاس لایا گیا۔ اس جگہ بھی کثرت زیارت کنندگان کی آمد رفت سے ظہر تک نماز جنازہ کی تاخیر ہوئی۔ پہلے ارادہ کیا گیا کہ مزار اقدس حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے والد بزرگوار کی خانقاہ میں بنایا جاوے مگر میاں شاہ عالم صاحب کو حضرت کے والد بزرگوار نے عالم رویا میں فرمایا تھا کہ ان کو ہماری خانقاہ سے علیحدہ دفن کرنا کیونکہ ان کے مرید اور خادم بہت ہیں ان کو زیارت اور فاتحہ خوانی کے واسطے فراخ جگہ ہونی چاہیئے خانقاہ میں جگہ تنگ ہے۔ غرضکہ خانقاہ اور مسجد (جس کو حضرت قبلہ نے ایام حیات میں تعمیر کروایا تھا) کے جنوب کی طرف بتحریک بعض اہل سعادت ایک عورت نے اپنی قیمتی مزروعہ زمین مزار مبارک بنانے کے واسطے بخش دی۔ خدا تعالیٰ اس کو جنت نصیب کرے حضرت صاحبزادگان و خدام کے اتفاق سے اسی جگہ مزار بنائی گئی۔ بعد از نماز ظہر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ امام جنازہ حضرت منبع البرکت صاحبزادہ صاحب والا مناقب حضرت عبدالرسول صاحب سجادہ نشین للہ شریف ہوئے۔ اطراف و اکناف کے اکثر علماء و فضلاء و صلحاء و رؤسا شریک جنازہ تھے۔ جنازہ مبارک پر مردمان کی پندرہ صفیں تھیں ہر صف میں تقریباً تین سو کے قریب آدمی تھے۔ جنازہ پڑھانے کے بعد بھی کثرت سے لوگ آئے، جو عدم شمولیت سے کف افسوس ملتے رہے۔ بعد از نماز جنازہ سب لوگ زیارت کے واسطے دوڑے۔ اکثر کے

Marfat.com

علماء اُمڑ گئے۔ نہایت مشکل سے زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت کا چہرہ مبارک ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ خواب استراحت میں ہیں ہرگز کوئی اثر موت کی نمودار نہ تھا۔ جب ہجوم زائران کم ہُوا تو آپکو مرقد انور میں رکھا گیا۔ قبل از تدفین خاکسار راقم الحروف نے مرقد منورہ کے پاس کھڑے ہو کر چند اشعار بطور مرثیہ جو اسی روز حالتِ غم و الم میں لطف لیے لکھے پڑھے۔ اشعار یہ ہیں سے

مرحبا اے کشتیٔ ایماں کے نوح — مرحبا اے ذاتِ اطہر پُر فتوح
آفریں اے فیض بخش عاجزاں — آفریں اے نور بخش سالکاں
واہ تیری ذاتِ اقدس نور نور — تھا سراسر فیض کا جس سے ظہور
تھا غلام اک تیرے در کا آفتاب — تیرے چہرہ سے خجل تھا ماہتاب
یہ نہ منہ سے میرے ہی نکلا ندا — آسماں سے بھی یہی آئی صدا

مثنوی

خدایا یہ دن کیا تو نے دکھایا — ہمیں دنیا میں بے دین بنایا
ہمارے پیر کو ہم سے چھپایا — ہمیں مسکین و عاجز کر بٹھایا
جگر اب پارہ پارہ ہیں ہمارے — خوشی کے مٹ گئے سامان سارے
ہُوا عالم ہمیں اب قید خانہ — نہایت تنگ ہے ہم پر زمانہ
ہمارے یہ حواس اب باختہ ہیں — غموں کے تیز خنجر آختہ ہیں
ہمارا اُٹھ گیا ہے تاج سر کا — چراغ اب گُل ہُوا رحمت کے گھر کا
ہمارا اب چلا دنیا سے والی — لو اجڑا باغ چلتا ہے یہ مالی
زمین و آسمانوں پر پڑا شور — ہوئے خادم ہمارے زندہ در گور
فلک پر بے ضیا اب مہر و مہ ہے — جہاں کا صفحہ اند صیر و سیہ ہے
ہُوا قائم قیامت کا نمونہ — مصائب آگئے ہیں گونہ گونہ
سنے گا اب ہماری کون فریاد — کریگا کون ہم کو غم سے آزاد
ہماری کس سے ہوگی دستگیری — کسے ہووے گی یہ روشن ضمیری
ہووے گا کون ایسا کامل اکمل — ہووے گا کون فاضل ایسا افضل
غریبوں کی پناہ بھوکوں کا والی! — یتیموں کا مربی شاہِ عالی!

Marfat.com

جہاں کی مشکلیں حل کرنے والا — دلوں کو نورِ دیں سے بھرنے والا
ہدایت کا چراغ اور چاند دیں کا — مکرّم اہلِ افلاک و زمیں کا
پیارا رب کا پیغمبر کا نائب — ہماری آنکھوں سے ہوتا ہے غائب
تیرا تھا آسرا ہم کو جہاں میں — تیرے دم کا بھروسہ جسم و جاں میں
کہیں کس سے کریں کیا تجھ سوا اب — اندھیرا ہے جہان میں تجھ سوا اب
چھپاتے ہو یہ ہم سے چہرہ نوری — خدا کے آگے ہوتے ہو حضوری
نہ لائق تھا یہ منہ ہم سے چھپانا — اکیلا ہم کو روتے چھوڑ جانا
ہوونگے آپ تو جنت میں قائم — تیرے چہرہ کو ہم ترسیں گے دائم
ہمیں حضرت نہ مطلق بھول جانا — کریں جب آپ جنت میں ٹھکانا
ہماری بھی کبھی امداد کرنا، — ہمارا بھی کبھی دل شاد کرنا
وہ مسند آپ سے ہووے گی خالی — جہاں تھا آپ کا دربار عالی
مکاں اب آپ سے خالی ہیں سارے — جلیں گے دیکھ ان کو دل ہمارے
جہاں کو آپ کا قرآں سکھانا — حدیث اور فقہ کے نکتے بتانا
خدا کی راہ پر ہے کرنا ارشاد — علومِ حق کی قائم کرنی بنیاد
مریدوں کو توجہ میں بٹھانا — مقدس فیض روحانی پہنچانا
غریبوں کے حوائج پورے کرنا — توکل ذاتِ حق پر پورا دھرنا
نہ ہونگے ڈھونڈیں گر ہم سارے آفاق — کسی میں آپ جیسے سارے اخلاق
سخاوت عام چشمہ فیض جاری — منور آپ سے نوری و ناری
تمہارے خُلق پر دنیا تھی شیدا — نہ ہوگا آپ جیسا کوئی پیدا
تمہارے چہرے کو اب ترسیں گے ہم — رفیقِ دل ہُوا ہے درد اور غم
تمہارا چہرہ نوری رشکِ خورشید — حشر میں دیکھیں گے شاید ہے امید
بیاں کیا کیا کروں میں وصف تیری — تو شاہنشاہ کیا توفیق میری

ہوئی تنگ عافیت اہلِ جہاں کی
ہوئی ترحیل جب قطبِ زماں کی

یہ اشعار فراقنامہ میں چھپ چکے ہیں۔ خاکسار ایک ایک مصرعہ پڑھتا تھا اور لوگ زار زار روتے

Marfat.com

تھے بڑی دیر کے بعد غوغا فغاں کا شور کم ہوتا اور دوسرے مصرع کی نوبت آتی تھی۔ جب اشعار ختم ہوئے تو گوہر وجود باوجود درج مرقد میں پوشیدہ کیا گیا۔ واقعات جو احباب نے وفات کے پہلے اور پیچھے دیکھے بہت ہیں۔ وفات کے چند ایام پہلے ایک سخت آندھی چلی جس سے ہماری مسجد کا ایک منار اور حضرت قبلہ کے چاہ کی مسجد یعنی زینت المساجد کے متصل محل شریف کا ایک منار گر گیا۔ وفات کے بعد ان کے گرنے کی حکمت معلوم ہوئی کہ ہمارے قبلہ و کعبہ دین اسلام کے رکن اعظم کے روپوش ہونے کا اشارہ تھا۔ میاں شاہ عالم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ جہاں اب مزار مطلع الانوار ہے اس جگہ ایک محل ہے حضرت قبلہ تشریف لائے اور اس محل میں داخل ہوئے پھر نہیں نکلے۔ آپ کی خاص سواری کی گھوڑی وفات سے چند ایام پہلے مرگئی۔ وفات کے بعد سلطان الاشجار جس کے نیچے ہمیشہ آپ مسند آرائی فرماتے تھے اور جو آپ کی مسجد اور مسند کا ایک نشان عظیم تھا سوکھنا شروع ہو گیا چنانچہ اب بالکل خشک ہو گیا ہے۔ لوگ یہ کرامت دیکھ کر نہایت حیران ہیں اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات کے غم کا اثر حیوانات میں ہی محدود نہیں رہا بلکہ نباتات میں بھی سرایت کر گیا۔ آپ نے بعد از وفات عالم رویا میں بہت سے اہل محبت کو اپنے درجات عالیہ سے فائز ہونے کی بشارت فرمائی۔ جو کتابیں لوگوں نے عاریۃً لی ہوئی تھیں اور حضرت صاحبزادہ صاحبان کو معلوم نہ تھیں ان کے پتے دیئے کہ فلاں کتاب فلاں آدمی کے پاس ہے ارباب حاجت مزار مبارک پر حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ان کی حاجات روا ہو جاتی ہیں اہل حال توجہات خاصہ اور اقتباس انوار سے مشرف ہوتے ہیں۔ چند کس بار کی طرف سے آئے اور حضرت صاحبزادہ صاحب ادام اللہ فیوضہ کے ساتھ بیعت کی۔ رات کو مزار مطلع الانوار پر جا کر مراقب ہوئے لطائف ان کے جاری ہو گئے۔ اب حسب صوابدید حضرت صاحبزادگان و بعض محبان برائے حصول مشابہت مزار مقدس حضرت سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار مطہر حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی و مزار مبارک حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ و دیگر اولیاء کبار مزار پر انوار حضرت قبلہ قدس سرہٗ پر ایک نفیس روضہ یعنی قبہ تیار کرایا گیا ہے۔ الحمد للہ کہ نہایت خوشنمائی اور پختگی عمارت کے ساتھ سرانجام ہوا۔ آپ کی وفات پر علما و فضلا زمان نے عجیب و غریب تاریخیں کہیں اور مرثیے منظم کیے چند ان میں سے ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

قصیدہ عربی و مرثیہ

از فاضل اجل عالم اکمل مولوی محمد عالم صاحب آگھوی مولوی فاضل و منشی فاضل معہ عبارت عنوان

الرثاء فی وفات القدوۃ المقام والحبر الہمام صاحب الشریعۃ والطریقۃ عارف باللہ ذو المعرفۃ والحقیقۃ مولانا و فخرنا ذی الجاہ والعلیٰ مولانا محمد غلام مرتضیٰ ثواہ رب السموات العلیٰ فی جنۃ العلیا بمنصبہ الاعلیٰ من طبع کسیر ورائی غث حسیر محمد عالم الراگھوی عفا اللہ عنہ

قصیدۃ بائیۃ من الطویل وزنہ فعولن مفاعیلن مرتین و العروض الضرب کلاہما مقبوض والقافیۃ متدارک ۱۲

ایا موت قد فوست قدی فمد نف — وادرمت اجفانی فبالدم تذرف
وجسم خلتنی قلباً و نزفتنی و ما — من البین ماء العین یجری و ینزف
تسود وجہ الدہر و ابیض مقلتی — فاخفی طبیباتی دواہی تکشف
ہلاک ملوک الارض ہمک لا بہا — وحتف امیر للرعیۃ اعنف
حمام ہمام عالم متبحر — جسیم لطلاب الیم معنف
وفاۃ فقیر عارف لمعارف — مصابہا من طالبیہ تعرف
رحیل امام حافظ محدث — نقیصۃ دین اللہ واللہ اعرف
ولکن رحیل الشیخ شیخ المشائخ — رحیل لاہل الدہر خطف مقصف
رحیل لاوصاف الکمال التی بہا — لافضل کمال والعلی توصف
ملیک ملوک الارض قدام رحلہ — سجود سجود لالہ منہ اشرف
مملک املاک لہا من مکارم — ید بر فی امرہا یتصرف
فقیر امیر کان منہ الفضائل — علیہ لہا منہا علیہا تعرف
تبحر فی علم فحل عقودہ — وعقد فی حل فلا یتکشف
علت فی اعالی الکون اعلام علمہ — ودک لہ طبل العلم و دفف
نری باکیا ما فی العوالم کلہا — سماء وارض والنجوم و نغتنف
فسی قدد والناس للادب قبلۃ — فالآن من قصم الظہور تقصف

امام الوری للخلق هاد الی الهدیٰ — ونادٍ الی رشد الی الحق یهتف
محدث دهر فائق فی زمانه — فحاوی احادیث فحادٍ ومدف
هو الفخر الاقطاب غوث لغوثهم — بدیل لابدال لعقد ملفلف
منازل فعقد کلها مبدء له — فلا منتهی ندریه منها و نعرف
مطیع لامر اللہ متبع له — منیب الیه راجع متعفف
رضی رضاء المرتضیٰ وغلامه — وراصد امر المصطفیٰ متشوف
فکیف لنا صبر من الجزع والبکا — وقد حلّ خطب بالظلوع لیقصف
تقوس قد الفلک من سهم خطبه — فذاک لسهم القدر غرض مهدف
فصار سحاب یمطر الغم من علٰے — وتخرق قزعات ذکالعهن تندف
وظل جبال الارض تبکی عیونها — فلیس لها نطق به الحمد یوصف
بلابل روض صارخات بلا بلاً — فبلبالها للروض سعر مخفف
خصوصاً لنا اهل المفاقر فقده — لفقد عظیم همه لا یخفف
تغیب عنا وجهه الایمن الذی — بزخرفته من کل حوراء اهیف
ایمان فردوس فمخدومکم انی — لدیکم فطیبوا حوله فتطوفوا
ففر حکم حزن لنا حزننا لکم — نشاط فزیدوا فیه فرحاً والفوا
علیکم سلام اللہ مادام عرشه — ومادام ماء العین لا یتخفف

وقیل اذا ماحل فی حضرة العلیٰ
لک الجنة الفردوس آلک تعرف
۲۱ ۱۳ ۱ھ

ایضاً از زبدۃ الفضلاء مولوی شیخ عبداللہ صاحب ساکن چک عمر قاضی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

ایها المخمور فی دار الغرور — هبّ عن نوم اتی ریح البکور
اصبح الاصحاب عنا راحلین — جاءت الاعراب فینا بالسحور
افتتح مبنا البهم واعتبر — وانتزهم بالقبول وبالدبور

ا ے تاریخ ... ۱۳۵۶

قف فنتبکیهم علے اطلالهم ہل تری فیها بعین من فطور
کم شموس فی سماء صباحة اذ بها تحت الکسوف من الصخور
کم ضغبین فی التکبر والعلی ثم یهلا اخر بالوجه الخرور
کم ہکین فی التجبر والطغی من تعلّل عنتر باللہ الغرور
کم کحیل بالجنادل والحصی فی حبال فی رمال فی دغور
کم بخیل جامع حتی اتی موته کالصقر فی دقل الطیور
اجدل الاحبال یأتی بغتته ما نجت منہ البزاۃ ولا النسور
لیست الدنیا بدار اقامته بل مقام الارتحال او العبور
کن بها ضیفاً غریباً راحلاً عدّ نفسک بل من اصحاب القبور
واستمع قولاً ثقیلاً انه جاء نعی الفاضل الہادی الجبور
مات مولانا علام المرتضٰی فی غروب الشمس فی خسف البدور
یوم معراج النبیؐ من رجب قدد فی حتی تنحی من ستور
نقشبندی امین بارع کان حنفیاً حنیفاً من شرور
خادماً للقوم مشتغلاً بهم خاضعاً ما کان مختالاً فخور
کان ماموناً امیناً واتقاً لا یحب اللہ خوّاناً کفور
خاشعاً متصدعاً من خشیته تاجراً بتجارۃ ہی لن تبور
لامعاً نور الهدی من وجهه نوّر الرحمان تربتہٗ بنور
کان بشّاشاً بوجہ باسم ضاحکاً متبسماً بادی الثغور
عاش محموداً ومحسوداً به مات مسعوداً وصبّاراً شکور
عند طلاب العلوم بهجته نعم فی الدنیا وفی العقبی جبور
کان یصلح عند دعوی الخاصمین کان یعدل فی القضاء ولا یجور
مشبع الاضیاف من حسن القری صاحب الاوصاف من خیر الامور
اجزہ عنا جزاءً کاملاً واسقہ یا رب من کاس الطهور
لا تطع قول الوشاۃ فانهم ما نجا منهم خبیث والطهور
حاسدوا الاشراف اکثر عادۃ لیس للاجلاف من واش نفور

زمین سخت ۱۲
گروه ۱۲

لے جمع ضغین بمعنی سخت ۱۲

قل فموتوا حاسدیہ بغیظہم | ان قدر الحقد یوماً لا یقور
ایھا الحساد کونوا خاسئین | ما برحتم بالثبور و بالثبور
برد اللہ لمضجع صاحبہ | قلت تاریخاً مزیلاً للسرور
۱۳۴۲
واجعل اللّٰھم من فی خلفہ | سالماً حیاً الی یوم النشور
لم یرث للارض الّا صالح | قال ربی قد کتبنا فی الزبور
قد بدت تسوید فی وقت الغروب | واختتام النظم فی وقت السحور
لیس عندی شمعۃ و زجاجۃ | بل لضوء البدر احررت السطور
قد نظمت النظم فی شھر الصیام | ان ھذا الشھر من خیر الشھور
صلّ یاربی علی خیر الوری | ثم بارک ثم سلم بالکرور
بلغ الاصحاب والآل الکرام | تصلیات و افیات کالبحور

ما تبسمت الزھور من الصبا
ما ترنمت العنادل بالزھور جمع زہرہ بمعنی شگوفہ گل ۱۲

ایضاً از مولف کتاب خاکسار عبدالرسول عفی عنہ ساکن بکھر با ضلع شاہ پور

الا یا عین بکی کالغمام | واجری الدم منک علی الدوام
علی اھل البریۃ ناب خطب | واقبلت المصائب بالزحام
قد ابیضت عیون الناس حزناً | مزجن دماً بعبرات سجام
وسود وجہ دھر فرط غم | یری فیھا ظلام فی ظلام
لقد فقد الوری شیخاً وحیداً | فریداً کاملاً ذا الاحترام
ھو الشیخ المکرم ذو کمال | تقی صالح عذب الکلام
ولی احمدی قطب وقت | فقیہ عالم ذو الاحتشام
غلام المرتضیٰ فیاض خلق | امام الناس مخدوم الانام
منیب اللہ ذو خلق عظیم | وعند اللہ مرفوع المقام

Marfat.com

لوصل الله قد امسی رحیلاً ... من الدنیا الی دار السلام
لفرقتہ صدور الناس شقت ... و فزع فی الخواص و فی العوام
لبستم لوعۃ فی کل قلب ... و فی احشاء نانار ترامی
بحسرات وھم والرزایا ... اصابتنا السہام علی السہام
لقد کان الہمام بلا عدیل ... مفیض العلمین من الکرام
بری الصدق عن ازراء النقص ... بعید العصم عن عیب الملام
تبحر فی علوم الدین طراً ... و احیاھا عقیب الانعدام
و درس فی سبیل اللہ ابداً ... اتاہ الناس من عرب و شام
توکل دائما فی کل امر ... علی رب البریۃ ذی انتقام
الی سبل الرشاد دعی البرایا ... ھدی للناس فی العمر التمام
منقلب نلبسنا بجزیہ خیراً ... عن الخدام اصحاب العزام
یبارک فی بنیہ الہ خلق ... و خلدھم الی یوم القیام
رمانی الدھر بالارزاء اذ ما ... نعی ناع الی ھذا الغلام
ابا تاو بجنات نعیم ... ابا من نام فی اھلی المنام
وجودک کان مفخر اھل کون ... و کان لنا ملاذاً فی المرام
و انک کنت مولانا مغیثاً ... و کنت لنا محل الاعتصام
جزاک اللہ فی الدارین خیراً ... سقی مثواک معبود الانام

توفی فی جنۃ عال نعیم ۱۳۲۱ھ
یقول العبد تذکرۃ لعام

ایضاً منہ

قد تنحی نحو دار العدن من دار الفنا ... سید الفضلاء مولانا غلام مرتضی
عالم شیخ کریم قلت عام وفاتہ ۱۳۲۱ھ ... باکیاً فزعاً حزیناً بالکآبۃ والاسی

Marfat.com

ایضاً منہ قطعہ فارسی

چہ می بینم کہ در اغیار و احباب　　روان گردید از دیدہ خوناب
بچرخ نیلگوں از رنج و حسرت　　لباس ماتمی پوشیدہ مہتاب
دل اہلِ جہان بے صبر و مضطر　　چو کشتیہائے افتادہ بگرداب
شدہ ماتم کدہ امروز عالم　　نشانِ فرح و راحت گشت نایاب
بلائے بر سر عالم بیامد　　کہ شد مدہوش و حیراں اہلِ الباب
سزد گر چرخ و انجم خوں بگریند　　رواں از گریہ شان گردد سیلاب
بشد علق نفیس از دست عالم　　گرامی گوہر تابندہ کمیاب
ازیں دنیائے فانی رو بپوشید　　جناب قبلہ دیں قطب اقطاب
غلام مرتضیٰ نورِ الٰہی　　بزہد و علم و عرفان فخرِ پنجاب
زہے بحرِ سخا ابرِ کرامت　　ز بارانِ فیوضش خلق سیراب
مفیض الناس ذو خلق عظیم　　منیب اللہ منعم العبد اوّاب
بہ ارشاد و بہ تعلیمش در آفاق　　چمن ہائے افادت بود شاداب
نہ امکان بروں حد صفاتش　　گرامی پایہ کردش رب ارباب
برفت از دارِ فانی شد سوئے فردوس　　غلامانش ز ہجرش گشتہ بیتاب
برفت از حزن و از رنج و مصیبت　　شکیبائی ز قلب شیخ و ہم شاب

ز سوز دل بگفت عبد تاریخ
عبد الرسول ۱۲
لہ شد از ما نہان شمس جہان تاب
۱۳۲۱ھ

ایضاً منہ قطعہ فارسی

وائے حسرت کہ نور تاباں رفت　　قطب اقطاب و شاہِ شاہاں رفت
مرشدِ خلق قبلۂ عالم　　مفخر اہلِ دین و ایمان رفت
ساکن بیربل ولی اللہ　　منبع فیض و جود و احسان رفت

از غلامئ مرتضیٰ ممتاز   بے مثل بے عدیل دوراں رفت
بعلوم و فنون متبحر   راز دانِ حدیث و قرآں رفت
تابع شرع احمدی حنفی   حامئ فقہ و قول نعماں رفت
عاشق ذات حق فنا فی اللہ   عزت افزائی نقشبنداں رفت
شبلئ وقت و سرّئ دوراں   مطلع نور فیض سبحاں رفت
مشفق عاجزاں و مسکیناں   جائے فریاد دردمنداں رفت
سرورِ سالکانِ راہِ خدا   مہبط فضل و لطف رحماں رفت
خادماں را گذاشت درزاری   خود بدولت بباغ رضواں رفت
اہلِ عالم بفرقتش نالاں   او بفرحت بفضل یزداں رفت
چارشنبہ بہ پانزدہ ز رجب   از تن پاک طاہرش جاں رفت
چہ بگویم چگونہ بود آں وقت   رنج بر ہند و مسلماں رفت
حادثہ سخت بر جہاں آمد   سخت تر صدمہ بر محباں رفت
گشت زیں صدمہ پارہ پارہ جگر   نعمت حق ز اہل حرماں رفت
گرچہ زندہ است پیرِ ما لیکن   جسم پاکش ز دیدہ پنہاں رفت
ازپے خواندن جنازہ شریف   خلق بسیار دیدہ گریاں رفت
ہم برائے زیارت آخر   مرد و زن طفل سینہ بریاں رفت
صبر باید نمودن اے یاراں   زانکہ در خلد و روح و ریحاں رفت

گفت عبدالرسول سالِ وصال
والئ مجدِ [٢١] علم و [١٣] عرفان رفت

~~~~~~

ایضاً منہ قطعہ فارسی مختصر

پئے [۱] وصل خدا از دار فانی   سفر چوں کرد مولانائے امجد
زغیب از بہر تاریخ وصالش   ندا آمد [٢١] چراغ [١٣] دین احمد

۱؎ یہ قطعہ روضہ شریف کے جنوبی دیوار کے مشرق کی طرف تحریر کیا گیا ہے۔
~~~~~~

ایضاً منہ بزبان فارسی جسکے ہر مصرعہ سے تاریخ برآمد ہے

خواجۂ عالم جناب مصدرِ حلم وکمال ۱۳۲۱ھ	صاحب فیض و دوام ہم اہلِ لطف لایزال ۱۳۲۱ھ
مخزن سرِ الٰہی منبع علم و ھدیٰ ۱۳۲۱ھ	مطلع نور حقیقت معدنِ مجد و فا ۱۳۲۱ھ
رفت از دنیائے فانی جانب دار العدن ۱۳۲۱ھ	گشتہ پنہاں از محبان عالم و اسعد زمن ۱۳۲۱ھ
وائے حسرت صدمۂ جانکاہ با عالم رسید ۱۳۲۱ھ	زیں مصیبت در جہاں رنج عیاں آمد پدید ۱۳۲۱ھ

ایضاً منہ مادہ عربی

یخشی اللہ من عبادہ العلما
۱۳۲۱ھ

ایضاً منہ مادہ عربی

انہ فاز من فوز العظیم
۱۳۲۱ھ

~~~ ❁ ~~~

ایضاً از والد مؤلف مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ ساکن بکھربار

چوں ولیِّ ایزدی قطب زماں	فاضل اکمل ملاذ عاجزاں
صاحب جود و سخا و ہم کرم	منبع الاحسان و الفیض الاتم
الذی یجلو بطلعتہ الدجےٰ	اسمہ السامی غلام مرتضےٰ
شد بسوئے عالمِ برزخ رواں	در پناہ حضرتِ حق شادماں
گشت از ہجران او جانہا حزیں	بالخصوص ایں زمرہ مسترشدین
کیف لا قد کان قطبِ زمانہ	بل جنید الوقت فی آدانہ
سری سقطی اگر خوانم رواست	گر مجدد گویمش ایں ہم بجاست

سال تاریخش بقمر الدین چناں
گفت ہاتف داغ بریاں داد آں
۱۳۲۱ھ

Marfat.com
~~~

ایضاً منہ

غلام مرتضےٰ آں پیرِ کامل ‏ ‏ سفر چوں کرد سینہ چاک گشتم
بخاک مرقدش چوں در گذشتم ‏ ‏ چہ نامی تربتِ اطہر بگفتم ۱۳۲۱ھ

آخری شعر روضہ شریف کے جنوبی دیوار کے مغرب کی طرف تحریر کیا گیا ہے اور یہ سب تاریخیں فرقان میں اور نیز جہلم میں چھپ کر شائع ہوئی تھیں

ایضاً از عالم عامل فاضل کامل مولوی محمد ابراہیم صاحب ساکن سیتھل ضلع گجرات

کرد اجابت در ندائے ارجعی با سر و چشم ‏ ‏ اعنی آنحضرت غلام مرتضےٰ منظورِ حق
چار دہم از ماہ رجب بد بغروب آفتاب ‏ ‏ در مقابر بیر بل پس پردہ شد آں نورِ حق
شہرِ دیں از جہل و بدعتہا خراب افتادہ بود ‏ ‏ از وجودش کرد آبادانش خوش معمورِ حق
زہد حضرت در لباس منعماں بد خوشنما
زاں شدہ تاریخ فوتش "زاہد منظورِ حق" ۱۳۲۱ھ

ایضاً از مولوی محمد سلام اللہ صاحب ساکن چک عمر ضلع گجرات

آہ صد افسوس برایں چرخ گردان بے وفا ‏ ‏ شمع نورانیٔ ما را کرد بے نور و ضیاء
ہائے ہائے آں جنید وقت و شبلی زماں ‏ ‏ رخت خود بربست از دنیا سوئے دار البقاء
نقشبندی قطب عالم فیض بخش سالکاں ‏ ‏ ناقصاں را پیر کامل کاملاں را مقتدے
منبع کشف و کرامت کان فیض لم یزل ‏ ‏ معدنِ جود و مروّت چشمۂ آب بقاء
ہر دو چشمش باز در عرفان چو لفظ ھاء ہو ‏ ‏ سر نشین اولیاء چوں نقطۂ بر والضحےٰ
ہر کہ آمد بر در او زار و عاجز ناتواں ‏ ‏ مشکلاتش گشت حل ہم در اماں شد از بلا
از برائے فیضیابی کامگاران جہاں ‏ ‏ بر در او ایستادہ چوں غلام پاک رائے
ایں چنیں فردی نزاید مادر گیتی سے کہے ‏ ‏ عالم و عامل فقیہ بے مثل ہم اولیاء
ہر کسے بشنید چوں ایں انتقالِ پُر ملال ‏ ‏ رشتۂ جانش گسست و گشت در آہ و بکا

Marfat.com

مردمان بیدل بلکہ ہمہ اہل زمین — ارغوانی اشک می ریزند در صبح و مساء
خاندانِ نقشبندی از وفات آنجناب — چوں تن بے روح گشتہ یا چو شمع بے ضیاء
پانزدہ از مہ رجب بد روز روشن شد غروب — آفتاب دین و ایماں ماہتابِ اصفیاء
از پئے تعمیل امر مولوی احمد سعید — جانشین حضرتِ اقدس غلام مرتضےٰ
جست تاریخ وصالش شائق اندوہ ناک — از دل و جاں خادم اولاد حضرت مصطفےٰ
از سر افسوس ناگہ در وفات آنحضور — "رفت کامل نقشبندی پاکباز" آمد ندا ١٣٢١ھ
اے خداوند زمین و آسماں از فضل خویش — ابرِ رحمت بر مزارش ریز تا روزِ جزا
یا الٰہی خاندانش را ازیں رنج و محن — اعط صبراً کاملاً و انصب من خیر العطا

آل و اولادش ہمہ پس ماندگان را بر دوام
ساز ایمن از مصائب و ز ہمہ رنج و بلاء

اس تاریخ کا آٹھواں بیت روضہ شریف کے مشرقی دروازہ کے اوپر بیرونی طرف تحریر کیا گیا ہے ۔

ایضاً از زبدۃ العلماء عمدۃ الاذکیاء مولوی غلام محمد صاحب چشتی ساکن للہ شریف اتالیق صاحبزادگان سیال شریف

٧

الٰہی اندریں حیں ایں چہ حال است — کہ بینم جملہ عالم پر ملال است
زہر سو نالہ و زاری بر آید — کہ ہوشش مستمع را مے رباید
زمین و آسماں نوحہ کنانند — ز دیدہ اشکہائے خوں فشانند
شدہ جن و بشر آشفتہ حالاں — ملائک بر سما با درد نالاں
زگیتی عیش و عشرت رخت بستہ — ہمہ عالم بکنج غم نشستہ
زدہ مہ حلقہ در ماتم گذاری — شدہ رخ زرد خور از بیقراری
فلک زیں بارِ غم خم پشت گردید — ز چشم نجم خونِ ناب بچکید
سر سنبل پریشاں از جنوں شد — تن لالہ سراپا غرق خوں شد
نہاں شد غنچہ در کنج نواری — فتادہ سبزہ اندر خاکخواری

شد آسائش زگیتی گم ازیں رو — شده کوکو زناں قمری بہر سوء
بعالم ایں ہمہ آثار غمہا — ہجوم آہ و افواج المہا
ز دردِ فرقت شیخ عظام است — ز ہجر حضرت عالی مقام است
کہ ذاتش منشاء فیض و ھدیٰ بود — بر اطراف جہاں ظلِ خدا بود
چہ سیف قاطع اعداء دین بود — خصوصاً فرقۂ نجدیہ مردود
ز علم ظاہرش صد کردہ تحصیل — ھزاراں از سلوکش یافت تکمیل
جبینش مطلع نور الٰہی — رسیدش فیض از مہ تابماہی
عدیم المثل کان جود و الطاف — جمالش شد عیاں از قاف تاقاف
سہیل نو باوج ہند تاباں — جہاں زو گشت بود رنگ یاباں
ستون دین و شمع اہل ایماں — ملاذ عاجزاں شاہ کریماں
جناب نائب غوث معظم — جنید وقت غوث قیوم عالم
جنابِ مرشد اہلِ طریقت — جناب سند اصحاب حقیقت
جناب شارب اقداح وحدت — جناب ساقئے کاس محبت
چو ایں دار فنا را کرد پدرود — برو شور قیامت گشت
بشد زیں حادثہ دلسوز جانکاہ — ہمہ آفاق پُر از نالہ و آہ
چو شعرا ایں خبر ناگہ شنیدند — باخراج تواریخش دویدند

غلامی را ندا از ہاتف ایں شد
کہ " او جلوہ کن خلد بریں شد "
۱۳۲۱ھ

ایضاً قطعہ مختصر از مولوی محمد عالم صاحب

حضرت غلام مرتضیٰ از نقشبنداں چوں ہما
پرواز کرد ازیں سرا در پانزدہ ماہ رجب
شد منخسف ماہ فلک بیروں شد آب از مزدلک
تاریخ او گفتہ ملک گو "قلب عالم مضطرب"
۱۳۲۱ھ

Marfat.com

ایضاً از قدوۃ العلماء فخر الشعراء مولوی سلطان محمود صاحب متخلص بہ نامی ساکن بندیال ضلع میانوالی

چو غلام مرتضیٰ کہ بحضرات نقشبند　　ختم الولایت آمد با مرتضیٰ رسید
پرسیدم از سروش ز تاریخ ماہ وسال　　کہ یکے ز ہند نور بنور خدا رسید
گفتا سروش دوش بگوشم کہ "اے فسوس　　در پانزدہ بماہ رجب برعلا رسید"
پرسیدم از نامی من "با دریغ و حیف　　نامی بگفت دوش ز غیبم ندا رسید
سالک دیار ہند ولیؑ ز اولیاء" ۱۳۲۱ھ　　"از منزل فنا بمقام بقا رسید" ۱۳۲۱ھ
پرسید سال نامی از بکرمی کہ چیست　　گفتا بگو کہ "خضر بحیواں بوا رسید" ۱۹۶۰ب
ہم عیسوی بگفت بنامی کہ سوئے ہند　　"عین الحیات بود چو دی درخفا رسید" ۱۹۰۱ء

~~~~ ❖ ~~~~

ایضاً از مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم ساکن ڈھنی کلاں ضلع گجرات

صد افسوس از رحلت مولوی　　غلام علی مرتضیٰ معنوی
بوقتیکہ بربست رخت سفر　　بملک بقا آں شہ ذوالقدر
ز اوصاف او گر شمار آدرم　　نہ ممکن دگر لک ہزار آدرم
بعلم ادب گوئی دولت ربود　　ولی بر نہ اھلان صولت نمود
بہ تعلیم ظاہر نہ چوں او کسے　　بہ کرداز خسی مردماں را شہی
بہ تلقین تو بہ چو پرداختی　　بیکدم نہ سنگ آدمی ساختنی
بہ ظاہر نیابت ز نعمانش بود　　بہ باطن خلافت ز رحمانش بود
اگر قطب ارشاد گویم روا است　　اگر غوث آفاق آں ہم بجا است
نہ چوں او کسے در سخا و کرم　　بآزادگی ہمچو حاتم صنم
ز سال وصالش شدم راز جو　　دریں جستجو بس شدم سو بسو
در آمد بگوشش الم ایں بیاں　　"شد از خاکیاں عین افلاکیاں" ۱۳۲۱ھ
ز پائے محمدؐ کمال آمدش　　دریں سال عین ارتحال آمدش

Marfat.com
~~~~

ایضاً قطعہ اردو از مؤلف کتاب خاکسار عبدالرسول عفی عنہ ساکن بکھر ضلع شاہ پور

پیر کامل قبلہ عالم غلام مرتضےٰ — افتخار دین و ملت پیشوائے اولیا
جبکہ اس دنیائے فانی سے سفر کرنے لگے — اہلِ دنیا میں بپا شورِ قیامت ہو گیا
لُٹ گئے ہم سے بہا دی ہمارا چھین کر — لے اجل اس ظلم سے اب تُو نے حاصل کیا کیا
ہاں زیارت کا مگر مُردوں کو ہوگا اشتیاق — اس لیے ہی ہم سے اس نعمت کو تو نے لے لیا
جب دکھائی نعش اقدس صبر لوگوں کے اٹھے — ہر کسی نے اُس گھڑی حسرت سے جامِ غم پیا
کیا کہوں عالم تہ و بالا ہوا اس وقت میں — عالمِ بالا نے بھی رونے کا آوازہ دیا

جب ہوئے روپوش ہاتف نے پئے تاریخ فوت
"اب گئے فردوس میں" باعزت و شان کہہ دیا
١٣٢١ھ

ایضاً از مہر محمد صاحب ساکن باندرہ متصل شہر بمبئی

یک بیک بدلے ہیں میرے کیوں خیال — کس کے غم میں ہیں یہ سب رنج و ملال
کس کے غم میں آج ہیں گریاں تمام — کس کی رحلت نے کیا سب کو نڈھال
کس کے غم میں ہیں سبھی پژمردہ دل — ماہی بے آب ہے اب سب کا حال
ہاں چھپے ہیں خلق سے مخدومِ خلق — شہ غلام مرتضےٰ نیکو خصال
تھے جو عالیجاہ عالی خاندان — اور عالی نسب تھے صاحبِ کمال
زہد کے ان کا کروں میں کیا بیاں — متقی تھے اور عابد باکمال
تھے وہ علم و فضل میں بحر العلوم — مظہرِ ذات خدائے لایزال
خُلق کا ان کے کروں میں کیا بیان — تھے پسندیدہ سبھی اُن کے خصال
کر گئے اس دار فانی سے قضا — ہو گیا اللہ سے ان کا وصال
آفتاب علم بس ڈوبا ہے — کر گیا جب ایسا عالم انتقال
ہو گئے افسوس وہ ہم سے جُدا — اِک زمانہ تک رہے گا یہ ملال
کر غریقِ رحمت ان کو اے خدا — بخشدے اسے کبریائے ذوالجلال

غم کی کب تک میں لکھوں اب داستاں　　کچھ کروں اب فکر تاریخ وصال

الغرض ہاتف نے مسکیں سے کہا
"منتقی عالم کا ہائے انتقال"
۱۳۲۱ھ

ایضاً از مولوی ظہور الدین اکمل سکنہ گوبلیکے ضلع گجرات

ملک عدم کی سیر کو جاتے ہیں پیر جی　　جو کچھ نہ دیکھا ہو وہ دکھاتے ہیں پیر جی
کیا اتنی جلدی پڑ گئی ٹھہرو ابھی جناب　　کیوں خادموں سے اپنے ہوا ایسا اجتناب
ہادی وہی ہے راہ ہدایت دکھاوے جو　　دنیا و دیں دونو کی نسبت سکھائے جو
رہبانیت کے سارے طریقے مٹائے جو　　دنیا پرست ہونے سے سب کو بچائے جو
اور جو نکالیں دیں میں راہیں نئی نئی　　جس کا ثبوت شرع میں ملتا نہیں کوئی
اس کو خطاب مرشد حق کا نہ دیں گے ہم　　اور بس چلے تو نام بھی اس کا نہ لیں گے ہم
اچھے تھے آپ عالم و فاضل فقیر تھے　　اور اپنے خاندان میں اک بے نظیر تھے
عرصہ سے سن رہا تھا کہ بیمار ہیں حضور　　اور اس جہاں میں جانے کو تیار ہیں حضور
فالج کے گو علاج ہزاروں کیے گئے　　پر حیف ہے کہ داغ مریدوں کو دے گئے

اکمل نے جب ذرا سی طبیعت میں فکر کی
تاریخ فوت "آہ غم مرگ ہے" کہی
۱۳۲۱ھ

ایضاً اشعار پنجابی از مولوی نور حسین صاحب ساکن جہان آباد ضلع شاہ پور

اول حمد ستار غفار تائیں وارث ملک دا اکل مختار سائیں　　دت صلوٰۃ سلام تمام ہوون او پر نبیاں دے سردار سائیں
اس تھیں بعد تاریخ مخدوم آکھاں جیہڑا جگ سالار ا خدمتگار سائیں　　وچ فیض دے بحر عمیق آہا کیتس کو جدا بھار نیار سائیں
عالم فاضل کی علماں سارایاں دا جیہڑے خادم ناں لکھ ہزار سائیں　　علم ظاہر باطن تعلیم کیتے عالم فاضل ناں باجھ شمار سائیں
سوہنے قول تے چال تے گال سچی ہو با علم و اکرم بازار سائیں　　ہر بلدے وچ مقام سوہنے شمس وانگ ضیا انوار سائیں
کامل ولی غلام مرتضےٰ نامی خلق ویکھ تھیں کارگذار سائیں　　جیہڑے بہشت بہشت ولی سارے جانے خلق نے جگ سنسار سائیں

ہو یا شمس نورانی حجاب اندر نور من تقدیر جبار سائیں　پئی وچ جہان دے رات کالی والی رب ستار غفار سائیں
نصف رجب نے سن تیرا سو اکی گئے وچ جنت گلزار سائیں
کولوں درد فراق دے خادم سارے غم دے نال ہوئے لاچار سائیں

علاوہ ازیں اور بہت سی بیماری کے وقت دعائیہ نظمیں اور بعد از وفات کے فراقیہ اشعار اور پُردرد مرثیے جن کو سن کر دل شق ہو جاتا ہے شعرائے نامدار اور عاشقانِ جاں نثار نے فارسی اردو پنجابی میں نظم کیے جو متفرق طور پر لوگوں کے پاس ہیں مگر اس کتاب میں سب کا لکھنا موجب طوالت سمجھ کر اسی پر اکتفا کیا گیا۔ تکمیل روضہ شریف کی بھی چند تاریخیں لکھی گئیں۔ ایک ان میں سے جو شمالی دروازہ کے اوپر میرے والد بزرگوار نے نظم فرما کر تحریر کرائی درج کی جاتی ہے وھو ھذا ؎

بنا گردید بر مرقد منوّر　مثمّن روضہ در دیر مسدس
بہ قمر الدین سروش از بہر تاریخ　بگفتا روضۂ عالی مقدس
١٣٢٦ھ

حضرت قبلہ رُوحی فداہ کی اولاد امجاد کا بیان

ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے تین صاحبزادے ہیں۔ حق سبحانہٗ ان کی عمر اور صلاح و فلاح میں برکت کرے اور مخلوق کو ان کے فیوضات آبائی سے بہرہ ور فرمائے۔ صاحبزادہ اکبر حضرت فاضل اجل عالم اکمل زبدۃ الواصلین قدوۃ السالکین البازل الباذل الفاضل الفاصل البحر المتبحر الحبر الخبیر الخبیر الفارع لاعلام العلوم البارع فی المنطوق والمفہوم شہسوار میدان تجرید و تفرید رائض مضمار توحید و تمجید ہادی گم گشتگان وادیٔ ضلالت رہنمائے سالکان شریعت و طریقت موصل الی المطلوب ہادیانِ معرفت و حقیقت ساقی تشنگان جام رشاد مئے وحدت جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حافظ الحدیث والقرآن المجید حضرت مخدومنا و مکرمنا و ماوانا و ملجانا مولانا احمد سعید مد اللہ تعالیٰ ظلال اجلالہ بفضلہ المزید ہیں۔ آپ ١٢٧٦ھ میں پیدا ہوئے۔ حضور انور حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں جب ولادت باسعادت کی خبر پہنچی تو ارشاد فرمایا کہ لڑکے کا نام احمد سعید مقرر کیا گیا ہے۔ اور تاریخ ولادت اس مصرعہ سے برآمد ہوگی ؎

مولوی فیض زمن احمد سعید

اتفاقاً مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی حاضرِ خدمت اقدس تھے انہوں نے فی البدیہہ دوسرا مصرعہ ساتھ لگا دیا ہے گفت مولانا بتاریخ ولید مولوی فیض زمن احمد سعید۔

مولانا موصوف کو سن صبا ہی میں حضرت قبلہ نے قرآن کریم حفظ کرا کر تمام علوم مروجہ کا عبور کرایا اور پھر ساتھ ہی شغل تدریس علوم میں مشغول کر دیا۔ مولانا نے کئی دفعہ بموجودگی حضرت قبلہ تمام درسی کتابیں طالب علموں کو پڑھائیں۔ اکثر اوقات میں حضرت قبلہ کی نیابت حاصل کی۔ تکمیل علم ظاہری کے بعد تحصیل سلوک باطنی میں پوری سرگرمی رکھی۔ حضرت قبلہ کے بعد سجادہ نشین ہیں معمولات والد ماجد قبلہ ادا فرماتے ہیں۔ ارشاد کا دروازہ ویسے ہی کھولا ہوا ہے آپ کی مہر کا سجع (غلام مرتضےٰ احمد سعید است) ہے حق سبحانہٗ تعالیٰ فیض رسانی مخلوق کے واسطے آپکے وجود باجود دائم سلامت باکرامت رکھے۔ اور حال ہی میں حضرت مولانا ممدوح کے فضائل اور سچے حالات درج کر کے مولوی محمد عالم (مولوی فاضل و منشی فاضل صاحب) نے ایک فارسی قصیدہ مدحیہ لکھا ہے وہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

قصیدۂ فارسی مدحیہ معروضہ

بآستان فیض بنیان حضور فیض گنجور لامع النور موفور السرور جناب معلی القاب مسند نشین ولایت معرفت زیب افزائے اورنگ حقیقت و محمدیت جناب مولانا و مخدومنا و بالفضل اولانا نائب برحق حضرت حافظ احمد سعید صاحب جعل اللہ ایام فیوضہ ممتدہ و نفع الناس بافاداتہ معتدہ

(از طبع وسخ طبع سخ رنجور محمد عالم عفی عنہ)

منبع انوار رحمت مصدر جود و سخا — معدن عز و فخر مستجمع شرف و علا
آنکہ آمد نوبہار بوستان معرفت — موسم فصل بہار فضل و انعام و ولے
باعث تجدید فقر و اہل عرفان را ہے — جائز قصبات سبقت فائز از من تا الے
شہسوار عرصۂ اسرار وحدت در وجود — یکہ تاز و فارس میدان کثرت در فنا
مطلع انظار اسلاف بزرگان نقشبند — مہبط انوار پیران رہبر خلق خدا
مفخر جاہ و جلالت آنکہ نازد پیش او — در غلامی عظمت و شوکت[1] کہ دارد بر ملا

[1] ای کہ ہر کہ ظاہری عظمت و شوکت میدارد و ادرا نیز از انا نیز بدین سست کہ بیکے از غلامانش شدہ و بلک مدام در آمد۔

Marfat.com

گفت پیر عرخ باز آمد تصوف را شباب　　　پیر ما بر مسند اسلاف چون بنهاد پا

منتظر بودند اہل علم کے یارب نصیب　　　نائبے کامل چو مولانا غلام مرتضےٰ

گفت مولانا بتاریخ ولید " آنکہ کہ شد　　　مولوی فیض زمن احمد سعید" آمدنا

شد" غلام مرتضےٰ احمد سعید ہست" اسم او　　　خود نگینش سرنگوں باشد چو بام مرتضیٰ

آنکہ زیبد بر سرش تاج غلامی در برش[1]　　　خلعتے شاہی ست و آمد ہر کسے را بادشا

کوتہ اندیش آنکہ داند فیض او را تا زمان　　　یا کہ بیند رفعتش را آسمانہا منتہے

یا کہ شنود از کسے چند از کراماتش فقط　　　یا ببوید رائحہ فضلش بگوید انتہا

نے نے آں آن ست کو را فیض آمد بیشمار　　　حیرتش[2] گیرد اگر فہمد کسے زاہل نہے

بحر فیضش را ست فیض بحر دنیا قطرۂ　　　بلکہ قطرہ قطرۂ بل قطرۂ از قطرہ ہا

نیز فیضش را نباشد تا زمانش انحصار　　　چون[3] بلا قید ست جاری پس ہمانا دائما

رفعت او کم نباشد از بہار فیض[4] او　　　بلکہ این را جزو و مدست او نیا بد ہر دو را

پیش عالی رفعتش گو سر فرازد آسمان　　　آسمان گردندۂ افتد درین تحت الثریٰ

فلک اطلس باشدش تحت الثریٰ در نسبتش　　　خود[5] شود تحت الثریٰ چون فلک اطلس سرنما

آنکہ پروردہ ست زیر دست[6] یہ رفع الکہ　　　عالی از طبقات دنیا فوق باشد از سما

نے فقط پروردۂ[7] اسم صفاتی رافع ست　　　ہم زہر اسمے ز رفع کردہ حاصل بے ریا

مظہر کامل شدہ و ز ہر یک از اسم صفات　　　طینتش بگرفتہ خلقے خلق را شد رہنما

بہرۂ ذاتش گشت عنوان علم و علم و عقل و عمل　　　شفقت و رحمت تواضع ہم نوازش اتقا

ہیبت و جاہ جلالت کرم و رفعت موہبت　　　عظمت و جبروت و استغناء با صدق و صفا

---

[1] اے حضرت ممدوح چون در غلامی مولانا غلام مرتضیٰ فیاض سر دیناز داز درگاہ ایزد تعالیٰ سلطنت باطنی عنایت شد کہ ہر کس از رعایائے او ست۔

[2] از

[3] چونکہ فیض بمعنی جاری شدن ست مطلقاً در وے خصوصیت زمانی نیست و از فضل ایزد تعالیٰ چون از ازل امر جاری میگشت پس قیاس بیباید کہ اجرائے او از

[4]

زمیؔ گفتار و قلت در کلام و سادگی
زانکہ ظاہر کردن اسرار نے باشد روا

بر تو انصاف ست کان متخلق آمد با صفات
کے شود در رفعتش پایان وگر شد نا سپلے

بشنو از من در کراماتش کہ بے پایاں بود
نے محاط اندر عدد نے حاویش عقل رسا

چوں سبب آمد کرامت را فیوض و رفعتش
نیست آنہا را نہایت پس مسبب را کجا

حاضر آمد استجابت بر درش لبیک گو
چوں با دنے التفاتے گفت آمین در دعا

بودنش از مستجاب الدعوتاں فضلش یکے است
کو ہویدا کردہ پیشینیانش در خفا

ظاہرش پیراستہ با علم و فضل و عمل و عقل
باطنش آراست دل بر داشتن از ما سوئے

منزلت افزود چوں اوطے منازل فقر کرد
رفت از ناسوت در ملکوت تا بگرفت جا

زاں با دنے التفاتے زود در جبروت رفت
زو بزودی گشت در لاہوت او را متکا

بہر کثرت نازل از قوس ہبوطی[۱] شد چناں
گشت در چشمک زدن قوس صعودی راہما

وحدت و کثرت بہم آمیخت و وحدت خاص شد
کیست کے داند کسے جز انبیاء و اولیا

نیست آساں جمع کردن وحدت و کثرت بہم
جز بتائید الٰہی خالق ہر دو سرا

باز ز استمداد آن شیخیکہ باشد متقی
در شریعت تابع آثار احمد[۲] مجتبےٰ

از طریقت معرفت حال کناں شد گرم سیر
در حقیقت در حقیقت گشت احمد اندر دو تا

در تجرد آمد و از لوث مادہ پاک گشت
ظلمت جہلش برفت و شد منور چون ضیا

نیز خیلے ز احتیاجش کم شد و قدرش فزود
ہر کسے محتاج او شد میفزا ید در غنا

خود حواس خمسہ اش بار الٰہ گردد یقین
زو ست بینائی و شنوائی و دیگر بات دہا

واقف اسرار غیبی ظاہر و باطن شود
در تصرف آیدش ماہ و میاہ ابر و ہوا

(یعنی ہمین دین اے دادِ دسند)

طاقتے دارد اگر یک ذرہ دارد آشکار
دو سرا از صدمہ اش چوں سرمہ افتند در ہبا

ایں بیاں چوں ہست بے پایاں گر بزم سوئے اصل
تاکہ تاخیرے نیفتد در بیان مدعا

حضرت موصوف دارد راز ایں ہر نکتہ
نے شنیدہ در یقین چوں دیدۂ اہل لقا

منکشف گردد بہ پیش آنکہ پندارد دروغ
گر دہد دستش بدست حضرت ما بید عا

او برہ آورد گم کرداں پے ہادی سبل
از سعادت اسعد ار یساخت صدہا اشقیا

[illegible]

[illegible]

---

۱ از کتم عدم بمنصہ شہود آمدن را قوس ہبوطی قرار دادہ اند و باز بتصفیہ باطن عارف ذات ایزد تعالٰی گشتن را قوس صعودی ۱۲

۲ اشارہ بسوئے وجہ تسمیہ اوشان باحمد سعید ست ۔

Marfat.com

از نکاہش منتقل گردد صفاتِ ذم بمدح — زاں سزاوارش بود تعریف وہم حمد وثنا
گفت من بعدی سیاتی اسمہ احمد سعید — ہر یکے از اسلاف او چوں خبر آں خیر الورٰی[1]
چوں ظہور آورد مومن شد کہ بد اختر نبود — کفر کردہ منکرانش حیف تا روزِ جزا
نیک و بد خود را بہ بیند چوں بہ بیند شیشۂ[2] — گفتۂ خود ہمچناں از کوہ مے شنود صدا
مرد را باید کہ باشد صالحیں را دوستدار — نزد ایشاں جائے باید مامن دار البقا
یا الٰہی تا ابد برمد ز عیب انتہا — عالم تقدیر تا آید بالوان قضا[3]
تا تعدد در جہاں آید ز وحدت در وجود — تا نہد ممکن ز ممکن[12] پا بروں اند قضا[12]
سایۂ شیخ طریقت بر جہاں مبسوط باد — ہم حفاظت باد از رنج و مصیبت زبلا
عمر و دولت فخر و جاہ و عصمت و عفت مدام — روز افزوں بخت و اقبال و ترقی ارتقا

اشارہ بسوئے اولاد کرام حضرت ممدوح است کما لا یخفیٰ ۱۲ — ہر یکے از اہل ارادت ہم شود فائز مرام
گفت عالم بر دعائے خویش صد آمین ہا

حضرت مولانا موصوف کے سب سے بڑے بیٹے فاضل نحریر عالم فاقد النظیر الوعوعی الیلمعی الالمعی اللوذعی مخدومنا و مکرمنا جناب مولوی حافظ **محمد معصوم** صاحب ہیں۔ آپ کی پیدائش سے پہلے اتفاقاً حضرت قبلہ روحی فداہ شہر لاہور تشریف رکھتے تھے اور حسب دستور ایک دن روضہ مطہرہ شاہ ابو المعالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر تشریف لے گئے۔ ایصال ثواب کے بعد مراقبہ کے بعد خدام حاضرین کو فرمایا کہ اس وقت فقیر کو شاہ ابو المعالی صاحب رح نے ایک بہت بڑی بشارت دی ہے کہ او سبحانہ تعالیٰ تم کو ایک پوتا نصیب کرے گا جو علوم ظاہری میں یکتائے زمانہ اور علوم باطنی میں دریگانہ ہوگا چنانچہ اس کے بعد تھوڑے ہی ایام کے بعد آپ ۱۳۰۳ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ مادہ تاریخ "حفظ اللہ بین اہلِ علوم" ہے۔ آپ کے ساتھ حضرت قبلہ روحی فداہ کی ذات بابرکات کو خاص محبت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ مزار پُرانوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر شرفِ بیعت سے ممتاز فرمایا اور وہاں ہی دستارِ تبرک سر پر رکھی۔ اور اپنی زندگانی مبارک میں

---

[1] چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام گفتہ بود کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

[2] یعنی ہر کسے را در شیشہ چہرۂ خود بنظر آید پس اگر بر حضرت ممدوح اعتراض نقصان ہموست باشالش آمد در کوہسار صدائے آواز خود شنود۔

[3] قدر را از قضا مقدم دانستہ فرق ترتیب ہمان است کہ درمیان علم اجمالی باری تعالیٰ و علم تفصیلش آمدہ۔

قرآن مجید حفظ کرا کر مطول تک کتابیں بذات اقدس خود نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھائیں - حدیث مبارک کی اکثر کتابیں بھی ساتھ عبور کرا دیں - بعد از وفات حضرت قبلہ قدس سرہ شہر لاہور مدرسہ نعمانیہ تشریف لے گئے اور وہاں جناب مستطاب زبدۃ المدققین قدوۃ المحققین مستخرج قوانین فروع و اصول مستنبط قواعد معقول و منقول الفاضل النحریر البحر الخبیر الجبیر المصطلع المصدع الصدیق الاشدق الامام الہمام و الحبر القمقام الفقیہ النبیہ و المفسر السفیر و المحدث المستند ذو الدر الدریر افلاطون فروع حکمت و ریاضی - ابن سینائے علوم صدرا و قاضی جامع علوم مخزن منطوق و مفہوم استاذنا مولانا جناب مولوی غلام احمد صاحب مرحوم جعل اللہ الجنۃ مثواہ و افاض علیہ من فیوضات رحمۃ و سقاہ سابق مدرس اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ لاہور سے اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی بعد از حصول سند مدرسہ مذکور استفادہ کتب حدیث کے واسطے دہلی رونق افروز ہوئے اس جگہ مدرسہ امینیہ میں جناب حلی القاب راس المحققین رئیس المدققین خاتم متکلمین تدریس علوم حدیث اوستاد مستند و قدیم و حدیث احادیث الرسول علیہ السلام بارع العلماء الافاضل الفحول ذوالرای الصائب و الدرایۃ مخدومنا و استاذنا حضرت مولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب مدرس اعظم مدرسہ امینیہ شہر دہلی کے پاس صحاح ستہ پڑھ کر بعد تحصیل اسانید اساتذہ کرام کے وارد دولت خانہ عالیہ ہیں ارادہ ہے کہ طلاب علوم کو فی سبیل اللہ اعلیٰ علوم کی تعلیم دی جائے اور جد امجد قبلہ کی طرح نہایت آب و تاب کے ساتھ شغل تدریس شروع کیا جاوے - اللہ تعالیٰ آپ کے پاک ارادوں کو پورا کرے اور آپ کی عمر اور فلاح و صلاح میں برکت کرے - آپ سے چھوٹے حضرت مولوی حافظ محمد عمر صاحب ہیں ۱۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے - اور تاریخ ولادت از مولوی نورالدین صاحب دہلوی مرحوم ہے

محمد عمر محبوب سعادت   "بحق منظور" تاریخ ولادت ہے

حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے حیات طیبہ میں بعد از حفظ قرآن کریم شرح ملا جامی تک کتابیں پڑھ لی تھیں - اب اورینٹل کالج پنجاب لاہور میں بجماعت مولوی فاضل حضرت حافظ مولانا و بالفضل اولانا الحاج الحرمین الشریفین شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی عربک پروفیسر اورینٹل کالج لاہور پنجاب رزقنا اللہ فیوضہ الی یوم القیامہ و امد ظلال رأفتہ علی الخواص و العوام کے پاس تعلیم پاتے ہیں - نہایت دانا اور لئیق اور ذکی ہیں - روش زمانہ سے خوب واقف ہیں فکر باریک رکھتے ہیں حضرت قبلہ نے اُن کے حق میں بشارت ارشاد فرمائی تھی - ان کے دولت خانہ عالیہ میں ایک شیر خوار لڑکا ہے جس کا نام گرامی بشیر احمد اور مادۂ تاریخ از خاکسار مؤلف عفی عنہ "راحت افزائے جہاں آمد بشیر" ہے - اس مادہ کے ساتھ چند دلچسپ اشعار بھی ہیں مگر بخوف طوالت درج نہیں کیے گئے - اسی طرح ہر مادہ کے ساتھ بڑے بڑے

لمبے قصیدے ہیں مگر بنا بر اختصار درج کتاب کرنا ملتوی کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ باپ بیٹے کی عمر میں برکت کرے اور جملہ فیوضاتِ آبائی سے بہرہ ور فرمائے۔

حضرت محمد عمر صاحب سے چھوٹے حافظ محمد زبیر صاحب بعمر بارہ سال مرض طاعون سے شہید ہوئے۔ نہایت لئیق اور ذکی تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم سے فارغ ہو کر کافیہ تک کتابیں پڑھ لیں تھیں۔ حق تعالیٰ مرحوم کو بحبوحہ جنان میں جگہ عنایت فرما کر والدین کے لیے ذخر بناوے۔

ان سے چھوٹے حافظ محمد عابد صاحب ہیں۔ عمر شریف اس وقت نو سال ہے حفظ کلام اللہ سے فارغ ہو کر نظم کی کتابیں ختم کر لی ہیں۔ اب استفادہ کتب صرف و نحو منطق میں مشغول ہیں۔ آثارِ سعادت آبائی جبین لبے کین پر نمایاں ہیں خدا کرے عمر دراز ہو اور جملہ کمالات آبائی سے بہرہ ور ہوں۔

صاحبزادہ اوسط معدن العلم منبع الحلم صاحب الوجاہت قوی الاستقامت مؤثر البیان فصیح اللسان حضرت مولانا محمد سعید صاحب اوصلہم اللہ الی اعلی المناقب ہیں۔ قرآن مجید حفظ ہے۔ علومِ ضروریہ میں پوری دسترس ہے کمالاتِ باطنی حاصل ہیں۔ آپ اعلحضرت للہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں اکثر تشریف لے جاتے اور حضور کی توجہات خاصہ سے فیضیاب ہوتے تھے۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ بھی آپ کی تکمیل کے واسطے خاص کوشش فرماتے تھے۔ سفر میں اکثر آپ کو ہی ساتھ رکھتے تھے۔ استقامت اور رعب حضرت قبلہ کی طرح ہے۔ آپ نہایت خوش الحان ہیں۔ حضرتِ قبلہ ہر جمعرات کو آپ سے سورۂ دہر شریف اور قصیدۂ محمدیہ معہ شرح اردو سنتے تھے۔ جمعہ کے دن خطبہ پڑھنا بھی آپ کے ہی متعلق تھا۔ آپ کے بڑے بیٹے عذب البیان فصیح اللسان مصدر الکمالات منبع الحسنات محترمی مولوی فخر الدین صاحب ہیں۔ مادہ تاریخ ولادت "فخر الدین ہویدا شد" ہے۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے حیاتِ طیبہ میں شرح ملا تک کتابیں پڑھ لی تھیں اب بعد تکمیل علومِ ضروریہ فن طب میں مہارت پیدا کر رہے ہیں۔ شعر میں عمدہ دسترس ہے نہایت صاف اور پاکیزہ شعر کہتے ہیں تحریر و تقریر میں خاص ملکہ ہے۔ آپ کے دولت خانہ عالیہ میں ایک سعادتمند لڑکا ہے اسم گرامی ابو سعید ہے خدا تعالیٰ باپ بیٹے کی عمر دراز کرے۔ آپ سے چھوٹے سعادت آئین حافظ سیف الدین صاحب ہیں۔ تاریخ ولادت ۱۳۱۲ھ ہے۔ مادۂ تاریخ از والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب "خیر بشر" ہے۔ قرآن شریف حفظ کر لیا ہے۔ نظم و صرف و نحو کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ آثار سعادت ازلی چہرہ پر ظاہر ہیں۔ خداوند کریم باخیر و عافیت کمالات صوری اور معنوی سے مشرف فرما کر عمر طبعی تک پہنچائے۔ صاحبزادہ صغر۔ جامع کمالات منبع برکات زبدہ فضلاء فحول

Marfat.com

مولانا مولوی حافظ **محمد غلام رسول** صاحب اوصلہ اللہ تعالیٰ الی اعلیٰ مدارج القبول ہیں۔ حضرت قبلہ کی حیاتِ طیبہ میں ہے بعد حفظ قرآن کریم کے تحصیل علم سے فراغت کلی حاصل کر کے حسب ارشاد گرامی تدریس میں مشغول ہوئے۔ ذکاوت اور فراست میں بے مثل ہیں۔ عملیات اور تعویذات میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ جامع کمالات ظاہری اور باطنی ہیں۔ فن مناظرہ میں کمال دسترس ہے۔ مخالفین کی جواب دہی میں قوتِ قدسیہ رکھتے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے عزیز ارجمند حافظ مولوی **محمد نقشبند** صاحب بھی ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے مادہ تاریخ ولادت ''رحمت اللہ محمد نقشبند'' ہے۔ آپ ۹ سال کے تھے کہ قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اب نظم۔ صرف۔ نحو۔ منطق کے ابتدائی رسالے فقہ کی ضروری کتابیں ختم کر لی ہیں۔ علومِ اعلیٰ کے حاصل کرنے میں سرگرم ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ باپ بیٹے کی عمر اور صلاح وفلاح میں برکت عطا فرمائے۔ حضرت محمد نقشبند کے چھوٹے بھائی **محمد ابوالخیر** صاحب مرحوم بعمر یازدہ سال اپنے جد امجد قبلہ کی وفات سے تھوڑے ہی دنوں کے بعد راہی عالم بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہایت ہی ہونہار اور سعادتمند تھے۔ ان کی ولادت میں اور دیگر مخلصان حضرت قبلہ نے بہت سی دلچسپ تاریخیں کہیں تھیں۔ جس سے حضرت قبلہ کی طبیعت مبارک نہایت خوش ہوئی تھی۔ مادہ تاریخ ولادت ''چراغ جہاں آمدہ'' از مولف عفی عنہ ''شدہ پوشیدہ گوہرِ تابان'' اور مادہ تاریخ وفات ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' ہے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ کے بعض خلفاء اور احباب کا بیان

● **جناب مولوی محمد محبوب عالم صاحب** ساکن سوہدرہ ضلع گجرات مرحوم نے علم ظاہری معقول اور منقول شرع چینی تک حضرت قبلہ کی خدمت اقدس میں رہ کر تمام کیا۔ بعد تحصیل تمام حضور انور نے دستار فضیلت عطا فرمائی۔ پھر کمالات باطنی کا شوق دامنگیر ہوا۔ توجہات خاصہ سے فیضیاب ہو کر خلافت کاملہ حاصل کی۔ علم ظاہری میں وہ کمال تھا کہ موافق ومخالف معترف تھے۔ ذکاوت اور تیزی طبیعت کی کوئی حد نہ تھی۔ شعر اور انشاء پردازی میں بے مثل تھے نظم ونثر عربی فارسی اردو پنجابی میں بعمر قلیل اس قدر کتابیں تصنیف کیں کہ مصنفان باوقار اور شعرائے نامدار نے بہت ہی کم اس قدر تصنیفیں کی ہوں گی۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے ارشاد سے تعلیم عوام کے واسطے بہت سے رسائل منظوم مشتمل بہ وعظ ونصائح وضروریاتِ اسلام و

Marfat.com

حالات سیدالانامؐ لکھ کر طبع فرمائے۔ فارسی میں کتاب نورالابصار بر نہج مخزن الاسرار و مطلع الانوار بڑے پایہ کی کتاب ان کی تصنیف شدہ ہے جو خصوصیت کے ساتھ قابلِ دید ہے۔ حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات بابرکات کے ساتھ کمال عشق تھا۔ ہر کتاب میں مختلف طریقوں سے حضرت کے مناقب اور اوصاف بیان کیے غلبہ عشق اور جذبہ کے وقت جو درد آمیز غزلیں اور نظمیں لکھتے تھے نہایت ہی قابل قدر ہیں چونکہ اس کتاب میں سب کا جمع کرنا دشوار ہے اس لیے ایک غزل بطور نمونہ تحریر کرتا ہوں۔

غزل

مرید فیض آن پیرم کہ حکم کن فکان دارد
فدائے شوق آن شاہم کہ ملک لامکاں دارد

خدا او را نمے خوانم جدا زو ہم نمے دانم
کہ اسم ذات را ہر دم بہر مو ہمچو جاں دارد

ببینش خفتہ بر بستر کہ معراجش ہمیں خواب است
چو روحی اقربیت عرش کرسی نردباں دارد

اگرچہ شاہ من بر طور نرود چون کلیم اللہ
ولیکن در تجلّی ہوش ثابت ہمچناں دارد

مسیحایش نمی گویم کہ وے پاک از پدر بودہ
لب محی العظامش لیک اعجاز ہماں دارد

بقد و دلربائی او معیّت خلعت زیبا
کلاہ وحدت و عرفاں لبر از عارفاں دارد

چناں شد ہستی او گم بہ بحر ہستی مولیٰ
کہ غیر از ہستی مطلق نہ در خاطر نشاں دارد

بدریائے محبت گر غریق موج توحید است
بہ سینہ چوں صدف دُرّ حقیقت را نہاں دارد

وگر امر خلافت یافت از محبوبِ سبحانی
ولی از نقشبنداں ہم طریقِ راستاں دارد

رہی سنت رسیدش از مجدد الف تجدیدی
ازاں طور حیا بہ جملہ مخفی و عیاں دارد

غلام مرتضیٰ غوث حقیقت خواجۂ عالم
مریدانِ طریقت را سلامت در اماں دارد

حضرتِ اقدس قبلہ عالم قدس سرہ کے حضور جو عرائض تحریر کرتے رہے ان میں ایسے ایسے پُر درد شعر لکھے کہ جن سے ان کے دریائے عشق کا عمق اور تلاطم بے پایاں معلوم ہوتا ہے ایک عریضہ کے عنوانی اشعار بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں ؎

Marfat.com

روز و شب خوابم نمی آید بچشم غم پرست ۔۔۔ بسکہ در بیماریٔ ہجر تو گریانم چو شمع
رشتۂ صبرم بمقراض غمت ببریدہ اند ۔۔۔ ہمچناں در آتش عشق تو سوزانم چو شمع
گر کمیت اشک گلگونم بنودی گرم رو ۔۔۔ کے شدی روشن بہ گیتی راز پنہانم چو شمع
بے جمال عالم آرائی تو روزم شب است ۔۔۔ بے کمال عشق تو در عین نقصانم چو شمع

حضرت قبلہ ان کی فصاحت و بلاغت کی بہت تعریف فرماتے تھے۔ ان کی تمام عرائض کو جمع کرا کر مولوی حبیب اللہ صاحب سے ایک مجموعہ بنوایا جس کا نام مکاتیب محبوبیہ ارشاد فرمایا۔ حضرت قبلہ کی مہر کا سجع ؎ تابع شرع رسول مجتبیٰ احمدی حنفی غلام مرتضیٰ بھی مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی ہی گوہر زا طبیعت کا نتیجہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف کمالات ظاہری و باطنی میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ صدہا لوگوں کو علم ظاہری سے مستفید کیا اور بہت سے مخلوق کو نور باطن سے منور فرمایا۔ ایک دفعہ پرورش جلالی میں آگئے یعنی حضرت قبلہ قدس سرہ کی طبیعت مبارک میں ان کی نسبت عارضی طور پر کچھ کدورت آگئی جس سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ چند عرصہ ہمارے پاس نہ آویں اس فراق کی حالت میں مولوی صاحب موصوف نے عجیب عجیب فراقیہ اشعار لکھے یہاں تک کہ ایک مستقل دیوان موسوم بہ موج رحمت تصنیف فرمایا اس کی ایک غزل سے چند اشعار ہدیۂ احباب کرتا ہوں ؎

ببار اے ابر رحمت بر سرم باران غفاری ۔۔۔ کہ دارم بر جبیں از فعل بد داغ گنہگاری
تو خود اے بحر احساں روئے من با دست شفقت شوی ۔۔۔ کہ نتوانم بروں کردن سر از جیب شرمساری
اگرچہ صد گنہگارم ولے نومید کے باشم ۔۔۔ کہ بینم ہر طرف دریائے فیض لطف تو جاری
بشکر حشمت و مکنت کہ داری بر سر عالم ۔۔۔ بیفشاں از سرم گرد ندامت را بغمخواری
بذلت زیستن بدتر بود از مرگ با عزت ۔۔۔ معاذ اللہ بعد از قرب و عزت دوری و خواری
غلامی را کہ با تاج شرف دادی سرافرازی ۔۔۔ ہماں بہتر کہ اورا در مقام قرب خود داری
ترا چوں من ہزاران بندہا باشند اے مولیٰ ۔۔۔ مرا نبود چو تو دیگر خداوند مددگاری
اگر خوانی زہے عزت و گر رانی زہے ذلت ۔۔۔ ولی از کوئے تو ایں سگ بروں آید بدشواری
در امید ترقی زد تنزل دست زد بر روئے ۔۔۔ قضیہ منعکس آمد زہے بخت نگونساری
نہ دیں ماند و نہ دنیا و نہ جاہ و عزت و حرمت ۔۔۔ چہ کردی بر زبونہائے ایں بارکار بیزاری

چو رو بر تافتی از من ہمہ یاراں شدند دشمن
پناہم در دو عالم نیست گر نرسد ز تو یاری

اگر تاج قبولیت دہی بارد کنی از در
ولی داماں تو دارم بکف محکم بہشیاری

نہ این زخم دلم با مرہم تدبیر بر گردد
کہ تیر عشق تو با بازوئے تقدیر شد کاری

مسیحا خواہم اے نادان ارسطو از سرم برخیز
کہ دارم در دل خود لا دوا ایں کہنہ بیماری

مریض روح را درماں بجز روح اللہ کے داند
ید اللہ بایدم تا نبض من گیرد بدلداری

بداں دردیکہ خواندم ایں قصیدہ عرش مبلرزد
بنظم اختر افشاند فلک در گریہ و زاری

مرازاں نائب احمد امید آں سرفرازی است
کہ آمد کعب را دولت ز مدح سید باری

اغثنا فی مصیبتنا غیاث المستغیثینا
ندارم جز تو کس فریاد رس ہنگام لاچاری

من آیم بر سر توبہ تو باز آ بر سر رحمت
کہ باز آید سوئے عالم وفا و صدق و دینداری

مولوی صاحب ممدوح نے حضرت قبلہ قدس سرہ کے ایام حیات میں ہی انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب کے بڑے فرزند جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حکیم مولوی عطا محمد صاحب مرحوم دو سال ہوئے اپنے وطن میں بمقام بہاک احمد یار ضلع گوجرانوالہ مرض طاعون سے شہید ہوئے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کے نہایت عزیز شاگرد اور مخلص تھے۔ علم ظاہری کی ابتدائی کتابیں اپنے والد مرحوم کے پاس پڑھیں اور اعلیٰ تعلیم حضرت قبلہ کے حضور میں رہ کر حاصل کی۔ بعد تحصیل تمام دستار فضیلت سے مشرف ہوئے۔ بیعت بھی حضرت کے ہاتھ پر کی اور توجہات سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔ عجیب ذکی اور خلیق آدمی تھے۔ حضرت ان کی تیزی طبیعت اور ذکاوت خداداد اور باریکی عقل کی نہایت تعریف کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔

ان سے چھوٹے حافظ مولوی نور عالم صاحب مرحوم بھی جو دو تین مہینے ہوئے راہیٔ عالم بقا ہوئے ہیں۔ نہایت ذکی اور لئیق اور روشن خیال آدمی تھے۔ حضرت قبلہ کے مناقب میں ایک لطیف کتاب ان کی یادگار ہے۔ ایک دفعہ حضرت کے حضور میں کسی آدمی نے ان کی شکایت کی کہ نور عالم کا اعتقاد ٹھیک نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نور عالم ہمارا ولی مخلص اور ہمارے بڑے عزیز مخلص کا بیٹا ہے اس کا اعتقاد قوی ہے۔ ابتدائی کتابیں والد مرحوم کے پاس استفادہ کیں اور بعد وفات والد مرحوم حضرت کے درس میں رہ کر کسب علم ضروری کیا بسبب خوش الحان ہونے کے حضرت ان سے اکثر سورۂ دہر شریف اور مولوی صاحب کی تصنیفات پڑھواتے تھے۔ اللہم اغفرہ وارحم۔

● والد ماجد بندہ جناب مولوی محمد قمر الدین صاحب ساکن بکھر ضلع شاہ پور

علم ظاہری ابتدا سے انتہا تک تا شرح چغمینی و صدرا و شمس بازغہ حضرت قبلہ روحی فداہ کے خدمت اقدس میں رہ کر حاصل کیا۔ بعد از فراغت دستارِ فضیلت سے شرف حاصل ہوا پھر معاش کے واسطے ایک معمولی ملازمت اختیار کی۔ ہفتہ میں ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں جانا فضا نہ کیا۔ حضرت کی خدمت مالی اور بدنی اور جانے میں حتے الوسع سرگرمی رکھی۔ اکثر آپ کی طرف حضرت قبلہ یہ شعر تحریر فرماتے ؎

بندۂ چوں خدمت مردان کند   خدمت او گنبد گردان کند

رابطہ قلبی حضرت کے ساتھ ایسا تھا کہ مرید کو پیر کے ساتھ اس سے زیادہ ہونا متصور نہیں ہو سکتا۔ حضرت کو بھی آپ کے ساتھ وہ مہربانی تھی کہ جملہ امورات خانگی وغیرہ میں آپ سے مشورہ طلب فرماتے تھے۔ خاص خاص امور کی انجام دہی آپ کے ہی سپرد فرماتے تھے۔ چونکہ آپ نہایت خوش الحان ہیں حضرت نے ابتدائی طالب العلمی میں اگرچہ وہ خورد سال تھے وعظ پڑھا کر لوگوں میں وعظ کہنے کے واسطے ارشاد فرمایا۔ آپ کا بیان مؤثر دیکھ کر حضرت قبلہ ہمیشہ ہر مجمع میں آپ کو ہی وعظ کہنے کے واسطے ارشاد فرماتے تھے۔ عرس معراج شریف وغیرہ مواقع پر خواہ کتنے ہی اہل علم حاضر ہوں حضرت نے آپ کو ہی وعظ کہنے کے واسطے ہمیشہ منتخب فرمایا۔ ایک دفعہ وعظ کہنے کے بعد جب حضور خاص میں بیٹھے تو حضرت نے یہ شعر پڑھا ؎

اے حسام الدین سبحدق رائے تو   سنگ را حلقے دہد حلوائے تو

ایک مکتوب میں آپ کے واسطے یہ دعا خاص فرمائی کہ حق تعالیٰ در وعظِ شما برکت کناد۔ حضرت کی اخیر عمر میں چند مدّت متواتر حاضر حضور رہ کر مقاماتِ باطنی طے کیے۔ اگرچہ کچھ مدّت وجہ معاش اور قبیلہ پروری کے واسطے ایک دنیاوی کام میں مصروفیت رکھی مگر ذکر فکر یادِ الٰہی رجوع الی اللہ میں یکسر موفرق نہ تھا۔ دن بھر کی تکالیف سے کتنا ہی تکان بدن میں ہو مگر اوراد و وظائف در شب خیزی میں بالکل فرق نہ آیا۔ اب وہ ملازمت ترک کر دی ہے اور صرف شغل مع اللہ میں عمر صرف ہے عمر بھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی پہلو تہی نہیں رکھا۔ مرشد ارشد حضرت قبلہ کی سنت کے مطابق حسب الامکان افادہ علم ظاہری بھی کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ علم ظاہری میں پورا تبحر حاصل ہے۔ حکامِ وقت تحقیقِ مسائل شرعیہ کے واسطے آپ کو منتخب کرتے رہے۔ شعر گوئی میں بھی دسترس

ہے کئی دفعہ حضرت کے صاحبزادگان سلمہم السبحان کی ولادت وغیرہ پر شستہ تاریخیں کہیں۔ جس سے حضرت کی طبیعت مبارک خورسند ہوئی۔ حضرت کی تعریف میں کئی دلچسپ اشعار لکھے۔ بیربل شریف کی تعریف میں ایک رباعی کہی تھی جو پیشکش ناظرین کی جاتی ہے ؎

مطلع نور خدا و مہبط فیض اجل　　منزل مولائے ما قریہ عدلی بیربل
جائے ہدایت جہاں مامن بیچارگاں　　مسکن دانشوراں موضع علم و عمل

آپ کے دو فرزندوں سے زائد السن یہ خاکسار بدکردار رقم الحروف عبدالرسول ہے۔ اس وقت عمر تیس (۳۰) سال کے قریب ہے۔ علم ظاہری مطول تک حضرت قبلہ روحی فداہ کے حضور میں پڑھا پھر کچھ لاہور وغیرہ میں پڑھ کر فن طبابت میں کسی قدر دسترس پیدا کر کے مطب کرتا ہوں۔ بوقت استفادہ حضرت قبلہ قدس سرہ خاکسار کے حال پر نہایت مہربانی اور عنایت مبذول فرماتے تھے۔ مضمون سمجھا کر اکثر خطوط کے جوابات خاکسار سے ہی تحریر کراتے تھے۔ یہ اسی مہربانی کی برکت ہے کہ ٹوٹی پھوٹی عبارت میں حضور انور کے حالات لکھ کر ہدیہ احباب تیار کر رہا ہوں۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ میری کیا ہستی تھی اور مجھ سے کیا ہو سکتا تھا۔ خدا تعالیٰ مجھے دلی مقاصد تک پہنچاوے اور میرے باطن کو اپنی محبت اور معرفت کے نور سے منور فرماوے۔ مجھ سے چھوٹا عزیز فضل احمد ہے چند مدت حضرت قبلہ کے حضور میں رہ کر ضروری کتابیں پڑھیں اب معاش کے واسطے ملازمت اختیار کی ہے۔ میرے چچا حافظ خدا بخش صاحب اور میرے ماموں حافظ غلام نبی صاحب اور ان کے بھائی حافظ غلام حیدر صاحب و میاں غلام محی الدین صاحب اور والد صاحب کے عمزاد میاں تاج الدین صاحب و حافظ سراج الدین صاحب سب نے بتوسل والد ماجد بندہ مدظلہ حضرت قبلہ کی بیعت کی ہوئی ہے۔ اور ہمیشہ حلقہ بگوش غلاموں کی طرح خدمت مبارک میں مشغول رہے اب حضرت صاحبزادگان سلمہم السبحان کے بھی دلی خادم اور غلام ہیں۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب کرے۔

● جناب مولوی شمس الدین صاحب ساکن سیہر ضلع گجرات

حضرت قبلہ روحی فداہ کے قدیمی شاگرد اور مخلص تھے نہایت باریک فکر رکھتے تھے۔ حضرت قبلہ ان کی تیزی فکر اور فراست صادقہ کی تعریف فرماتے تھے۔ علم ظاہری حضرت کے حضور میں رہ کر حاصل کیا پھر فیوض باطنی سے شرف یاب ہوئے۔ دو سال ہوئے بمرض طاعون شہید ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

حق تعالیٰ اغریق رحمت فرمائے۔ حضرت کے ساتھ محبت صادق رکھتے تھے۔ حضرت کو بھی ان کے حال پر نظر عنایت تھی اپنے فرزند ارجمند مولوی نور محمدؐ کو بھی تحصیل علوم اور تہذیب اخلاق کے واسطے حضرت کے حضور میں ہی رکھا۔ مولوی صاحب موصوف بعد از تحصیل کمالات علمیہ و عملیہ رونق افروز دولتخانہ ہیں ماشاءاللہ بڑے لائق فائق ہیں۔ طبیعت نہایت رسا ہے تقریر اور تحریر زبردست ہے شعر بھی کہتے ہیں خدا تعالیٰ عمر دراز کرے اور مقاصد قلبی حسب دلخواہ میسر کرے۔

● جناب مولوی نورالدین صاحب مرحوم ساکن دہالہ ضلع گجرات

عجیب کیفیت کے آدمی تھے۔ علم ظاہری اور باطنی حضرت قبلہ روحی فداہ کے پاس ہی رہ کر حاصل کیا۔ لحن داؤدی رکھتے تھے ان کے وعظ میں بڑی تاثیر تھی۔ کتب خانہ عالیہ حضرت قبلہ میں بڑی بڑی ضخیم کتابیں ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی موجود ہیں۔ تحریر کتب کی خدمت اپنے ذمہ لی ہوئی تھی چونکہ حضرت کو کتابوں کے ساتھ نہایت شفقت اور محبت تھی اس لیے ان کی یہ خدمت درگاہِ عالی میں نہایت مقبول رہی۔ حضرت کے ایام حیات میں ہی مرض سل سے فوت ہو گئے۔ مولوی صاحب مرحوم کی تاریخ وفات کا مادہ راقم الحروف نے "شد آں نور مستور" نکالا اور اس کے ساتھ درد آمیز شعر لگائے۔ جس کو حضرت قبلہ نے پسند فرمایا اور آپ کی طبیعت غورسند ہوئی۔ مولوی صاحب مرحوم جب آخر دفعہ بیربل شریف آئے بوقت رخصت حضرت قبلہ نے فرمایا کہ "ہذا فراق بینی و بینک"۔ گھر جاتے ہی مرض الموت میں گرفتار ہوئے۔ متعلقین نے علاج معالجہ کی تیاری کی تو فرمایا کہ میرا علاج مت کرو میں اس دفعہ شفایاب نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت قبلہ نے مجھے بوقت رخصت "ہذا فراق بینی و بینک" فرمایا تھا جس میں میری موت کا اشارہ ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی میاں حبیب اللہ صاحب خوشنویس بڑے لطیف الخیال آدمی ہیں۔ فراست و ذہانت اعلیٰ درجہ کی رکھتے ہیں حضرت قبلہ ان کو اخص الخواص میں شمار فرماتے تھے حضرت کی خوشخط کتابیں لکھنے اور ان کی خوبصورت جلدیں تیار کرنے کی خدمت کرتے رہے اور یہ خدمت ان کی درگاہِ عالی میں نہایت مقبول رہی۔ ان کے حاضر خدمت ہونے پر حضرت کی طبیعت مبارک میں خاص انبساط پیدا ہوتا تھا۔ اکثر آپ ان سے خوش طبعی کی باتیں زیب زبان در افشان فرماتے تھے۔ آپ ان کی طرف عموماً یہ سرنامہ تحریر فرماتے تھے "یا حبیبی و حبیب اللہ" یا صرف یا حبیب اللہ، عجیب پاکیزہ خیال ہیں۔ خدا تعالیٰ عمر دراز کرے اور مقاصد قلبی میں

Marfat.com

کامیاب فرمائے - ان کے چھوٹے بھائی مولوی محمد دین صاحب مرحوم و مولوی عبدالحکیم صاحب مرحوم بھی بہت مدت تک حضرت قبلہ کی خدمت بابرکت میں رہے اور ظاہری باطنی کمالات سے حسب القسمت بہرہ وری حاصل کی - ہر دو کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون - ان کے چچا زاد بھائی مولوی **محمد عالم** صاحب مرحوم نے بھی علم ظاہری کی پوری تحصیل حضرت قبلہ سے کی خوشخط اور صاحب استعداد تھے - حق تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے - ان کا فرزند ارجمند حافظ غلام محی الدین ہے - خدا اس کی عمر دراز کرے نہایت ذکی اور لائق ہے - ایک دو برس حضرت کی خدمت اقدس میں استفادۂ علوم کے واسطے رہا - حضرت قبلہ اس کے حال پر نہایت مہربانی فرماتے تھے اور بسبب خوش الحانی سورہ دہر شریف اسی سے سنتے تھے -

پیر نور احمد صاحب مرحوم ساکن تلوکر علاقہ تھل - آپ بڑے متقی پرہیزگار قانع اور صابر تھے - علم ظاہری کی ضروری کتابیں حضرت قبلہ کی خدمت میں پڑھیں اور فیضان باطنی حاصل کیا حضرت قبلہ کے حیات میں ہی فوت ہو گئے - آپ اُن کے تقویٰ اور صلاحیت کی تعریف فرماتے تھے - ان کے بیٹے **نور محمد** صاحب نابینا ہیں - اکثر عمر حضرت کی خدمت میں گذری نہایت ذکی ہیں - قرآن کریم اور اکثر فقہ کی کتابیں یاد ہیں - صرف و نحو میں بھی اچھی استعداد ہے - حضرت کو ان کے ساتھ بہت محبت تھی - آپ اوقات تنہائی میں ان کو بُلا کر پاس بٹھاتے اور کلمات طیبہ سے محظوظ فرماتے تھے - اپنے والد ماجد کی طرح غریبانہ حالت میں رہتے ہیں -

قاضی عطا محمد صاحب ساکن نلی علاقہ دامن کوہ - نہایت متقی پارسا اور پرہیزگار ہیں ارشاد کا دروازہ کھولا ہوا ہے بہت سے بندگان خدا کو فیضیاب کیا ہے - علم ظاہری کی ضروری کتابیں حضرت قبلہ کی خدمت میں پڑھیں دوران تعلیم میں ہی شوق الہی غالب ہوا - حضرت کے حلقے میں بیٹھنا شروع کیا - حضرت بھی ان کے حال پر مہربانی کی نظر مبذول فرمانے لگے - یہاں تک کہ توجہات خاصہ سے مشرف ہو کر مجاز ہونے کا رتبہ حاصل کیا - اکثر عادات و اطوار حضرت قبلہ کی طرح ہیں - متحلی باخلاق شیخ ہونے کی زیادہ کوشش ہے حضرت ان کے اتقا اور نیک بختی کی از حد تعریف فرماتے تھے - حق سبحانہ تعالیٰ عمر دراز کرے اور گم گشتگان وادئے ضلالت کو ان کی راہ نمائی سے راہ راست پر لائے وجود گرامی ان کا نہایت غنیمت ہے - حضرت قبلہ کے اوضاع و اطوار اکثر ان میں موجود ہیں -

میاں عبداللہ صاحب مرحوم - ذات کے افغان تھے اپنے ملک سے بشوق طلب علوم آئے - اور حضرت کی خدمت بابرکت میں مقیم ہوئے - اس جگہ نکاح کیا - ان کا اور ان کے اہل و عیال کا خرچ

Marfat.com

سب حضرت کے ذمہ تھا۔ لوگ اُن کو حضرت کا وزیر کہا کرتے تھے۔ ظاہر و باطن میں صاحبِ کمال اور پرہیزگاری میں یکتائے زماں تھے۔ حضرت کی زندگانی مبارک میں ہی انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ غریقِ رحمت فرمائے۔

میاں شاہ عالم صاحب ۔ دائم الحضور ہونے کا رتبہ رکھتے ہیں۔ تمام عمر حضرت کی خدمت اقدس میں بسر کی۔ علم ظاہری آپ سے ہی تمام کیا۔ مقاماتِ باطنی کی پوری تکمیل کی۔ نہایت پسندیدہ اور چیدہ اخلاق ہیں۔ ابھی تک بیربل شریف میں مقیم ہیں۔ علم فقہ میں نعمانِ زماں ہیں کوئی مسئلہ شرعی فیصلہ کرنا ہوتا یا کوئی فتویٰ تحریر فرمانا ہوتا تو حضرت قبلہ ان کو پاس بٹھا کر ان سے مشورہ لیتے تھے۔ فقہ کی تمام کتابیں انہیں کے حجرہ میں حضرت قبلہ کے ارشاد سے رکھی ہوئی ہیں۔ جزئیات فقہ کی تفتیش حضرت کے وقت سے اب تک انہی کے متعلق ہے۔ فرائض یعنے علمِ وراثت میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ سالک کو بیعت فرما کر اوراد و وظائف کا سمجھانا انہی کے متعلق فرماتے تھے۔ بلکہ سالک کو اکثر اوقات ان کی صحبت میں بیٹھنے کے لیے ارشاد فرماتے تھے۔ ختم خواجگان کا پڑھنا انہی کے متعلق تھا۔ علم ہیئت اور علم الساعت میں قوتِ قدسی رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ قسما قسم کی گھڑیاں منگوا کر اُن کے حوالہ فرماتے تھے۔ میاں صاحب موصوف نے اوقاتِ نماز کے محفوظ کرنے کے واسطے کئی اوقات نامے اور جداول اور دھوپ گھڑیاں اور مقیاس ایجاد کیے ہیں۔ سمت قبلہ کے لیے مسجد مبارک میں خاص خاص موقعوں پر خطوط قائم کیے ہیں۔ ایک قسم کی گھڑی خود بھی ایجاد کی تھی جو اوقات صلوات پر زور سے آواز کرتی تھی۔ جس سے تمام مسجد اور حوالی مسجد کے رہنے والوں کو خبر ہو جاتی تھی۔ اتقا اور نیک بختی میں ضرب المثل ہیں۔ اشاعت اور حمایت اسلام کا خیال ہر وقت مرکوزِ خاطر رکھتے ہیں۔ کسی نے اگر خدا تعالیٰ کا خاص اور مقبول بندہ دیکھنا ہو تو ان کی زیارت کرے۔ اے خداوند کریم تو نفع رسانی خلائق کے واسطے ایسے شخص کا وجود دیرگاہ سلامت باکرامت رکھ۔ آمین ثمہ آمین!

میاں احمد بخش صاحب مرحوم ۔ حضرت قبلہ کی محبت میں گھر بار چھوڑ دیا۔ آخری عمر تمام حضرت کے حضور میں گذاری۔ تقسیم لنگر و امورات ضروریہ انہی کے متعلق تھے۔ پہلے ان کے افعال اور عادات کچھ ٹھیک نہ تھے۔ آخر حضرت قبلہ کی صحبت مؤثر ہو گئی۔ شکل اور افعال میں نمایاں تبدیلی ظاہر ہوئی۔ حضرت کی وفات کے بعد دوسرے سال طاعون سے شہید

Marfat.com

ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی رکن الدین صاحب مرحوم ساکن للہانی ضلع شاہپور۔ علم ظاہری کی پوری تحصیل حضرت قبلہ روحی سے کی۔ تکمیل مقاماتِ باطنی کے واسطے ہمیشہ حاضرِ خدمت اقدس ہو کر اکتساب فیوض کرتے رہے۔ نہایت بااخلاق اور صاحبِ ارادت تھے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ غریق رحمت فرماوے ان کے صاحبزادے میاں عطا محمد صاحب بھی اچھے لائق آدمی ہیں۔ اکثر بیربل شریف حاضر ہوتے رہتے ہیں۔

پیر حافظ سلطان سکندر صاحب قریشی ساکن شہر خوشاب۔ صوفی کامل خوش استعداد صاحبِ اجازت و خلافت ہیں۔ حضرت قبلہ کو ان کے ساتھ نہایت محبت تھی۔ بشوق طلب علم بیربل شریف آئے۔ ابتدا میں نہایت خوش باش طبیعت رکھتے تھے۔ حضرت قبلہ کی صحبت ایسی مؤثر ہوئی کہ طبیعت میں نمایاں تبدیلی ظاہر ہوئی اور صلاحیت روز افزوں ترقی پکڑنے لگی۔ آخر حلق کرا کر درویشانہ صورت اختیار کی۔ نہایت ہی تھوڑی مدت میں سلوکِ باطنی طے کر کے اجازت حاصل کی۔ بڑے نیک بخت اور صوفی مزاج کامل الخلق آدمی ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ تادیر سلامت باکرامت رکھے۔

قاضی غلام محمد صاحب ساکن شہر شاہپور۔ سبحان اللہ عجب طرح کے پاکیزہ اخلاق اور مسکین طبع آدمی ہیں۔ پہلے طبیعت میں کچھ اور طرح کے خیالات تھے۔ صوفیا کو اچھا نہ جانتے تھے اور اہل ہوا کی طرف میلان تھا۔ حسبِ ہدایت برادر بزرگ قاضی فتح محمد صاحب حضرت قبلہ کے ہاتھ بیعت کی۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضور انور کی صحبت ایسی مؤثر ہوئی کہ صورت سیرت یکلخت بدل گئی۔ کچھ مدت گھر بار چھوڑ کر حضرت کی خدمت میں ایسی مصروفیت اور ملازمت اختیار کی اور سب کاروبار بھلا دیئے۔ یہاں تک کہ اخص الخواص میں شمار ہونے لگے حضرت کی ذات بابرکات کو بھی ان کے حال پر کمال مہربانی کی نظر تھی۔ اکثر زاویہ گزین رہتے ہیں۔ اوقات گرامی ذکر و فکر سے معمور رکھتے ہیں۔ طبیعت پر حیرانی غالب رہتی ہے۔ حضرت قبلہ کے عجیب و غریب مناقب سناتے ہیں۔ حضرت کا ذکر کہیں آجائے تو بے اختیار رونے لگتے ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ایسے بزرگانِ خدا کو عمر نوح عطا فرماوے۔ آمین!

میاں عبدالرزاق صاحب ساکن جلپانہ۔ حضرت کے نہایت مخلص اور جان نثار دل سے ہیں کئی دفعہ گھر کا سارا مال حضرت کی خدمت میں صرف کر دیا۔ ان کے حاضر ہونے پر حضرت کی طبیعت مبارک میں نہایت انبساط پیدا ہوتا تھا۔ حضرت کی توجہات کی برکت سے صفائی باطنی

Marfat.com

خوب رکھتے ہیں۔ کشف احوال میں عمدہ استعداد حاصل ہے مگر حضرت کی ہدایت کے مطابق ایسے امورات کو ظاہر نہ کرتے۔

سردار حاجی فتح خان صاحب مرحوم ساکن کوٹ بھائی خان۔ حضرت قبلہ کے اخص الخواص میں سے تھے۔ باوجود دولت مندی و ثروت حضور کی صحبت کے اثر سے درویشانہ وضع اختیار کر لی۔ اتقاء اور پرہیزگاری اور اتباع شریعت میں یکتائے زماں تھے۔ پیر کی خدمت اس قدر کی کہ جس کا بیان متعذر ہے۔ خلوص و اعتقاد اعلیٰ درجہ کا تھا۔ ان کے چچا سردار شیر خانصاحب بھی حسن عقیدت اور حمیدگی افعال و عادات اور زہد و اتقا میں ان کے ہم پایہ تھے۔ ہر دو ایک ہی رات کو بتاریخ ۲۲ ذیقعد ۱۳۲۶ ھ ہجری راہی عالم جاودانی ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الحمد للہ کہ حاجی صاحب ممدوح کے برادران سردار شیر محمد خانصاحب و سردار گل محمد خان بھی اپنے اخ مکرم کی پیروی کرتے ہیں۔ دیانت اور اتباع شریعت اور محبت حضرت قبلہ و حضرت صاحبزادگان میں راسخ قدم رکھتے ہیں سلمہم اللہ۔

مولوی غلام محمد صاحب ساکن کوٹ بھائی خان۔ علم ظاہری حضرت قبلہ کے درس شریف میں حاصل کیا۔ بسبب قرب وطن اکثر حاضر بارگاہ مقدس ہوتے تھے۔ ان کی خوشنویسی اور پاکیزگی طبع اور دقت فکر کے باعث حضور انور کی طبیعت مبارک کا ان کی طرف زیادہ میلان تھا۔ حضرت کے حلقہ مبارک میں بیٹھ کر فیض باطنی بھی حاصل کرتے رہے۔ زہد و اتقاء اتباع شرع اور ورع میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔ حمایت اسلام اور ہدایت خلق اللہ اور جواب دہی مخالفین مذہب حق کو فرض منصبی سمجھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نفع رسانی مخلوق کے واسطے ان کا وجود دیرگاہ قائم رکھے۔

جناب مولوی شیخ احمد صاحب مرحوم ساکن اٹاری ضلع منٹگمری۔ حضرت قبلہ کے احبائے با اخلاص اور خلفائے صاحب اختصاص میں سے تھے۔ حضور انور کی خدمت میں رہ کر سلوک باطنی حاصل کر کے اجازت حاصل کی۔ نہایت مہذب الاخلاق اور پاکیزہ خیال تھے۔ پیر کی خدمت گذاری اور جان نثاری میں قدم راسخ رکھتے تھے۔ آپ کی تعریف میں ایک قصیدہ تصنیف کیا جس کے چند اشعار جن سے ان کے حسن عقیدت کی بو آتی ہے۔ ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں ؎

Marfat.com

کل خیر من وجودک یظہر ۔ کل شر من جنابک یدبر
قد شغفت بوجہکم یا سیدی ۔ وجہکم من کل نور انور
شمسنا شمس یضیئی بہا الدجیٰ ۔ کل ذی الاثمار منہا تثمر
لا ابالی منکراً من فیضہ ۔ انہ الخفاش لیست تبصر
قد تجاہل فیضہ من مرضہ ۔ والمرض لا مقصد بل یکثر
نجد غلامک یا غلام المرتضےٰ
لیس لی من غیرہ بابک محضر

میاں عمر دین صاحب ساکن لنبہ والا ضلع لاہور ۔ حضرت قبلہ کی ذات پاک پر فریفتہ تھے ۔ ہر سال آنا اور توجہات سے بہرہ یاب ہونا اپنا وظیفہ بنایا ہوا تھا۔ شعر میں اچھی دسترس رکھتے ہیں۔ ہمیشہ عاشقانہ اشعار حضرت کی تعریف میں تصنیف کر کے اہل محبت کے دلوں کو راحت بخشتے تھے ۔

مولوی محمد فاضل صاحب مرحوم ساکن خونی ضلع لاہور ۔ صادق الاعتقاد اور واثق الاتقیا دستودہ صفات جامع الحسنات تھے ۔ ہر سال بتقریب عرس معراج شریف حاضر ہوتے ۔ اور بہت دن پیچھے حاضر خدمت حضرت قبلہ رہ کر اکتساب فیض باطنی کرتے تھے ۔حضرت کو ان کا مسافتِ بعیدہ سے آنا مدِ نظر ہوتا تھا۔ اسی واسطے آپ ان کی دلجوئی میں اوقاتِ گرامی زیادہ صرف فرماتے تھے ۔حضرت قبلہ کے بعد بمرض طاعون شہید ہوئے ۔ حق تعالےٰ غریقِ رحمت فرماوے ۔

حکیم مولوی غلام قادر صاحب مرحوم ساکن بھک احمد یار ضلع گوجرانوالہ ۔ بڑے نامی گرامی حکیم تھے ۔حضرت قبلہ کے ساتھ شرف بیعت سے مشرف ہو کر تکمیلِ نفس کیواسطے کوشاں رہے ۔حضرت کے حضور میں لطیف معاجین اور مربے تیار کر کے بھیجتے تھے ۔ جس سے آپ کی طبیعت مسرور ہوتی تھی ۔ اپنے بیٹے مولوی غلام حسن کو بھی جمعیت ظاہری و باطنی کے واسطے حضرت کی خدمت میں بہت مدت رکھا ۔جس میں انہوں نے علم ظاہری اور باطنی حضور انور سے پورا حاصل کیا ۔ مگر افسوس کہ جلدی ہی راہئ عالم جاودانی ہوئے ۔ بوقت

وفات ان کا قلب ذکر الٰہی میں ایسا جاری تھا کہ حاضرین حیران ہوتے تھے۔

حکیم محمد عظیم صاحب سلمہ اللہ ساکن کوٹ شمس ضلع گوجرانوالہ۔ حضرت قبلہ قدس سرہ کے جان نثار مخلصوں سے ہیں۔ ایسی ایسی خدمات کو انجام دیتے تھے کہ حضرت ان کے حق میں دل سے دعا فرماتے تھے۔ ہر سال بتقریب عرس معراج شریف و عرس وفات شریف حاضر حضور ہونا اور پیچھے بہت دن حاضر رہنا اپنا وظیفہ بنایا ہوا تھا۔ سلوک باطنی حاصل کیا ہوا ہے۔ ذکر فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرات صاحبزادگان سلمہم اللہ کی خدمت میں بھی حسب معمول سابق آتے اور سرگرمی فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دیرگاہ سلامت رکھے۔

میاں خوشی محمد صاحب ساکن ٹھٹھی میکناں ضلع گجرات۔ بہت مدت تربیت ظاہری و باطنی کے واسطے حضرت قبلہ کے حضور میں بسر کی۔ ہمیشہ حضرت کی خدمت اور انجام دہی امورات لنگر و تعمیر مکانات حضرت قبلہ کو اپنے اغراض ذاتی پر مقدم سمجھ کر ایسی ایسی جان توڑ کوششیں کیں کہ حضور والا ان کے حال پر نہایت مہربانی کی نظر فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے۔

میاں ابراہیم صاحب کنی باف ساکن قصور شریف۔ سلوک مجددیہ حضرت قبلہ قدس سرہ سے حاصل کیا ہوا ہے۔ طالبین کو توجہ اور تلقین ذکر کرتے ہیں۔ نیک بخت صاف دل پارسا آدمی ہیں۔ ان کی حضرت کے ساتھ بیعت کرنے کا عجب قصہ ہے۔ بیان کیا کہ میرا والد حضرت عبدالخالق صاحب قصوری رح کے ساتھ جو کہ نہایت کامل بزرگ تھے۔ اور ان کی خانقاہ مشہور ہے عقیدت رکھتے تھے۔ مجھے بھی ابتدائی عمر سے کسی بزرگ کو ملنے کا اشتیاق تھا۔ ہمیشہ جستجو رہتی تھی کہ کوئی کامل بزرگ ملے تو اس کے ساتھ بیعت کی جاوے۔ میں نے حضرت عبدالخالق صاحب مرحوم کے مزار مبارک پر جانا شروع کیا۔ ہر روز جاتا تھا اور استخارہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ استخارہ کر کے سو گیا۔ حضرت عبدالخالق رح نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ کل ایک شخص بہت سے آدمیوں کے ساتھ میرے مزار پر آوے گا وہ قطب وقت ہے اس کے ساتھ بلاتحاشا بیعت کر لینا۔ صبح کے وقت حضرت قبلہ قدس سرہ جو اس جگہ یعنی بمقام قصور پرنور زیارت مطلع الانوار حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری علیہ الرحمۃ کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے بہت سے خادموں کے ساتھ خانقاہ مبارک حضرت عبدالخالق صاحب رح پر فاتحہ خوانی کے لیے رونق افروز ہوئے۔ کیونکہ حضور کی عادت مبارک تھی کہ جس جگہ تشریف لے جاتے اس جگہ تمام مشاہیر بزرگوں کی خانقاہوں پر جا کر فاتحہ خوانی فرماتے۔

Marfat.com

تھے۔ میں نے دیکھتے ہی مجھ کو یہی بزرگ ہیں جن کی نسبت مجھے حضرت عبد الخالق صاحب نے خواب میں ارشاد فرمایا ہے۔ میں نے اسی جگہ آپ کی بیعت کر لی اور جناب الٰہی کا شکریہ ادا کیا۔

میاں حبیب اللہ صاحب خواجہ مشہور گورہ ساکن قصور شریف ۔ باوجود ثروت دولت کے صلاحیت اور نیک بختی کمال درجہ کی رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ کے قصور تشریف لے جانے پر خدمت میں سرگرم ہو جاتے تھے۔ خدمت بدنی بھی ایسی کرتے تھے کہ اپنی ظاہری دنیاداری کا خیال بالکل برطرف کر دیتے تھے۔ نہایت متقی اور پرہیزگار ہیں خدا تعالیٰ سلامت رکھے۔

حضرت سید احمد حسن صاحب سلمہ اللہ مقیم دربار روضہ مطہرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہند شریف حضرت قبلہ کے جلیل القدر خلیفہ ہیں۔ حضرت جب سرہند شریف زیارت کے واسطے تشریف لے گئے تو انکے چچا بزرگوار سائیں سوہنے شاہ صاحب سجادہ نشین دربار مقدس حسب ایمائے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رض آپ کو حضرت کے بیعت کرایا۔ ایسے کامل الاستعداد ہیں کہ چند ہی ایام حلقہ میں بیٹھنے سے مالامال ہو گئے۔ سلوک مجددیہ تمام و کمال حضرت سے حاصل کیا۔ اقسام کشوف کشف مقامات و کشف قبور و کشف ارواح و ملائکہ عظام و کشف آیندہ و گذشتہ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ نہایت قوی النسبۃ اور دائم الفکر والذکر ہیں۔ ایک دفعہ بیربل شریف تشریف لائے تو حضرت قبلہ نے والد ماجد بندہ کی طرف ایک مکتوب شریف میں آپ کی نسبت یہ الفاظ تحریر فرمائے۔ سید احمد حسن صاحب از بلدہ طیبہ سرہند شریف تشریف آوردہ اند۔ سبحان اللہ اخلاق و اطوار ایشان مبدل شدہ اند۔ دیدن ایشان شفاء کلام ایشان دوا۔ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ انتہیٰ۔

مولوی شمس الدین صاحب مرحوم ساکن اہلہ ضلع گجرات۔ سالہاسال حضرت قبلہ کی خدمتِ اقدس میں آمد و رفت رکھی اور توجہات لیتے رہے۔ نہایت صالح اور اہلِ اخلاص تھے۔ ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے ہمیشہ مسکینی حالت میں رہے۔ حضرت قبلہ کو ان کے حال پر نہایت مہربانی تھی۔

مولوی محمد سلیم صاحب دہلوی سلمہ اللہ ۔ حضرت قبلہ جب زیارت مزاراتِ متبرکہ پیرانِ کبار کے واسطے دہلی تشریف لے گئے تو وہیں حضرت کے ساتھ بیعت کی جو اجازت نامہ حضرت نے آپ کو لکھ کر عطا فرمایا اس کی نقل درج کی جاتی ہے وہو ہذا یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد سگ درگاہ احقر الوریٰ و تراب اقدام الاولیاء غلام مرتضیٰ رزقہ الصدق والصفا کہ

دریں سال یعنی در سنہ ہزار و سہ صد و یازدہ از ہجرت نبویہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ و تحیہ فقیر را
مع چند احباب اتفاق سفر سرہند مبارک افتادہ چوں در انجا رفتیم بزیارت مزار مطلع الانوار حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی رح و بزیارت روضہ ہائے فرزندان عالیشان ایشاں مشرف شدیم و از آنجا قصد
دہلی نمودیم و درینجا نیز بزیارت مزارات اولیائے کرام مشرف گشتیم چوں در مسجد یکہ قریب مسجد جامع است
نزول نمودیم شخصے را دیدم محمد سلیم نام کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ بیعت نمودہ بود و از بعض مشائخ فیضات
برکات حاصل نمودہ و نخوی از بشریت او نیز محمود یافتہ نزد فقیر آمدہ اظہار ساخت و طلب نمود کہ از
مشائخ ایں طریقہ اجازت دارم شما نیز مرا اجازت دہند فقیر نیز اتباعًا للسلف او را بعض مقامات عبور
کنانیدہ اجازت اجرائے طریقہ و کلاہ و تسبیح دادہ دستار برسروی نہادہ - بارک اللہ لنا فی ما اعطاہ وجعلہ
اماماً للمسلمین نصیحت میکنم خود را و او را بزہد و تقوی و انزوا و یاس از ماسوے و ترک چون و چرا بر
مجاری قضا و استقامت تام بر شریعت غرا و مطالعہ کتب صوفیہ صافیہ مثل مکتوبات امام ربانی مجدد
الف ثانی رح و مثنوی مولانا روم و غیر ذالک والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق و یحفظہ عما لا ینبغی و ان
یثبت علی متابعۃ سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوۃ والتسلیمات والسلام علی من اتبع الہدی والتزم
متابعۃ المصطفےٰ علیہ و علی آلہ التحیۃ والثنا -

شیخ رحمت اللہ صاحب ساکن شہر پٹیالہ ریاست - مدت سے کسی بزرگ کامل کی تلاش میں
رہے - حضور قبلہ جب سرہند مبارک تشریف لے گئے آپ کی آمد سُن کر وہاں حاضر ہوئے اور زیارت سے
مشرف ہوتے ہی معتقد ہو گئے اور داخل طریقت ہوئے - ان کے بھائی مولوی محمد کرامت اللہ صاحب
بھی ان کی صلاحیت اور اخلاق کی تبدیلی دیکھ کر حضرت کے بیعت ہوئے - حضرت کی خدمت ایسی
جان نثاری سے کی کہ آپ کے منظور نظر ہو گئے - خدا تعالیٰ اپنے ذکر و فکر میں مشغول رکھ کر مقاصد قلبی تک پہنچا دے -

میاں محمد خلیل صاحب کشمیری سلمہ اللہ - سلوک مجددیہ کی تکمیل حضرت قبلہ قدس سرہ سے کی نہایت
مؤدب اور مہذب آدمی ہیں دائم الذکر والفکر متورع متقی قوی الاثر ہیں - ایک دفعہ حضرت کے حضور
میں بمقام بیربل شریف تشریف لائے اور بسبب کثرت ذکر مبتلائے جنون ہو گئے - اطبائے ظاہری
نے علاج معالجہ کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا - آخر حضرت قبلہ نے بذات اقدس خود پانی دم کر کے پلایا - پانی پیتے ہی اصلی
حالت پر آ گئے - اپنے وطن میں اجرائے طریقہ کرتے ہیں - حضرت قبلہ نے جو اجازت نامہ بوقت عطائے
خلافت تحریر فرما کر دیا تھا اس کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے وہو ہذا - اللہم اجعلنا للمتقین اماماً بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم بر ضمائر اہل بصائر واضح و لائح باد کہ ملک محمد خلیل از خطہ کشمیر نزد ایں فقیر برائے

Marfat.com

اخذ نسبت مجددیہ آمد۔ اگرچہ قبل ازیں نیز بدست کسے بزرگ بعیت کردہ بر مقامات نقشبندیہ مجددیہ عبور نمودہ بود۔ لاکن برائے تکمیل مقامات از فقیر نیز چند روز توجہات گرفت و در حلقہ ذکر نشست لہذا او را اجازت اشاعت طریقہ عالیہ و خرقہ تبرک دادہ می آید بشرطیکہ در اوراد و وظائف و مراقبات طریقہ مداومت نماید و اشغل مع اللہ و الاعراض من غیر اللہ شیوۂ خود سازد۔ صبر و قناعت و رضا بقضا طریقہ دوستان خدا است اللہ تعالیٰ او را مرجع طلاب گرداناد و ما را و او را از مقبولاں و محبوبان خود گرداناد و بمنہ و کمال کرمہٖ انا احقر الوری و تراب اقدام الاولیاء فقیر غلام مرتضےٰ رزقہ اللہ الصدق والصفا الساکن فی قریتہ بیربل۔

میاں غلام رسول صاحب کشمیری۔ کسی بزرگ کامل کی تلاش میں اپنے وطن سے نکلے۔ بمقام قصور شریف حضرت عبدالخالق صاحبؒ کی خانقاہ مبارک پر چلہ میں بیٹھے۔ اور استخارہ کرتے رہے۔ استخارہ میں حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی شکل مبارک نظر آئی اور ارشاد ہوا کہ یہ بزرگ اس خانقاہ پر آوے گا اس کے ساتھ بعیت کر لینا۔ حضرت جب خانقاہ مذکور کی زیارت کے واسطے تشریف لے گئے تو آپؒ کو پہچان کر اپنا استخارہ اور اشارہ بیان کیا اور وہیں داخل طریق ہوئے۔ پھر حضرت کے ہمرکاب ہو کر بیربل شریف آئے۔ تخمیناً دو سال حضرت کی خدمت اور اکتساب فیوض باطنی میں مصروف رہے بعد تحصیل نسبت مجددیہ اجازت حاصل کر کے عائد وطن ہوئے نہایت متقی و منزوی قائم اللیل دائم الذکر و الفکر اور مرجع طلاب ہیں۔

میاں احمد دین صاحب ساکن سکیسر۔ حضرت قبلہ کے مجازین سے ہیں۔ خدمت مالی بدنی میں حتے الوسع دریغ نہ کرتے تھے اسی واسطے حضرت کو ان کے حال پر عنایت اور مہربانی کی نظر تھی۔ اکثر ذکر فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ صالح اور پرہیزگار آدمی ہیں۔

سردار سید نجف شاہ صاحب ساکن شہر شاہ پور۔ حضرت کے خالص الاعتقاد مخلصوں سے ہیں۔ ہمیشہ خدمت مالی بدنی حسب الاستطاعت کر کر حضرت کی رضائے قلبی کے خواہاں رہتے شاعروں سے حضرت کے مناقب اور تعریفیں تصنیف کرا کر خوش الحان آدمیوں سے پڑھوا کر خود بھی حظ اٹھاتے اور دیگر اہل اخلاص کو بھی فرحت بخشتے تھے۔ تالی القرآن اور قائم اللیل ہیں۔ حق تعالےٰ اپنی محبت پر دیرگاہ قائم رکھے۔

مولوی فضل الدین صاحب ساکن منڈھر علاقہ پنڈدادنخان۔ حضرت قبلہ کے قدیمی شاگردان مخلص ہیں۔ زمانہ طویل خدمت اقدس میں گذار کر تکمیل ظاہر و باطن کے واسطے کوشاں رہے۔ ہمیشہ بسبب

Marfat.com

کثرتِ خدمت حضور انور کے منظورِ نظر رہتے تھے۔ نہایت نیک بخت پاکیزہ خیالات عابد زاہد ہیں ان کے ہم درس (مولوی فضل الدین صاحب ساکن دیوال) بھی خدمات میں شریک رہتے تھے اور بہت مدت تحصیل کمالات کے واسطے مقیم خدمت حضرت قبلہ رہے۔ حضرت قبلہ ہر دو صاحبان کو ایک نظر سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ خدا تعالیٰ ہر دو نوں کو نیک ارادوں میں کامیاب رکھے۔

میاں اللہ دین صاحب ساکن خوشاب شہر۔ بہت مدت حضرت قبلہ کے حضور میں تحصیلِ کمالات ظاہریہ و باطنیہ کے واسطے مقیم رہے۔ صحبتِ مقدس کی برکت سے ان کے اخلاق اور سیرت میں ایسی تبدیلی ظاہر ہوئی کہ دیکھنے والے متعجب ہوتے تھے۔ اکثر ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں حضرت کے ملفوظات کا مجموعہ فارسی زبان میں تحریر کیا ہے جس سے خاکسار نے بھی چند ملفوظات کتاب ھذا میں درج کیے ہیں۔ خدا تعالیٰ اسلامت رکھے۔

مولوی محمد حسین صاحب ساکن ٹھٹہ عیسے ضلع لاہور۔ حضرت قبلہ کے اہل محبت سے ہیں ہر سال بتقریب عرس معراج شریف حاضر ہوتے اور ایام مقدرہ حاضر حضور رہ کر اکتساب فیوض باطنی کرتے رہے۔ شعر میں بھی ملکہ رکھتے ہیں۔ بہت سے قصائد اور نظمیں حضرت کی مدح میں تصنیف کیں جب مجلسِ محبیں میں دردناک حالت کے ساتھ پڑھتے تھے تو حاضرین پر نہایت رقت طاری ہوتی تھی حضرت کی وفات کے بعد جو فراقیہ اشعار تحریر کیے، نہایت دردانگیز اور محبت خیز ہیں مولوی صاحب ممدوح کے ہموطن مولوی علی محمد صاحب بھی ارادت اور محبت حضرت قبلہ میں ان کے ہم پایہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر دو کو اپنی محبت اور ذوق شوق میں مصروف رکھ کر عمر طویل عطا فرمائے۔

قریشی جیون شاہ صاحب مرحوم ساکن کالووال۔ حضرت کے مجازین سے ہیں۔ حلقہ میں بیٹھنے کے وقت وجد میں آکر بیخود ہو جاتے تھے۔ خاص الاعتقاد حمید و خصال متورع اور متقی تھے افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور حضرت کی زندگانی مبارک میں راہی عالم جاودانی ہوئے۔

قاری اللہ بخش صاحب ساکن فیض پور ضلع لاہور۔ صلاحیت اور تہذیب اخلاق میں بے عدیل ہیں۔ راسخ الاعتقاد اور واثق الانقیاد ہیں۔ ان کا خاندان قدیم سے بزرگی میں مشہور ہے حضرت قبلہ کی زیارت کرتے ہی معتقد ہو کر داخل طریق ہوئے اور توجہات سے مشرف ہو کر اجازت اوراد و وظائف معمولہ حضرت قبلہ حاصل کی۔ اکثر ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں نہایت عزیز الوجود ہیں۔

مولوی عبد الحکیم صاحب ساکن بخشو ضلع منٹگمری۔ ایسے قوی الاستعداد ہیں۔ کہ چند ہی توجہات سے ان کے تمام لطائف ذکر میں جاری ہو گئے۔ اور پھر جلدی ہی مقامات ضروریہ پر

Marfat.com

عبور کر لیا اور اجازت حاصل کی - خدا تعالیٰ سلامت رکھے پرہیزگار اور منزوی متورع اور متقی ہیں -
بابا مراد بخش صاحب کن ابیر ضلع منٹگمری - نیک بخت اور پارسا آدمی ہیں - بسبب غلبہ محبت و کثرت شغل ذکر حضرت قبلہ کے منظور نظر رہ گئے - خدا تعالیٰ ایسے بندوں کو جو اس کی جماعت ذاکرین سے ہیں دنیا میں قائم رکھے -
صاحبزادہ میاں محمد شفیع صاحب سجادہ نشین دربار حضرت میاں بڑا صاحب صاحب درس لاہور - مدت سے تلاش میں تھے کہ اپنے خاندان سہروردی کا کوئی کامل بزرگ ملے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی جاوے - مگر آخر حضرت قبلہ کی زیارت کرنے پر آپ کے معتقد ہو گئے اور طریقہ مجددیہ علیہ میں حضرت قبلہ کے ہاتھ پر بیعت کی - متورع متقی اور مہذب الاخلاق ہیں - حق سبحانہ تعالےٰ دیرگاہ سلامت رکھے -
حافظ محمد نور الدین صاحب کن حضور پور تحصیل بھیرہ - الذاکرین اللہ کثیراً کی جماعت سے ہیں حضرت قبلہ کے بیعت کرنے سے ان کے اخلاق میں نمایاں تبدیلی ظاہر ہو گئی تھی مگر پار سال حج کرنے سے ان کی عجب حالت ہو گئی ہے - قائم اللیل صاحب ورع و اتقا ہیں - حق سبحانہٗ تعالیٰ ہمیشہ اپنے ذکر و فکر میں مشغول رکھے -
میاں چراغ الدین صاحب کن لنگاہ ضلع گجرات - متقی پارسا اور عابد زاہد ہیں حضرت قبلہ کے قدیمی شاگرد اور مرید ہیں - حضور کی طبیعت کو بسبب فرط محبت و اعتقاد راسخ ان کے ساتھ خاص انس تھا - ان کے آنے پر آپ کی طبیعت مبارک خوش ہوتی تھی - حضرت قبلہ کا ذکر آجاوے تو رونے لگتے ہیں - اللھم سلمہ -
مولوی نور محمد صاحب کن ناتھا ضلع لاہور - پہلے غیر مقلدانہ خیال رکھتے تھے اور بزرگوں کے معتقد نہ تھے - حضرت قبلہ کی زیارت کرنے اور چند دن صحبت میں بیٹھنے سے معتقد ہو کر داخل طریق ہوئے - شغل ذکر الٰہی کو ہر کام پر مقدم سمجھ کر درویشانہ شیوہ اختیار کیا - حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنی محبت اور ذوق و شوق میں قائم رکھے -
مولوی محمد اسحاق صاحب کن خانوالی ضلع گجرات - بڑے خاندانی آدمی ہیں - فقہ شریف میں خاص امتیاز رکھتے ہیں - حضرت قبلہ کی صحبت کی برکت سے تہذیب اخلاق اور اتقا میں کامل ہو گئے -
میاں غلام نبی صاحب کن مکیوال ضلع گجرات - ایک بڑے مشہور اور لائق فائق خاندان سے ہیں - ان کے خاندان کے اکثر بزرگ حضرت قبلہ کے داخل طریق تھے - حکمت، فراست میں، علم میں

Marfat.com

بسبب خوش مزاجی کے حضرت قبلہ کو نہایت خوش کرتے تھے۔ ہر سال حاضر حضور ہونا اور توجہات اور فیوضات سے بہرہ ور ہونا اپنا وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔ ابتدا میں علم ظاہری کی کتابیں بھی حضرت کے درس میں ہی استفادہ کیں۔ خدا تعالٰے اسلامت رکھے عجب پُر لطف آدمی ہیں۔

میاں عمر دین صاحب ضلع گوجرانوالہ ۔ انہوں نے ایک مہینہ پہلے حضرت قبلہ کو خواب میں دیکھا عشق غالب ہو گیا۔ ساتھ ہی بیماری لاحق ہوئی۔ حضرت صاحب کے توسل سے دعا مانگی — حق تعالیٰ نے شفا عاجل عطا فرمائی۔ صحت یاب ہوتے ہی گھر کا سب مال فی سبیل اللہ تقسیم کر دیا اور بیربل شریف کا قصد کیا۔

میاں نبی بخش صاحب ساکن خیر پور ضلع لاہور۔ صاحب ارادت و محبت ہیں اور ورد و وظائف فرمودہ حضرت قبلہ پر مواظبت اور عبادت الٰہی میں سرگرمی رکھتے ہیں خدا تعالیٰ سلامت رکھے۔

مولوی غلام محمد صاحب ساکن میانوال ضلع گجرات

نہایت متقی اور متورع اور متشرع ہیں فقہ شریف میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ مدت ہا حضرت کے حضور میں تکمیل باطن کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ علم ظاہری کی اکثر کتابیں حضرت قبلہ کے درس شریف میں استفادہ فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اپنی محبت میں دیر گاہ قائم رکھے۔

میاں محمد قاسم صاحب مرحوم ساکن میانوال ضلع گجرات ۔ سلوک مجددیہ تمام و کمال حضرت قبلہ سے طے کیا ہوا تھا۔ نہایت نیک بخت آدمی تھے۔ خدا تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ ان کے صاحبزادہ مولوی سلطان محمود صاحب بھی حسن عقیدت اور تہذیب اخلاق میں کامل ہیں علم ظاہری کی اکثر کتابیں حضرت کے درس شریف میں ہی استفادہ فرمائیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

میاں کامل دین صاحب ساکن پنڈی لالہ ضلع گجرات ۔ بظاہر ایک معمولی آدمی معلوم ہوتے ہیں مگر محبت اور اخلاص اعلیٰ درجہ کا رکھتے ہیں۔ مہینے میں ایک دو دفعہ باوجود بعد مسافت حاضر خدمت اقدس حضرت قبلہ ہو کر اکتساب فیوضات کرتے تھے۔

حافظ محمد دین صاحب ساکن کلیال علاقہ سون ۔ حضرت کے محبین اور مخلصین سے ہیں نہایت مؤدب اور مہذب ہیں اکثر حاضر خدمت ہو کر اکتساب فیوض کرتے تھے۔

مولوی کرم الٰہی صاحب ساکن ڈھاک تحصیل خوشاب ۔ پہلے حضرت کے درس میں علم ظاہری حاصل کرتے رہے۔ پھر تکمیل باطن اور حصول شرف صحبت کے واسطے اکثر حاضر حضور ہوتے رہے۔ خدمت مالی اور بدنی نہایت صدق عقیدت سے کرتے تھے متواضع اور متورع اور

Marfat.com

صاحب اتقا تھے۔

حافظ محمد دین صاحب مرحوم ساکن ڈہاک ۔ سلوک باطنی حضرت قبلہ سے حاصل کیا ہوا تھا۔ زہد اور اتقا میں یکتائے زمان تھے۔ بیربل شریف میں ہی انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سردار فتح دین صاحب ساکن ٹھٹھہ علیے ضلع لاہور۔ پہلے بزرگوں کی نسبت سوء ظنی رکھتے تھے۔ اتفاقاً حضرت صاحب قبلہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ مشرف ہوتے ہی دل میں محبت عالیہ پیدا ہوگئی داخل طریق ہونے میں دیر کرنا نہایت شاق معلوم ہوا۔ حق تعالیٰ سلامت رکھے باوجود ثروت و عزت عبادت و ذکر الٰہی میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔

میاں محمد دین صاحب مرحوم درد گر ساکن چکرا داس ۔ نہایت کامل الاستعداد اور قوی النسبتہ تھے۔ بوقت حلقہ قلب ان کا ایسا جاری ہو جاتا تھا کہ دیکھنے والے متعجب ہوتے تھے۔ دیر دیر تک استغراق میں رہتے تھے۔ وفات سے پہلے ایک دو دن ایسا استغراق اور وجد ہوا کہ جسم زمین سے عروج کرکے مکان کے سقف کے ساتھ جا ٹھہرتا تھا۔ وفات کے وقت حاضرین کو کہہ دیا کہ اب پیران کبار کے ارواح طیبہ میری امداد کے واسطے آگئے ہیں۔ فرشتے عذاب اور رحمت کے ہر دو فریق مجھے دکھائی دے رہے ہیں۔ مگر انشاء اللہ میرا روح رحمت کے فرشتے لے جائیں گے۔ جنت کے حور و قصور مجھے نظر آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

علاوہ ان کے اور بہت سے مردان خدا مثل میاں فیض احمد صاحب حکیم ساکن بیربل شریف اور میاں اللہ جوایا غواص ساکن میگھ جس کو کشف قبور میں خاص امتیاز حاصل ہے اور میاں شرف مرحوم ساکن بیربل شریف جس کا مکاشفہ عام مشہور تھا اور میاں جیون اور میاں محمد شاہ مرحوم ساکنان کدلتھی اور میاں محمد عظیم حجام اور میاں اللہ دین خوجہ اور میاں شریف صاحب گلگو جو اتقا میں ضرب المثل تھے اور میاں اللہ داد جو آٹھ آٹھ پہر استغراق میں رہتا ہے اور میاں دائم گوندل ساکن بیربل شریف اور حافظ رکن الدین صاحب ساکن کوٹ فتح خاں اور میاں ولی محمد صاحب ساکن کوٹ بھائی خاں اور میاں چراغ دین ساکن کوٹ مغرب وغیرہم اور بہت سے محصنات صالحات مثل مسمات شرفاں مرحومہ ساکن بلوال جو نہایت قوی النسبتہ تھی اور اکثر استغراق میں رہتی تھی اور مسمات حسن بی بی اور مسمات اللہ جوائی ساکن علاقہ ضلع گوجرانوالہ اور مسمات مراد بی بی از علاقہ گوجرانوالہ جس کو اجازت کامل حاصل ہے اور والدہ مولوی غلام حسن صاحب توجہ کرنے کی اجازت تھی اور والدہ مرحومہ میاں شاہ عالم صاحب اور مسمات نور بھری ساکن بیربل شریف وغیرہا حضرت قبلہ

کے فیض یافتگان اور مجازین سے ہیں ۔ ماسوا ان کے جن لوگوں نے آپ سے علم ظاہری تا انتہا حاصل کیا اور درجہ فضیلت کو پہنچے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :-

مولوی جان محمد صاحب مرحوم ساکن مٹھ ٹوانا ۔ میاں فیض احمد صاحب ساکن مٹھ ٹوانا ۔ میاں سلطان محمود صاحب ساکن خوشاب ۔ مولوی نور محمد صاحب چیلا سکنہ واسوا نشانہ ضلع جھنگ ۔ مولوی بہاول بخش صاحب خلف الرشید مولوی صالح محمد صاحب واعظ ساکن ڈیرہ اسماعیل خان ۔ حافظ دلبر صاحب مرحوم ۔ حافظ دریام صاحب مرحوم ۔ مولوی نظام الدین صاحب ساکن ملتان ۔ حافظ محمد دین صاحب مرحوم ساکن پنڈ دادنخان ۔ حافظ محمد بخش صاحب ساکن بڈالی ۔ مولوی غلام مرتضےٰ صاحب ساکن چاچڑ حال مدرس شہر پٹیالہ وغیر ذلک ۔

الغرض حضرت قبلہ کا وجود با جود فیض الہٰی کا ایک سمندر تھا جس سے مخلوق الہٰی بکثرت سیراب اور فیضیاب ہوئی ۔ اللھم ارزقنا محبتہ واحینا وامتنا علی اتباعہ لانہ کان فرداً کاملاً من امتہ حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحامیاً و تابعاً بشریعتہ صلعم والحمد للہ اولاً و آخراً ۔

خاکسار گناہ گار عبد الرسول عفی عنہ

تاریخ اختتام کتاب ہذا از مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ والد مؤلف

چو شد مرقوم ایں سفر یگانہ
مناقب حضرت قطب زمانہ

بہ قمر الدین زغیب از بہر تاریخ
ندا آمد کہ "ذکر عارفانہ"

۱۳۲۷ھ

ایضاً

شد چو منقوش ایں کتاب دلپسند
ساخت فیاض عالم ارجمند

از پئے تاریخ ایں نقش لطیف
گفت قمر الدین "ضیائے نقشبند"

۱۳۲۷ھ

Marfat.com

تاریخ اختتام کتاب از صاحبزادہ والا تبار مولانا محمد فخر الدین صاحب خلف الرشید حضرت صاحبزادہ محمد سعید صاحب سلمہم اللہ تعالےٰ

نہ کیوں ہو مسرور اس کو پڑھ کر ہر ایک عارف تقی دوراں
بہار عرفاں کا ہے یہ گلشن خزاں سے ایمن ہے یہ گلستاں
کھلے ہیں اس میں ہزار مضموں مثال گلہائے نوبہاری
کہاں ہیں مشتاق جلد آئیں بھریں گل و یاسمیں سے داماں
ہر ایک گل میں ہزار بو ہے تو بلبلوں میں یہ گفتگو ہے
جناں کا گلشن یہ ہو بہو ہے مبالغہ اس میں کچھ نہیں یاں
چمن کے گوشوں میں چار جانب پرند مصروف نغمہ سازی
گل کرامت پہ گاہے شیدا کبھی ہیں اس باغ کے ثنا خواں
مشام جاں کو کرے معطر شمیم اس باغ کی جو مہکے
پڑھے جو اس میں سے کوئی فقرہ تو تیرہ دل بھی ہو جائے تاباں
ہر ایک نقطے کو خال مشکیں کہو کہ یا نافہ ختن ہے
و لیکن اس میں بھی کچھ نہ ظن ہے کہ بڑھ کے دونوں سے ان کی ہے شاں
کہیں تصوف کے ہیں مسائل کہیں کرامات قبلۂ عالم
کہیں ہیں پند و نصائح ایسے کہ سن کے کافر بنے مسلماں
عجب لکھی ہے کتاب واہ واہ کیا ہے کوزے میں بند دریا
ہزار شاباش خود ہی کرتا گر ان دنوں زندہ ہوتا سحباں
کمال مشتاق اس کے تھے ہم تو اس نے کھولا نقاب منہ سے
ہر ایک شوریدہ قیس کرتا ہے اس پہ ایثار نخفۂ جاں
نوید اے تشنگان فرقت پڑھو مضامین اس کے ہر دم
یہ چاہ زمزم ہے یا پلاتے ہیں خضر تم کو یہ آبِ حیواں
گرسنگان مائدۂ تصوف کو آج دیتا ہوں میں یہ مژدہ
کہ پھر ہوا آسماں سے نازل تھے منتظر جس کے اہلِ ایقاں

Marfat.com

مصنف اکمل ہیں اس کے حافظ حکیم عبد الرسول صاحب
بعلم و ہنر و حکم ہیں گوہر بفیض شاخ چمن گل افشاں
کہاں ہے تاب بیاں کہ ان کے تمام اوصاف لکھ سکوں ہیں
ادیب و فاضل طبیب و قاری ہیں پھر وہ شاعر فصیح دوراں
ہر اک علم میں ہیں خوب لائق ہر ایک ہنر میں ہیں سب سے فائق
کری ترقی ہے طب میں ایسی کہ سب کے سب رہ گئے ہیں حیراں
انہیں کا اطرافِ ہند میں رائج ہے آج کل سکّہ فصاحت
شفائے امراض کو مجرب ہے آج عالم میں ان کا درماں
ختم کر داب تو شعر بازی لکھو کوئی اس کی جلد تاریخ
مزاج احباب اس طوالت سے ہو نہ جائے کہیں پریشاں
میں سال تاریخ سن رہا تھا سروش غیبی نے یہ ندا دی
سنا بشارت تو اہلِ دل کو چھپی عجب یہ چراغ ایماں
خیال تاریخ عیسوی کا جو دل میں غالب ہوا تو حضرت
لکھا یکایک قلم نے۔ کہہ دو کتاب ہے بے نظیر دوراں
قلب میں سینے میں جوش ہے اب قلم کچھ اشعار لکھ رہا ہے
کہ بعد مدت طبیعت اپنی بشکل ابر کرم ہے باراں
الٰہی جب تک کہ ہے جہاں میں تغیر موسمی مقرر
کبھی ہے دورِ خزاں کی آمد کبھی قدوم بہار نازاں
ہمیشہ اعدا رہیں برنگ برگ خزاں اصفر
رہیں مکرم میرے احباء بصورت غنچہ ہائے خنداں
یہ باغ مہکا رہے گلوں سے ورق ورق اس کا ہو سلامت
عنادل اس پر ہوں جاں مفتون ترانہ بازی روز ساماں
ہمارے لب پر ہو آخری دم ترا ہی ذکر اے خدائے برتر
ہو میرے شافع بروز محشر رسول ﷺ سالار جن و انساں

تاریخ اختتام کتاب از مولوی صاحب مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن سیہرہ ضلع گجرات

حکیم عبدالرسول ایں نسخہ بنوشت　　زہے آئینۂ ہر طالبے را
مصنف رحمتِ حق باد بر تو　　کہ بنوشتی زہے ایں حرزِ حے را
حبیب اللہ چو دید ایں فیض عالم　　بنا اندیشید پس تاریخ دے را
بگفتا از سر جان و تہ دل　　جزاک اللہ فی الدارین خیرا

قطعۂ تاریخ کتاب فیض انتساب از مولانا مولوی محمد عالم صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل عفاعنہ

ز فضل ایزد رحمٰن و یمن مصطفوی　　فکر پرید ز سفلی رسید تا علوی
شگفت گفت بتاریخ کز مصرعہ سرش　　فتادہ یافتہ ام ز "انوار مرتضوی"
۱۳۲۷ھ

ختم شد

Marfat.com

انقلاب الحقیقت

المعروف دستورِ تصوف

تصوف پر موجودہ زمانے میں کوئی ٹھوس کتاب نہیں لکھی گئی۔ سابقین کی کتابوں کے تراجم اور ان کی زندگی کے حالات ہیں جو نئے نئے رنگ میں پیش کئے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کا یہ دستور ہے کہ ہر زمانے میں ہر طرح کی ہدایت کا سامان مہیا فرماتا ہے۔ تصوف کے احوال و انوار ہدایت کی جان ہیں۔ اس آخری دور میں ان کا تفصیلی ذکر نہ ہوتا یہ ممکن نہ تھا۔

الحمد للہ کہ نئے اسلوب سے تصوف کی تمام باریکیاں اور سالک کے ابتدا سے لیکر انتہا تک کے تمام احوال :

- شوق تلاش و جستجو
- مرشدِ کامل کی شناخت اور یافت
- تربیت اور خطرات سے آگاہی اور نتائج تربیت
- کشف و کرامات اور مقبولیتِ عامہ وغیرہ کو

قطب العالم محبوب الٰہی حضرت مرشدنا صاحبزادہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا ہے بظاہر یہ آپ بیتی معلوم ہوتی ہے یا پھر غوثِ زماں حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کے حالاتِ زندگی۔ لیکن فی الحقیقت اس پردے میں حقائق الہامیہ بول رہے ہیں اور ایک طالبِ مولا کے لئے ساری زندگی کا دستور العمل آسان اور سہل عبارت میں اور نہایت دلچسپ پیرائے میں موجود ہے۔

کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد میں تربیتِ سالک کا تفصیلی ذکر ہے

اور دوسری جلد میں تربیت کا مکمل بیان ہے

آفسیٹ کی دیدہ زیب طباعت پر شائع ہو چکی ہے۔ کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے۔ آج ہی خط لکھ کر طلب فرمائیے تاکہ پھر مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ادارہ تصوف - احمد پارک موہنی روڈ - لاہور

Marfat.com